انتخابِ حدیث

108

مُرتّبہ:

مولانا عبدُالغفّار حسن عمرپُوری

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳-ای، شاہ عالم مارکٹ، لاہور (پاکستان)

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

۲۹۷٫۲۸
۱۹۵۶
۶۶۰۷۲
۲۰۰۱۲

طابع : اخلاق حسین، ڈائرکٹر

ناشر : اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ
۱۳- ای، شاہ عالم مارکٹ، لاہور

مطبع : اللہ والا پرنٹرز۔ لاہور

اشاعت : ——

اوّل دسمبر ۱۹۵۶ء ۱۱۰۰

دوم اکتوبر ۱۹۷۳ء ۱۰۰۰

قیمت :— ۱۰-۵۰ روپے
پلاشک کور ۱۱-۵۰ روپے
۰۰ - ۱ روپیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحات
مقصدِ تالیف	۱۱
خصوصیات	۱۲
مُقدّمہ	۱۵
حفاظتِ حدیث کے تین ذرائع	۱۵
پہلا دَور	۱۶
مشہور حافظینِ حدیث	۱۶
صحابہ رضؓ	۱۶
تابعین رحؒ	۱۷
دورِ اوّل کا تحریری سرمایہ	۱۸
دُوسرا دَور	۲۲
جامعینِ حدیث	۲۳
دوسرے دور کا تحریری سرمایہ	۲۴
تیسرا دَور	۲۵
خصوصیات	۲۵
علومِ حدیث	۲۶
۱- علم اسماء الرجال	۲۶
۲- علم مصطلح الحدیث (اصولِ حدیث)	۲۷
۳- علم غریب الحدیث	۲۷
۴- علم تخریج الاحادیث	۲۷
۵- علم الاحادیث الموضوعہ	۲۸
۶- علم الناسخ والمنسوخ	۲۸
۷- علم التوفیق بین الاحادیث	۲۸
۸- علم المختلف والمؤتلف	۲۸
۹- علم اطراف الحدیث	۲۹
۱۰- فقہ الحدیث	۲۹

تیسرے دَور کے جامعینِ حدیث ۳۱

طبقات کتبِ حدیث ۳۳

چوتھا دَور ۳۵

اس دَور میں کام کی نوعیّت ۳۵

غیر منقسم ہندوستان میں علمِ حدیث ۳۶

اصطلاحاتِ حدیث ۳۸

شجرۂ علمِ حدیث ۴۱

اساساتِ دین

اسلامی عقائد و ارکان ۴۷

توحید ۵۰

رسالت پر ایمان ۵۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

کا اتباع ۵۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

کی محبّت ۵۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

کے معاملہ میں غلو سے پرہیز اور

عقیدت میں اعتدال۔ ۵۴

تقدیر پر ایمان ۵۵

آخرت کی باز پُرس ۵۸

دُنیا کی بے ثباتی ۵۸

رُوحِ اسلام

(اخلاص) ۶۲

اعتدال و توازن ۶۵

نیکی کا وسیع تصوّر ۷۱

دُنیا کی زندگی کے متعلّق مومن

کا نُقطۂ نظر ۷۳

دُنیا کی زندگی میں مومن کا رویّہ ۷۴

تعلیمِ دین

علم و حکمت اور تعلیمِ دین کی

فضیلت ۷۹

حکمتِ تبلیغ و اصلاح ۸۲

اہل و عیال کی دینی تربیت ۸۷

دین کے معاملہ میں غیر ذمّہ دارانہ

کلام کی ممانعت ۸۹

علماءِ سُوء ۹۲

Marfat.com

اقامتِ دین ۹۷
تجدید و احیاءِ دین کی سعی ۹۹
دینی غیرت ۱۰۳
جہاد فی سبیل اللہ ۱۰۹

عبادات ۱۱۱
نماز کی اہمیت ۱۱۳
زکوٰۃ ۱۱۶
روزہ ۱۱۸
حج ۱۱۸
نفلی عبادات کی اہمیت ۱۱۹
ذکر و تلاوت ۱۲۱
کثرتِ ذکر ۱۲۲
دُعاء اور آدابِ دُعاء ۱۲۴

اَخلاقیات ۱۳۱
اسلام میں اخلاق کی اہمیت ۱۳۳
ایمان اور اخلاق کا تعلق ۱۳۴
مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں ۱۳۶
تقویٰ ۱۳۶
متقیانہ زندگی ۱۳۶
وسائل و ذرائع کی پاکیزگی ۱۳۷
مرکزِ تقویٰ ۱۳۹
علامتِ تقویٰ ۱۴۰
تقویٰ میں غلو ۱۴۱
توکّل ۱۴۲
توکّل کا نمونہ ۱۴۳
شُکر ۱۴۴
صبر ۱۴۶
مصائب پر صبر ۱۴۶
اطاعت کی راہ میں صبر ۱۴۷
اُصول پر صبر اور با اُصول زندگی ۱۴۸
دشمن کے مقابلہ میں صبر ۱۴۸
تنگ دستی اور فقر و فاقہ پر صبر ۱۴۹
انتقامی جذبات پر صبر ۱۵۰
انفرادی اخلاق ۱۵۳
(ضبطِ نفس) ۱۵۳

Marfat.com

عفو و حِلم ۱۵۴
وسعتِ ظرف ۱۵۵
حیا ۱۵۵
وقار و سنجیدگی ۱۵۶
رازداری ۱۵۷
تواضع ۱۵۸
تواضع و انکساری ۱۵۹
شہرت سے پرہیز ۱۶۰
قناعت ۱۶۰
سادہ زندگی ۱۶۳
میانہ رَوی ۱۶۷
مُستقل مزاجی ۱۶۸
فیّاضی ۱۷۰
امانت و دیانت ۱۷۱

رذائلِ اخلاق ۱۷۳

خود پسندی ۱۷۳
خود پسندی کی روک تھام ۱۷۴
خود پسندی سے احتراز ۱۷۴
شہرت پسندی ۱۷۵
تکبّر ۱۷۶
خستِ نفس ۱۷۶
تنگ ظرفی ۱۷۷
خود غرضی ۱۷۸
بُخل اور تنگ دلی ۱۷۸
بے غیرتی اور سفلہ پن ۱۷۹
حِرص ۱۸۰
تصنّع اور نقّالی ۱۸۱
گفتگو میں تصنّع اور بناوٹ ۱۸۱
جھوٹا تکلّف ۱۸۲
فضُول مشاغل میں انہماک ۱۸۳
اسراف و تکلّف ۱۸۳
اسراف و تعیّش ۱۸۵
مایُوسی اور پست ہمّتی ۱۸۶
وہمی مزاج ۱۸۶

پاکیزہ زندگی ۱۸۹

فہم و دانائی ۱۹۱
عقل و تجربہ ۱۹۳

Marfat.com

طہارت ونظافت ۱۹۴
آدابِ طعام ۱۹۹
متانت وشائستگی ۲۰۲
جمالِ صوت ۲۰۲
گفتگو میں متانت ۲۰۲
طہارتِ زبان ۲۰۳
اصلاحِ فیشن ۲۰۳
خوش مزاجی ۲۰۴
قہقہہ بازی سے پرہیز ۲۰۴
آدابِ سفر ۲۰۴
معاشرت ۲۰۵
احتیاطی تدابیر ۲۰۶
سونے کے آداب ۲۰۷
حفظانِ صحت ۲۰۷
چلنے پھرنے کے آداب ۲۰۸
صالح معاشرہ ۲۰۹
والدین کے حقوق ۲۱۱
صلہ رحمی ۲۱۲
شوہر کی اطاعت ۲۱۳
نیک بیوی ۲۱۴
صالح رشتہ کی اہمیت ۲۱۵
حُسنِ معاشرت ۲۱۶
حُسنِ معاشرت کی اہمیت ۲۱۶
بے تکلف معاشرت ۲۱۷
بیوی کی دلجوئی ۲۱۷
بیویوں میں مساوات ۲۱۸
اہل وعیال کے حقوق ۲۲۰
اولاد سے مساویانہ سلوک ۲۲۳
صلہ رحمی ۲۲۵
کمزوروں سے حُسنِ سلوک ۲۲۵
خدمت خلق ۲۲۶
نیک پڑوسی ۲۲۷
مہمان کا حق ۲۲۸
غلاموں اور خادموں کے حقوق ۲۲۹
قیدیوں سے اچھا برتاؤ ۲۳۱
غرباء کی خاطرداری ۲۳۲

Marfat.com

اغنیاء کے اموال میں نادار وں کے حقوق ۲۳۳

مصیبت زدہ لوگوں کی مدد ۲۳۴

کبر سنی کا لحاظ ۲۳۴

اجتماعی آداب ۲۳۵

حق رفاقت و صحبت ۲۳۵

احباب سے بے تکلفی ۲۳۶

خوش مزاجی میں اعتدال ۲۳۷

کمزوروں اور ناتوانوں کی رعایت ۲۳۸

محنت پیشہ لوگوں کی رعایت ۲۳۹

نادار اور بے اثر افراد کا لحاظ ۲۴۱

محتاجوں کی مدد ۲۴۲

یتیموں سے حسنِ سلوک ۲۴۲

خادموں سے حسنِ سلوک ۲۴۳

جیوانات سے برتاؤ ۲۴۳

عام لوگوں پر رحم ۲۴۵

اجتماعی محاسن ۲۴۷

مخلصانہ نصیحت ۲۴۹

ظلم کی روک تھام ۲۵۱

محبت و ہمدردی ۲۵۱

باہمی میل جول ۲۵۲

حسنِ معاملہ ۲۵۲

باہمی مشورہ کی اہمیت ۲۵۳

مسلمان بھائی کی حمایت ۲۵۴

حسنِ ظن ۲۵۵

مجلسی آداب ۲۵۶

گھروں میں آنے جانے کے آداب ۲۵۷

دوستی کے آداب ۲۵۸

دوستی کے اثرات ۲۵۹

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی ۲۶۰

خوش مزاجی ۲۶۰

اجتماعی مفاسد ۲۶۳

زبان کی بے احتیاطی ۲۶۵

غیر ذمہ دارانہ گفتگو ۲۶۵

فحش کلامی ۲۶۷

Marfat.com

حلف بازی	۲۶۸
تحقیر آمیز ہنسی مذاق	۲۶۹
سُوءِ ظن	۲۶۹
تجسس اور عیب جوئی	۲۷۰
چُغلی	۲۷۱
غیبت کی حدود	۲۷۴
مُردوں کی غیبت	۲۷۵
دو رُخا پن	۲۷۵
کینہ، حسد	۲۷۶
باہمی قطع تعلق	۲۷۶
رعونت	۲۷۷
مداہنت	۲۷۸
بے مقصد شاعری	۲۷۸
وعدہ خلافی	۲۷۹
فساد نفاق	۲۷۹
زبان و عمل کا تضاد	۲۸۰
اعانتِ ظالم	۲۸۱
حق تلفی	۲۸۲
غصب اور چیرہ دستی	۲۸۲
خیانت	۲۸۳
رشوت	۲۸۴
رشوت کے چور دروازوں کی بندش	۲۸۵
سُود کے چور دروازوں کی بندش	۲۸۷
جنگ و جدال کے اسباب	۲۸۷
نزاع و جدال	۲۸۸
قتلِ مسلم	۲۸۹
فریب کاری اور بد دیانتی	۲۹۰
ذخیرہ اندوزی	۲۹۱
حیلہ سازی	۲۹۱
غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل کی مذمت	۲۹۲
خود غرضی	۲۹۳
تنگ دلی	۲۹۳
احسان فراموشی	۲۹۴
تصنع اور جھوٹ	۲۹۶
مرعوبیت اور نقالی	۲۹۶
شرک اور شخصیت پرستی	۲۹۷

Marfat.com

شاہانہ کروفر ۲۹۸

شاہانہ جاہلی امتیاز کا خاتمہ ۲۹۸

اکابر پرستی ۲۹۹

گروہی، قومی اور قبائلی عصبیت ۳۰۰

طبقاتی امتیاز ۳۰۰

فواحش کے چور دروازوں کی بندش ۳۰۱

بیحیائی کی اشاعت ۳۰۶

غلط ماحول ۳۰۶

ہوسِ اقتدار ۳۰۷

مجرم کی سفارش ۳۰۸

عہد شکنی ۳۰۹

خطرناک اجتماعی امراض ۳۰۹

دُنیا کی طمع ۳۱۰

صالح اجتماعی نظام ۳۱۳

اجتماعی نظم ۳۱۵

التزامِ جماعت ۳۱۵

اجتماعی نظم کی اہمیت ۳۱۶

نظم کی پابندی ۳۱۸

اطاعت کے حُدود ۳۱۸

حُدود اللہ کے خلاف کوئی معاہدہ اور اقرار جائز نہیں ہے ۳۱۹

امیر کی ذمّہ داریاں ۳۲۱

اِسلامی حکومت کے فرائض ۳۲۳

اوصافِ امامت وقیادت ۳۲۵

منصب کی طلب ۳۲۷

طلبِ مناصب کے حُدود ۳۲۸

حکومت کی اصلاح کا مدار عوام کی دُرستی پر ہے۔ ۳۳۰

شورائی نظام کی اہمیت ۳۳۰

عدالت کی ذمّہ داریاں ۳۳۳

نفاذِ قانون میں مساوات ۳۳۴

قانونی مساوات ۳۳۵

قانونی معافی کے حدود ۳۳۵

عدالت کے اُصول وآداب ۳۳۶

جنگی اخلاق ۳۳۹

بین الاقوامی اخلاق ۳۴۰

دین وسیاست ۳۴۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقصدِ تالیف

جماعت اسلامی کے قیام کا مقصد اس کے اپنے دستور میں اس طرح واضح کیا گیا ہے :

"جماعت اسلامی پاکستان کا نصب العین اور اس کی تمام سعی وجہد کا مقصود عملاً اقامتِ دین (یعنی حکومتِ الٰہیہ یا اسلامی نظامِ زندگی کا قیام) اور حقیقۃً رضائے الٰہی اور فلاحِ اُخروی کا حصُول ہوگا۔"

ظاہر ہے کہ جو افراد اس نصب العین کو اپنائیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مومنانہ عزیمت، والہانہ گرمجوشی اور مخلصانہ عمل کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

ان کے قول و فعل میں یکسانی ہو، وہ سراپا عمل اور پیکرِ اخلاص ہوں، اِس بلند مقصد کی خاطر اپنی محبوب سے محبوب متاع قربان کرنے کے لیے تیار رہوں اور رضائے الٰہی کے حصُول کے سوا کوئی دُنیاوی مفاد یا مادی منفعت ان کے پیشِ نظر نہ ہو۔

نصب العین کے ان اہم تقاضوں کو ذہنوں میں تازہ رکھنے کے لیے مرکزی مجلسِ شوریٰ جماعت اسلامی نے کافی عرصہ قبل ایسی تربیت گاہیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا جن کے نصاب میں درسِ قرآن اور درسِ حدیث کو اوّلین اور نمایاں مقام حاصل ہو۔

Marfat.com

قرآنی مطالب کے لیے تفہیم القرآن اور دوسری مستند تفاسیر اور حواشی سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مطالعۂ حدیث کے لیے اُردو میں (اپنے علم کی حد تک) کوئی ایسا جامع اور مختصر مجموعہ موجود نہ تھا جو تربیتِ اخلاق اور تعمیرِ سیرت کے لیے پوری طرح موزوں اور مفید ہو، زیرِ نظر تالیف اِسی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر مرتّب کی گئی ہے۔

خصُوصیات

(۱) احادیث کے انتخاب میں کوشش کی گئی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سیرت و اخلاق سے متعلق انسانی زندگی کے تمام گوشے سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اُجاگر ہو جائیں اور اس لحاظ سے کوئی اہم پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔

مضامین کی فہرست پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انسان کے انفرادی معاملات سے لے کر بین الاقوامی تعلّقات تک زندگی کا کوئی قابلِ ذکر گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ رہنمائی نہ فرمائی ہو۔

(۲) اس مجموعہ میں بالعموم ان اخلاقی ہدایات، اور فقہی تصریحات کو سمویا گیا ہے جو پوری ملّتِ اسلامیہ میں متفق علیہ ہیں۔

حتی الامکان اختلافی مسائل کی تفصیل سے احتراز کیا گیا ہے۔ یہ ضرورت ایک علیٰحدہ مستقل تصنیف سے پوری کی جا سکتی ہے۔

(۳) (الف) صالح سیرت اور پاکیزہ اخلاق، صحیح عقائد و اذکار سے وجود میں آتے ہیں اور شریعت سے ثابت شدہ مراسمِ عبادت ہی کے ذریعہ ان میں جِلا اور

Marfat.com

تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اس مجموعہ میں اِن دونوں عنوانات پر مشتمل احادیث کو پہلے جگہ دی گئی ہے۔

(ب) ایک مسلمان کا اصل نصبُ العین دُنیا میں اقامتِ دین ہے، لیکن اقامت دین کا یہ فریضہ، صحیح معنی میں اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان دعوت و تبلیغ کے حکیمانہ اُصولوں سے باخبر نہ ہو۔ اسی لیے اخلاقیات کے باب سے پہلے ان دونوں عنوانات سے متعلق روایات بھی درج کر دی گئی ہیں۔

(۴) یہ مجموعہ جواہر حکمت سے بھرپور جن احادیث پر مشتمل ہے اُن کے مطالعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کیسے ناقدرے ہیں جو ستیارتھ[1] پرکاش کے مصنف کی طرح چند روایات کو خلافِ عقل و تہذیب قرار دے کر پُورے ذخیرۂ حدیث کے خلاف شرمناک حد تک غلط پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

یہ تو ہو سکتا ہے کہ قابلِ اعتماد ذرائع سے ہم تک پہنچنے والے ذخیرۂ حدیث میں سے اگر کوئی روایت بظاہر خلافِ عقل نظر آئے تو غور و فکر یا بدرجۂ آخر توقف کی راہ اختیار کی جائے۔

لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ اس قسم کی چند روایات کی بنا پر رُشد و ہدایت کے اس سارے ذخیرے کو دریا بُرد کر دیا جائے۔

---

[1] واضح رہے کہ جس طرح سوامی دیانند نے قرآن حکیم کے خلاف نفرت پھیلانے کے لیے ستیارتھ پرکاش میں بعض آیات کو سیاق و سباق سے الگ کر کے غلط معنیٰ پہنائے تھے، اسی طرح آج کے "تجدد پسند" حدیث کے خلاف طریق کار اختیار کیے ہوئے ہیں۔ کذالك قال الذین من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم۔

Marfat.com

(۵) ترجمہ و تشریح میں کوشش کی گئی ہے کہ زبان سادہ اور اندازِ بیان عام فہم اختیار کیا جائے، اور مطالب بھی وہی ذکر کیے جائیں جو فلسفہ و کلام کے اُلجھاؤ اور پیچیدگی سے پاک ہوں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ تربیت گاہوں کے رُفقا اس سے پُورا فائدہ اُٹھائیں گے بلکہ عام معمولی تعلیم یافتہ مُسلمانوں کے لیے بھی یہ مجموعہ مفید رہے گا۔

یہ دعویٰ تو نہیں کیا جا سکتا کہ یہ مجموعہ اپنے موضوع میں جامع اور کامیاب کوشش ہے۔ بہرحال یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ انسانی تعمیر و تربیت کا کوئی پہلو اس میں چھُوٹنے نہ پائے۔

محترم قارئین خصوصاً اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں بھی خامی یا غلطی محسوس کریں، مؤلف کتاب کو اس پر متنبہ فرمائیں اور اپنی مخلصانہ تجاویز اور مفید مشوروں سے آگاہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس حقیر سی کوشش کو ناچیز کے لیے اُخروی سعادت و کامرانی کا ذریعہ بنائے اور راہِ حق کے مسافروں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

۱۰ ربیع الثانی ۷۶ھ
مطابق ۱۴ نومبر ۵۶ء

عبدالغفار حسن عمرپُوری

مقدّمہ

حدیث کے تمام ضروری اور اہم مباحث اس مختصر مقدمہ میں نہیں سموئے جا سکتے، ان کے لیے علیٰحدہ مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ سرِدست حدیث کے جمع و ترتیب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا جا رہا ہے، جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ احادیثِ نبویؐ کے گراں قدر ذخائر تیرہ سو سال کے عرصہ میں کن کن مراحل کو طے کرتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں، اور وہ کون کون سے پاکباز نفوس تھے جنھوں نے حکمت و ہدایت کے ان بیش بہا خزانوں کو آئندہ نسلوں تک محفوظ شکل میں منتقل کرنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، اور اگر موقع آیا تو اس راہ میں جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہ کیا۔

حفاظتِ حدیث کے تین ذرائع

احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تک تین قابلِ اعتماد ذرائع سے پہنچی ہیں،

(۱) تعاملِ اُمّت۔

(۲) تحریری یادداشتیں اور صحیفے۔

(۳) حافظہ کی مدد سے روایت، یعنی سلسلۂ درس و تدریس۔

اس لحاظ سے جمع و ترتیب اور تصنیف و تالیف کے پورے زمانے کو چار اَدوار

Marfat.com

میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :

پہلا دَور

عہدِ نبویؐ سے پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک

اِس دَور کے جامعینِ حدیث اور قلم بند کی ہوئی یادداشتوں اور مجموعوں کی تفصیل یہ ہے :

مشہُور حافظینِ حدیث

صحابہؓ

(۱) حضرت ابُوہریرہؓ (عبدالرحمٰنؓ) وفات ۵۹ھ ہجری بعمر ۷۸ سال تعداد روایات ۵۳۷۴، ان کے شاگردوں کی تعداد ۸۰۰ تک پہنچتی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ، وفات ۶۸ھ بعمر ۷۱ سال، تعداد روایات (۲۶۶۰)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ وفات ۵۸ھ بعمر ۶۷ سال، تعداد روایات (۲۲۱۰)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ، وفات ۷۳ھ بعمر ۸۴ سال، تعداد روایات (۱۶۳۰)

(۵) حضرت جابر بن عبداللہؓ، وفات ۷۸ھ بعمر ۹۴ سال، تعداد روایات (۱۵۶۰)

(۶) حضرت انس بن مالکؓ، وفات ۹۳ھ بعمر ۱۰۳ سال، تعداد روایات (۱۲۸۶)

(۷) حضرت ابُوسعید خدریؓ، وفات ۷۴ھ بعمر ۸۴ سال، تعداد روایات (۱۱۷۰)

یہ وہ جلیل القدر صحابہؓ ہیں جن کو ہزار سے زیادہ احادیث حفظ تھیں۔

ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص، وفات ۶۳ھ۔ حضرت علیؓ، وفات ۴۰ھ۔ حضرت عمرؓ، وفات ۲۳ھ کا شمار اُن صحابہؓ میں ہوتا ہے جن کی روایات

کی تعداد پان سو اور ہزار کے درمیان ہے۔

اسی طرح حضرت ابُوبکرؓ وفات ۱۳ھ۔ حضرت عثمانؓ، وفات ۳۶ھ۔ حضرت اُمِّ سلمہؓ، وفات ۵۹ھ۔ حضرت ابُوموسیٰ اشعریؓ وفات ۵۲ھ۔ حضرت ابُوذر غفاریؓ، وفات ۳۲ھ۔ حضرت ابُوایوُب انصاریؓ، وفات ۵۱ھ۔ حضرت اُبیّ بن کعبؓ، وفات ۱۹ھ اور حضرت معاذؓ بن جبل، وفات ۱۸ھ سے سَو (۱۰۰) سے زیادہ اور پانسو (۵۰۰) سے کم روایات منقول ہیں۔

تابعینؒ

ان کے ماسوا اس دَور کے اُن کبار تابعین کو بھی نہیں بُھلایا جا سکتا جنکی سرفروشانہ اور پُرخلوص کوششوں کی بدولت سنّت کے خزانوں سے اُمّتِ محمدیہؐ قیامت تک مالامال ہوتی رہے گی۔

چند بزرگوں کا تعارُف درجِ ذیل ہے :

۱- سعید بن مُسیّبؒ۔ عہدِ فارُوقیؓ کے دوسرے سال مدینہ میں ان کی ولادت ہوئی، اور ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابُوہریرہؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت سے انھوں نے علمِ حدیث حاصل کیا۔

۲- عروہ بن زبیرؒ۔ آپ کا شمار مدینہ کے ممتاز اہلِ علم میں ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے خواہرزادے ہیں۔ زیادہ تر انھوں نے اپنی خالہ محترمہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ نیز حضرت ابُوہریرہؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابت سے بھی شرفِ تلمّذ حاصل ہے۔

صالح بن کیسانؒ اور امام زُہریؒ جیسے اہلِ علم ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ آپ کی

Marfat.com

وفات ۹۴ھ میں ہوئی۔

۳۔ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ۔ مدینہ کے سات فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے، آپ نے اپنے والدِ محترم اور دوسرے صحابہؓ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ نافع، زہری اور دوسرے مشہور تابعین آپ کے شاگرد ہیں۔ ۱۰۶ھ میں رحلت فرمائی۔

۴۔ **نافع** مولیٰ عبداللہ بن عمرؓ۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے خاص شاگرد اور امام مالکؒ کے اُستاد ہیں۔ محدثین کے نزدیک یہ سند (مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سلسلۃ الذہب (طلائی زنجیر) شمار ہوتی ہے۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

دَورِ اوّل کا تحریری سرمایہ

۱۔ **صحیفہ صادقہ**۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص (وفات ۶۳ھ بعمر ۷۰ سال) کا مرتّب کیا ہُوا ہے۔

آپ کو تصنیف و تالیف کا خاص ذوق تھا۔ یہ جو کچھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کرتے اسے قلم بند کر لیا کرتے تھے، اس بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی ہوئی تھی[1]۔ یہ مجموعہ تقریباً ایک ہزار احادیث پر مشتمل تھا۔ عرصہ تک ان کے خاندان میں محفوظ رہا۔ اب یہ مسند امام احمدؒ میں تمام و کمال مل سکتا ہے۔

(۲) **صحیفہ صحیحہ**۔ مرتبہ ہمام بن مُنبہؒ، وفات ۱۰۱ھ۔ یہ حضرت ابوہریرہؓ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے استادِ محترم کی روایات کو یک جا قلم بند کر

---

[1] مختصر جامع بیان العلم۔ ص ۳۶، ۳۷۔

لیا تھا، اس کے قلمی نسخے برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ نیز امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مشہور مسند میں ابوہریرہؓ کے زیر عنوان یہ پورا صحیفہ بجنسہٖ سمو دیا ہے[1] (ملاحظہ ہو مسند احمد۔ ج ۲۔ ص ۳۱۲ تا ۳۱۸)۔ یہ مجموعہ کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی کوشش سے طبع ہو کر حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں (۱۳۸) روایات ہیں۔

یہ صحیفہ حضرت ابوہریرہؓ کی تمام روایات کا ایک حصہ ہے۔ اس کی اکثر روایات بخاری اور مسلم میں بھی ملتی ہیں۔ الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کے دوسرے شاگرد بشیر بن نہیک نے بھی ایک مجموعہ مرتب کیا تھا، جس کی انھوں نے رخصت ہوتے وقت حضرت ابوہریرہؓ کو سنا کر تصدیق کرالی تھی[2]

۴۔ مسند ابوہریرہؓ۔ اس کے نسخے عہد صحابہ ہی میں لکھے گئے تھے۔ اس کی ایک نقل حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے والد عبدالعزیز بن مروان گورنر مصر، وفات ۸۶ھ کے پاس بھی تھی۔

انھوں نے کثیر بن مُرّہ کو لکھا تھا کہ تمھارے پاس صحابہ کرامؓ کی جو حدیثیں ہوں ان کو لکھ کر بھیج دو، لیکن حضرت ابوہریرہؓ کی روایات بھیجنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ ہمارے پاس لکھی ہوئی موجود ہیں[3]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، دیباچہ صحیفہ ہمام مرتبہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب۔

[2] جامع العلم۔ ج ۱۔ ص ۷۲۔ تہذیب التہذیب۔ ج ۱۔ ص ۴۷۰۔

[3] دیباچہ صحیفہ ہمام، ص ۵۰۔ بحوالہ طبقات ابن سعد ج ۷۔ ص ۱۵۷۔

Marfat.com

مسند ابوہریرہؓ کا ایک نسخہ امام ابن تیمیہؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا جرمنی کے کتب خانے میں موجود ہے[1]۔

۵۔ **صحیفہ حضرت علیؓ**۔ امام بخاریؒ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجموعہ کافی ضخیم تھا[2]۔ اس میں زکوٰۃ، حرمتِ مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور اسلامی دستور کے نکات درج تھے۔

۶۔ **آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحریری خُطبہ**۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوشاہ یمنی کی درخواست پر اپنا مفصل خطبہ قلم بند کرنے کا حکم دیا تھا[3]۔ یہ خطبہ حقوقِ انسانی کی اہم تفصیلات پر مشتمل ہے۔

۷۔ **صحیفہ حضرت جابرؓ**۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کی روایات کو ان کے تلامذہ وہب بن منبہؒ، وفات ۱۱۰ھ اور سلیمانؒ بن قیس لشکری نے تحریری طور پر مرتب کرلیا تھا۔ یہ مجموعہ مناسک حج، خطبہ حجۃ الوداع پر مشتمل تھا۔

۸۔ **روایات حضرت عائشہ صدیقہؓ**۔ حضرت عائشہؓ کی احادیث ان کے شاگرد عروہ بن زبیرؓ نے قلم بند کرلی تھیں[4]۔

---

[1] مقدمہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی۔ ص ۱۶۵۔

[2] صحیح بخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ ج ۱۔ ص ۴۵۱۔

[3] صحیح بخاری مطبوعہ احمدی۔ ج ۱۔ ص ۲۰، مختصر جامع العلم۔ ص ۳۶، صحیح مسلم۔ ج ۱۔ ص ۴۳۹۔

[4] تہذیب التہذیب۔ ج ۴۔ ص ۲۱۵۔

[5] تہذیب التہذیب۔ ج ۷۔ ص ۱۸۳۔

Marfat.com

۹- **احادیث ابن عباسؓ**۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایات کے متعدد مجموعے تھے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ تابعیؒ بھی ان کی روایات تحریری طور پر مرتب کرتے تھے[1]

۱۰- **انسؓ بن مالکؓ کے صحیفے**۔ سعیدؒ بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ اپنی قلمی یادداشتیں نکال کر ہمیں دکھاتے اور فرماتے یہ روایات مَیں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہیں اور قلم بند کرانے کے بعد آپؐ کو سُنا کر تصدیق بھی کرالی ہے[2]۔

۱۱- **عمروؓ بن حزم**۔ جن کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک تحریری ہدایت نامہ دیا تھا[3]۔ انھوں نے نہ صرف یہ کہ اس ہدایت نامہ کو محفوظ رکھا بلکہ اس کے ساتھ اکیس دوسرے فرامینِ نبویؐ بھی شامل کرکے ایک اچھی خاصی کتاب مرتّب کرلی[4]

۱۲- **رسالہ سمرہؓ بن جندب**۔ یہ ان کے صاحبزادے کو وراثت میں ملا۔ یہ روایات کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا[5]

---

[1] دارمی۔ ص ۶۸۔

[2] دیباچہ صحیفہ ہمام۔ ص ۴۳؛ بحوالہ خطیب البغدادی۔ نیز مستدرک حاکم۔ ج ۳۔ ص ۵۷۴۔

[3] دیباچہ صحیفہ ہمام۔ ص ۳۵۔ طبع چہارم۔

[4] الوثائق السیاسیہ۔ ص ۱۰۵۔ از ڈاکٹر حمیداللہ۔ بحوالہ طبری، ص ۱۰۴۔

[5] تہذیب التہذیب، لابن حجرؒ۔ ج ۴۔ ص ۲۳۶۔

۱۳۔ **صحیفہ سعدؓ بن عبادہ** ۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ صحابی، دورِ جاہلیت ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

۱۴۔ **مکتوبات حضرت نافعؒ** ۔ سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ املا کرا رہے تھے اور نافعؒ لکھتے جاتے تھے[1]

۱۵۔ معن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن **عبداللہؓ بن مسعود** نے میرے سامنے کتاب نکالی اور حلف اُٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ میرے والد **عبداللہؓ بن مسعود** کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے[2]۔

اگر تحقیق و تفتیش کا سلسلہ جاری رکھا جائے تو ان کے علاوہ بہت سی مزید مثالیں اور واقعات مل سکتے ہیں۔

اِس دَور میں صحابہ کرامؓ اور کبار تابعینؒ نے زیادہ تر اپنی ذاتی یادداشتوں کو قلمبند کرنے پر توجہ دی، لیکن دوسرے دَور میں جمع و تدوین کا کام مزید وسعت اختیار کر گیا۔ جامعینِ حدیث نے اپنی ذاتی معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے شہر یا علاقہ کے اہلِ علم سے مِل کر ان کی روایات بھی منضبط کر لیں۔

دُوسرا دَور

یہ دوسرا دَور تقریباً دوسری صدی ہجری کے نصف پر منتہی ہوتا ہے

اِس دَور میں تابعینؒ کی ایک بڑی جماعت تیار ہو گئی جس نے دورِ اوّل کے تحریری سرمایہ کو وسیع تر تالیفات میں سمیٹ لیا۔

---

[1] دارمی۔ ص ۶۹۔ نیز دیباچہ صحیفہ ہمام۔ ص ۵۴۔ بحوالہ طبقات ابن سعد۔

[2] مختصر جامع العلم۔ ص ۳۷۔

Marfat.com

جامعینِ حدیث

۱- **محمد** بن شہاب زُہریؒ، وفات ۱۲۴ھ - یہ اپنے زمانے کے ممتاز محدثین میں سے شمار ہوتے ہیں - آپ نے علمِ حدیث مندرجہ ذیل جلیل القدر شخصیتوں سے حاصل کیا ہے -

صحابہؓ میں سے (۱) عبداللہ بن عمرؓ (۲) انس بن مالکؓ (۳) سہل بن سعدؓ اور تابعینؒ میں سے سعید بن مسیبؒ، محمود بن ربیعؒ وغیرہ -

آپ کے تلامذہ میں امام اوزاعیؒ، امام مالکؒ اور سُفیانؒ بن عُیینہ جیسے ائمہ حدیث کا شمار ہوتا ہے - ان کو حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ نے ۱۰۱ھ میں احادیث جمع کرنے کا حکم دیا تھا - ان کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مدینہ کے گورنر ابوبکر محمد بن عمروؓ بن حزم کو ہدایت بھیجی تھی کہ **عمرہ** بنتِ عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو احادیث کا ذخیرہ ہے اسے قلم بند کرلیں -

یہ **عمرہ** حضرت عائشہؓ کی خاص شاگردوں میں سے ہیں - اور قاسم بن محمد ان کے برادر زادے - حضرت عائشہؓ نے اپنی نگرانی میں ان کی تربیت و تعلیم کا اہتمام کیا تھا[1] -

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مملکتِ اسلامی کے تمام ذمہ داروں کو ذخائرِ حدیث کے جمع و تدوین کرنے کا تاکیدی فرمان جاری کر دیا تھا، جس کے نتیجہ میں احادیث کے دفتر کے دفتر دارُالخلافہ دمشق پہنچ گئے - خلیفۂ وقت نے ان کی نقلیں مملکت کے گوشے گوشے میں پھیلا دیں[2] -

---

[1] تہذیب التہذیب ابن حجر، ج ۷، ص ۱۷۲ -

[2] تذکرۃ الحفاظ - ج ۱ - ص ۱۰۶ - مختصر جامع العلم - ص ۳۸ -

Marfat.com

امام زُہریؒ کے مجموعۂ حدیث مُرتّب کرنے کے بعد اس دَور کے دوسرے اہلِ علم نے بھی تدوین و تالیف کا کام شروع کر دیا۔

۲۔ **عبدالملک** بن جریجؒ (سنہ ۱۵۰ھ) نے مکہ میں۔ ۳۔ امام **اوزاعی**ؒ (ف سنہ ۱۵۷ھ) نے شام میں۔ ۴۔ **معمر** بن راشد (ف سنہ ۱۵۳ھ) نے یمن میں۔ ۵۔ امام **سفیان ثوری**ؒ (ف سنہ ۱۶۱ھ) نے کوفہ میں۔ ۶۔ امام **حماد**ؒ بن سلمہ (ف سنہ ۱۶۷ھ) نے بصرہ میں اور ۷۔ امام **عبداللہ** بن المبارکؒ (ف سنہ ۱۸۱ھ) نے خراسان میں احادیث کے جمع و تدوین کے کام میں سبقت کا شرف حاصل کیا۔

۸۔ امام **مالک** بن انسؒ (ولادت سنہ ۹۳ھ وفات سنہ ۱۷۹ھ)۔ امام زُہریؒ کے بعد مدینہ میں حدیثِ نبویؐ کی تدوین کا شرف آپ ہی کو حاصل ہوا ہے۔ آپ نے نافعؒ، زُہریؒ اور دوسرے ممتاز اہلِ علم سے استفادہ کیا، آپ کے اساتذہ کی تعداد نو سو تک پہنچتی ہے۔ آپ کے چشمۂ فیض سے براہِ راست حجاز، شام، عراق، فلسطین، مصر، افریقہ اور اندلس کے ہزاروں تشنگانِ سنّت سیراب ہوئے۔ آپ کے تلامذہ میں لیثؒ بن سعد (ف سنہ ۱۷۵ھ) **ابن مبارک**ؒ (ف سنہ ۱۸۱ھ) **امام شافعی**ؒ (ف سنہ ۲۰۴ھ) **امام محمد**ؒ بن حسن الشیبانی (ف سنہ ۱۸۹ھ) جیسے مشاہیر شامل ہیں۔

دوسرے دَور کا تحریری سرمایہ

مؤطا امام مالکؒ۔ اِس دور میں حدیث کے بہت سے مجموعے مرتب ہوئے جن میں امام مالکؒ کی مؤطا کو نمایاں مقام حاصل ہے، اس کا زمانہ تالیف سنہ ۱۳۰ھ اور سنہ ۱۴۱ھ کے درمیان ہے۔ کل روایات کی تعداد ۱۷۰۰ ہے۔ جن میں سے مرفوع ۶۰۰، مرسل ۲۲۸، موقوف ۶۱۳، اور اقوال تابعین ۲۸۵ ہیں۔

Marfat.com

اِس دَور کی چند دوسری تالیفات کے نام یہ ہیں :

۱- **جامع** سُفیان ثوری رح (ف سنہ ۱۶۱ھ) ۔

۲- **جامع** ابن المبارک رح (ف سنہ ۱۸۱ھ) ۔

۳- **جامع** امام اوزاعی رح (ف سنہ ۱۵۷ھ) ۔

۴- **جامع** ابن جریج رح (ف سنہ ۱۵۰ھ) ۔

۵- **کتابُ الخراج** قاضی ابویُوسف رح (ف سنہ ۱۸۲ھ) ۔

۶- **کتابُ الآثار** امام محمد رح (ف سنہ ۱۸۹ھ) ۔

اِس دَور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی احادیث، آثارِ صحابہ رض اور فتاویٰ تابعین رح کو ایک ہی مجموعہ میں مرتب کر لیا جاتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی وضاحت ہو جاتی تھی کہ یہ صحابی یا تابعی کا قول ہے یا حدیث رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔

تیسرا دَور

یہ دور تقریباً دوسری صدی ہجری کے نصف آخر سے چوتھی صدی ہجری کے خاتمہ تک پھیلا ہوا ہے۔

خصُوصیات

اِس دَور کی خصُوصیات یہ ہیں :

۱- احادیثِ نبوی ص کو آثارِ صحابہ رض اور اقوالِ تابعین رح سے الگ کر کے مرتب کیا گیا۔

۲- قابلِ اعتماد روایات کے علیٰحدہ مجموعے تیار کیے گئے۔ اور اس طرح چھان بین اور تحقیق و تفتیش کے بعد دوسرے دَور کی تصانیف تیسرے دَور کی ضخیم کتابوں میں

Marfat.com

سما گئیں۔

۳۔ اس دَور میں نہ صرف یہ کہ روایات جمع کی گئیں بلکہ علمِ حدیث کی حفاظت کے لیے محدثین کرام نے سَوا سے زیادہ علوم کی بنیاد ڈالی۔ جن پر اب تک ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ شکر اللہ سعیھم وجزاھم عنّا احسن الجزاء۔

علُومِ حدیث

مختصر طور پر چند علوم کا تعارُف یہاں کرایا جاتا ہے:

۱۔ علم اسماء الرّجال

اس علم میں راویوں کے حالات، پیدائش، وفات، اساتذہ، تلامذہ کی تفصیل، طلبِ علم کے لیے سفر اور ثقہ، غیر ثقہ ہونے کے بارے میں ماہرینِ علمِ حدیث کے فیصلے درج ہیں۔ یہ علم بہت ہی وسیع، مفید اور دلچسپ ہے۔

بعض متعصب مستشرقین بھی یہ اعتراف کیے بغیر نہ رَہ سکے کہ اِس فن کی بدولت پانچ لاکھ راویوں کے حالات محفوظ ہو گئے۔ یہ وہ خصُوصیت ہے جس میں مسلمان قوم کی نظیر ملنی ناممکن ہے[1]۔

اِس علم میں سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں:

(الف) **تہذیبُ الکمال**۔ مؤلّفہ امام **یُوسف** مزی (وفات ۷۴۲ھ)

اس علم میں یہ سب سے زیادہ اہم اور مستند کتاب ہے۔

(ب) **تہذیبُ التہذیب** مؤلّفہ حافظ **ابنِ حجرؒ** شارح بخاری۔ یہ بارہ (۱۲) جلدوں میں ہے۔ حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

---

[1] مقدمۃ الاصابہ انگریزی شائع شدہ ۱۸۶۴ء از کلکتہ۔ مرتبہ مستشرق اسپرنگر۔

(ج) تذکرۃُ الحفاظ۔ مرتبہ علّامہ ذہبی (وفات ۷۴۸ھ)۔

۲۔ علم مصطلح الحدیث (اُصولِ حدیث)

اِس علم کی روشنی میں حدیث کی صحت وضعف کے قواعد وضوابط معلوم ہوتے ہیں[1]۔

اس علم کی مشہور کتاب **علوم الحدیث** معروف بہ مقدمہ ابن الصّلاح ہے۔ مؤلّفہ **ابُوعَمرو عثمان** ابن الصلاح (وفات ۶۴۳ھ)۔

ماضی قریب میں اُصولِ حدیث پر دو کتابیں شائع ہوئی ہیں:

(الف) توجیہہ النظر مؤلفہ علامہ **طاہر** بن صالح الجزائری (ف ۱۳۳۸ھ)۔

(ب) **قواعد التحدیث**، مرتبہ علامہ **سیّد جمال الدین** قاسمی (ف ۱۳۳۲ھ)۔

اوّل الذکر وسعتِ معلومات اور آخر الذکر حسن ترتیب میں ممتاز ہیں۔

۳۔ علم غریب الحدیث

اس علم میں احادیث کے مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کی گئی ہے۔ اس علم میں علامہ **زمخشری** (وفات ۵۳۸ھ) کی **الفائق** اور **ابن الاثیر** (ف ۶۰۶ھ) کی **نہایہ** مشہور ہیں۔

۴۔ علم تخریج الاحادیث

اس علم کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ مشہور کتب تفسیر، فقہ، تصوّف و عقائد میں جو روایات درج ہیں ان کا اصل ماخذ اور سرچشمہ کیا ہے۔ مثلاً ہدایہ از **برہان الدین علی** بن ابی بکر المرغینانی (ف ۵۹۳ھ) اور **احیاء العلوم** (امام غزالیؒ۔ وفات ۵۰۵ھ)

---

[1] اس علم کی رو سے حدیث کی اقسام و اصطلاحات پر مختصر بحث باب اصطلاحاتِ حدیث ص ۳۸ تا ۴۱ پر ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

میں بہت سی روایات بلاسند اور بلاحوالہ مذکور ہیں۔ اب اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ روایات کس پایہ کی ہیں اور کون کون سی حدیث کی اہم کتابوں میں ان کا ذکر ہے۔ تو اوّل الذکر کے لیے حافظ زیلعیؒ (وفات ۷۹۲ھ) کی **نصب الرایہ** اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (وفات ۸۵۲ھ) کی **الدرایہ** کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور آخر الذکر کے لیے حافظ زین الدین عراقی (ف ۸۰۶ھ) کی تالیف **المغنی عن حمل الاسفار** موزوں رہے گی۔

۵۔ علم الاحادیث الموضوعہ

اس فن میں اہلِ علم نے مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں اور موضوع (من گھڑت) روایات کو الگ چھانٹ دیا ہے۔ اس بارے میں قاضی **شوکانی** (ف ۱۲۵۵ھ) کی **الفوائد المجموعہ** اور حافظ **جلال الدین سیوطی** (ف ۹۱۱ھ) کی **اللآلی المصنوعہ** زیادہ نمایاں ہیں۔

۶۔ علم الناسخ والمنسوخ

اس فن میں امام **محمدؒ** بن موسیٰ حازمی (ف ۵۸۴ھ بعمر ۳۵ سال) کی تصنیف **کتاب الاعتبار** زیادہ مستند اور مشہور ہے۔

۷۔ علم التوفیق بین الاحادیث

اِس علم میں ان روایات کی صحیح توجیہہ بیان کی گئی ہے جن میں بظاہر تعارض اور ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے امام **شافعی** (ف ۲۰۴ھ) نے اس موضوع پر گفتگو کی ہے۔ ان کا رسالہ **مختلف الحدیث** کے نام سے مشہور ہے۔ امام **طحاوی** (ف ۳۲۱ھ) کی **مشکل الآثار** بھی اس فن کی مفید کتاب ہے۔

۸۔ علم المختلف والمؤتلف

اس علم میں خاص طور پر ان راویوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے اپنے نام، کُنیت،

Marfat.com

لقب، آباؤ اجداد کے نام یا اساتذہ کے نام مِلتے جُلتے ہیں، اور اس اشتباہ کی بنا پر ایک ناواقف انسان مغالطہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس فن میں **حافظ ابن حجرؒ** کی **تعبیر المُنبّہ** زیادہ جامع کتاب ہے۔

۹۔ علم اطراف الحدیث

اس علم کے ذریعہ معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں روایت کس کتاب میں ہے اور اس کے راوی کون کون سے ہیں۔ مثلاً آپ کو انّما الاعمال بالنّیات حدیث کا ایک جملہ یاد ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس کے تمام ماخذ روایت کے پورے الفاظ اور راوی معلوم ہو جائیں تو آپ کو اس علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس عنوان پر **حافظ مزیؒ** (ف ۷۴۲ھ) کی کتاب **تحفۃ الاشراف** زیادہ مفصّل ہے۔ اس میں صحاح ستّہ کی روایات کی پُوری فہرست آگئی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں حافظ یُوسف مزیؒ کے ۲۶ سال صَرف ہوئے ہیں۔ انتہائی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب مکمّل ہوئی ہے۔

آج کے مستشرقین نے ایسی ہی کتابوں سے خوشہ چینی کر کے ذرا نئے ڈھب سے احادیث کی فہرست مرتب کی ہے۔ مثلاً **مفتاح کنوز السنّہ** انگریزی میں شائع ہوئی تھی جس کا عربی میں ترجمہ ۱۹۳۴ء میں مصر سے شائع ہوا ہے اور اب ایک وسیع فہرست **المعجم المفہرس** کے نام سے زیر ترتیب ہے جس کے بیس اجزاء شائع ہو چکے ہیں۔

۱۰۔ فقہ الحدیث

اس علم میں احکام پر مشتمل احادیث کے اسرار اور حکمتیں بے نقاب کی گئی ہیں۔
اس موضوع پر حافظ **ابن قیمؒ** (ف ۷۵۱ھ) کی کتاب **اِعلامُ الموقعین** اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ

Marfat.com

کی حُجّۃ اللہ البالغہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ اہلِ علم نے زندگی کے مختلف مسائل پر الگ الگ تصانیف بھی مرتب کی ہیں۔ مثلاً مالی معاملات میں ابُو عبید قاسم بن سلامؒ (ف ۲۲۴ھ) کی تالیف کتابُ الاَموال مشہور ہے۔ اور زمین کے مسائل عشر خراج وغیرہ پر قاضی ابُو یُوسفؒ کی کتابُ الخِراج بہترین تصنیف ہے۔ نیز سُنّت کے ماخذِ شریعت ہونے اور منکرینِ حدیث کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تصنیفات کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے:

(۱) کتابُ الاُم جلد ۷۔ (۲) الرّسالہ امام شافعیؒ۔ (۳) الموافقات جلد چہارم مؤلفہ ابُو اسحاق شاطبی (ف ۷۹۰ھ)۔ (۴) صواعق مرسلہ جلد ۲۔ ابنِ قیمؒ۔ (۵) الاحکام لابن حزم الاندلسی (ف ۴۵۶ھ)۔ (۶) مقدمہ ترجمانُ السّنّہ اُردو۔ از مولانا بدرِ عالم میرٹھی۔ (۷) اثباتُ الخبر مؤلفہ والد محترم مولانا حافظ عبدالستار حسن عمر پوری (وفات ۱۹۱۶ء مطابق ۱۳۳۴ھ بعمر ۴۳ سال[1])۔ (۸) سُنّت کی آئینی حیثیت مرتبہ مولانا سیّد ابُو الاعلیٰ مودودی۔ نیز (۹) انکارِ حدیث کا منظر اور پس منظر کے نام سے جناب افتخار احمد بلخی کی تصنیف بھی دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ اب تک اس کے دو حصّے شائع ہو چکے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل علّامہ مصطفیٰ سباعی نے احادیث کے حجّت ہونے

---

[1] جدِ امجد مولانا حافظ عبدالجبار محدث عمر پوری (ف ۱۹۱۶ء مطابق ۱۳۳۴ھ) کے زمانے ہی میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کے فتنۂ انکارِ حدیث نے سر اُٹھایا تھا۔ جدِّ محترم نے بھی اسی زمانے میں اپنے ماہنامہ "ضیاء السّنّہ" میں اس کے رَد میں مفید اور مدلّل مقالات کا سلسلہ شروع کیا تھا۔

Marfat.com

پر رسالہ المسلمون (دمشق) میں نہایت ہی مفید سلسلہ مضامین شائع کیا تھا جس کا اُردو ترجمہ محترم رفیق ملک غلام علی صاحب نے کیا ہے **سُنّتِ رسُولؐ** کے نام سے یہ کتابچہ شائع ہو چکا ہے۔

تاریخ علمِ حدیث اور متعلقہ مباحث پر مندرجہ ذیل تصانیف اپنے اندر جامعیت اور افادیت کا پہلو رکھتی ہیں۔ مقدمہ **فتح الباری**، حافظ ابنِ حجرؒ۔ **جامع بیان العلم** واہلہ، حافظ ابن عبدالبر اندلسیؒ (ف ۴۶۳ھ)۔ **معرفت علُوم الحدیث**، امام حاکم (ف ۴۰۵ھ) مقدمہ **تحفۃُ الاَحوذی**، مؤلفہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارک پُوری ف ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء۔ ماضی قریب کی تصانیف میں یہ کتاب اپنی جامعیت اور افادیت کے لحاظ سے ایک شاہکار ہے۔ اِسی طرح مقدمہ **فتح الملہم** مرتبہ مولانا شبّیر احمد عثمانیؒ اور اردو میں **تدوینِ حدیث** مرتبہ مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم۔ وسیع معلُومات کا گنجینہ ہیں۔

تیسرے دَور کے جامعینِ حدیث

اس دَور کے ممتاز اور مشہور جامعینِ حدیث اور مُستند تالیفات کا تعارُف ذیل میں کرایا جاتا ہے:

(۱) امام **احمد بن حنبل**ؒ (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ)۔ آپ کی اہم تالیف **مُسند احمد**ؒ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تیس ہزار روایات پر مشتمل ہے، اس کی چوبیس جلدیں ہیں۔ قابلِ ذکر احادیث سب اس میں آگئی ہیں۔ اس میں عنوان کے لحاظ سے ترتیب کے بجائے ہر صحابی کی تمام روایات یکجا مرتب کر دی گئی ہیں۔ اس کتاب کی تبویب یعنی عنوان وار ترتیب حسن البنّاء شہیدؒ کے والد محترم احمد عبدالرحمٰن ساعاتیؒ نے شروع کی تھی۔ اس وقت تک ۱۴ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ مصر کے مشہور عالم احمد شاکر صاحب بھی

اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں۔ اب تک ۱۵ کے قریب اجزاء مرتب ہو چکے ہیں۔

(۲) امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ۔ ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ۔ آپ کی تاریخ ولادت "صدق" اور تاریخ وفات "نور" نکلتی ہے۔ امام بخاریؒ کی تصانیف میں سے سب سے زیادہ اہم اور مستند کتاب **صحیح بخاری** ہے، جس کا پورا نام یہ ہے: "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وایامہ"۔

اس کتاب کی تالیف میں سولہ[16] سال صرف ہوئے۔ آپ سے براہِ راست صحیح بخاری پڑھنے والے تلامذہ کی تعداد نوّے ہزار تک پہنچتی ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی مجلس میں حاضرین کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ جایا کرتی تھی۔ اس قسم کے اجتماعات میں املا کرانے والوں کا شمار ۳۰۰۰ سے متجاوز ہو جاتا تھا۔ کل تعداد احادیث ۹۶۸۴ ہے۔ اگر مکرر روایات اور تعلیقات (بے سند روایات) شواہد (آثارِ صحابہؓ) اور مرسل احادیث کو حذف کر دیا جائے تو مرفوع روایات کی تعداد ۲۶۲۳ بنتی ہے۔ امام بخاریؒ نے دوسرے محدثین کی بہ نسبت راویوں کے پرکھنے کا معیار زیادہ بلند رکھا ہے۔

(۳) امام مسلم ابن حجاج قشیریؒ (ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۶۱ھ)۔ امام بخاریؒ امام احمد بن حنبلؒ ان کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ اور امام ترمذیؒ، ابو حاتم رازیؒ، ابوبکر بن خزیمہؒ کا شمار ان کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔

ان کی کتاب **صحیح مسلم** حسنِ ترتیب کے لحاظ سے زیادہ ممتاز مانی جاتی ہے۔

(۴) امام **ابوداؤد** اشعث بن سلیمان سجستانیؒ، ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ

ان کی اہم تالیف **سنن ابوداؤد** کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں زیادہ تر احکام

Marfat.com

پر مشتمل روایات کو پوری جامعیت کے ساتھ یکجا کر دیا گیا ہے۔ فقہی اور قانونی مسائل کا یہ بہترین ماخذ ہے۔ یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث پر مشتمل ہے۔

(۵) امام **ابو عیسیٰ ترمذیؒ**، ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ۔ ان کی کتاب **جامع ترمذی** میں فقہی مسالک کی تفصیل وضاحت سے کی گئی ہے۔

(۶) امام **احمد بن شعیب نسائیؒ** وفات ۳۰۳ھ۔ ان کی تصنیف کا نام **السنن المجتبیٰ** ہے۔

(۷) امام **محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینیؒ** (ف ۲۷۳ھ) ان کی کتاب **سنن ابنِ ماجہ** کے نام سے مشہور ہے۔

مسند احمد کے علاوہ ان چھ کتابوں کو محدثین کی اصطلاح میں **صحاح ستّہ** کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے بجائے ابن ماجہ کے موطا امام مالکؒ کو صحاح ستّہ میں شمار کیا ہے۔

ان کے علاوہ اس دور میں اور بھی بہت سی مفید اور جامع تالیفات شائع ہوئی ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ بخاری، مسلم، ترمذی جامع کہلاتی ہیں۔ یعنی عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات وغیرہ تمام عنوانات پر ان میں احادیث موجود ہیں۔ اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ سنن کہلاتی ہیں۔ یعنی ان میں زیادہ تر عملی زندگی سے متعلق روایات درج ہیں۔

طبقات کتب حدیث

محدثین نے روایات کی صحت وقوت کے لحاظ سے تمام کتب حدیث کو چار طبقات پر تقسیم کیا ہے:

(۱) موطأ امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم۔ یہ تینوں کتابیں صحتِ سند

اور راویوں کی ثقاہت کے اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

(۲) ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔ ان کتابوں کے بعض راوی ثقاہت کے اعتبار سے طبقۂ اوّل سے فروتر ہیں۔ لیکن ان کو بہرحال قابلِ اعتماد مانا جاتا ہے۔ مسند احمد کا شمار بھی اسی طبقہ میں ہوتا ہے۔

(۳) دارمی (ف ۲۲۵ھ)۔ ابن ماجہ، بیہقی، دارقطنی (ف ۳۸۵ھ) کتب طبرانی (ف ۳۶۰ھ)۔ تصانیف طحاوی (ف ۳۲۱ھ) مسند امام شافعیؒ، مستدرک حاکم (ف ۴۰۵ھ)۔ ان کتابوں میں صحیح، ضعیف ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ لیکن قابلِ اعتماد روایات کا عنصر غالب ہے۔

(۴) تصانیف ابنِ جریر طبری (ف ۳۱۰ھ)۔ کتب خطیب بغدادی (ف ۴۶۳ھ)۔ ابونعیم (ف ۴۰۳ھ)۔ ابن عساکر (ف ۵۷۱ھ)۔ دیلمی صاحبِ فردوس (ف ۵۰۹ھ)۔ کامل، ابن عدی (ف ۳۶۵ھ)۔ تالیفات ابن مردویہ (ف ۴۱۰ھ)۔ واقدی (ف ۲۰۷ھ)۔ اور اسی نوع کے دوسرے مصنفین کی کتابیں اسی طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ تالیفات رطب و یابس کا مجموعہ ہیں، موضوع (من گھڑت) روایات تک بھی ان میں بکثرت موجود ہیں، زیادہ تر عام واعظین، مورخین اور اصحابِ تصوّف کا سہارا یہی کتابیں ہیں۔ لیکن اگر چھان بین سے کام لیا جائے تو ان تالیفات میں سے بھی بیش بہا جواہر ریزے نکالے جا سکتے ہیں۔

Marfat.com

چوتھا دَور

تقریباً پانچویں صدی ہجری سے شروع ہوتا ہے اور اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

اِس دَور میں کام کی نوعیّت

اِس عرصہ میں تیسرے دَور کا اندازِ تدوین اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ اس طویل مدّت میں جو کام ہُوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے :

(۱) حدیث کی اہم کتابوں کی شرحیں، حواشی اور دوسری زبانوں میں تراجم لکھے گئے۔

(۲) جن علوم حدیث کا ذکر اوپر آیا ہے۔ ان پر بہت سی تصانیف اسی دَور میں وجود میں آئی ہیں۔ اور ان کی شرحیں اور خلاصے لکھے گئے ہیں۔

(۳) اہلِ علم نے اپنے ذوق یا ضرورت کے مطابق تیسرے دَور کی تالیفات سے احادیث منتخب کر کے مفید کتابیں مرتب کی ہیں۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں :-

(الف) **مشکوٰۃ المصابیح** - مؤلفہ **ولی الدین** خطیبؒ۔ اس میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، آداب اور حشر و نشر سے متعلق روایات جمع کر دی گئی ہیں۔

(ب) **ریاض الصّالحین** - مرتبہ **امام ابُوزکریا** یحییٰ بن شرف نوویؒ شارح مسلم (وفات ۶۷۶ھ) - یہ زیادہ تر اخلاق و آداب پر مشتمل احادیث کا انتخاب ہے۔ ہر باب کے شروع میں عنوان کے مطابق قرآنی آیات بھی ذکر کی گئی ہیں۔ یہ اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے۔ صحیح بخاری کا بھی اندازِ تالیف و ترتیب یہی ہے۔

(۴) **منتقی الاخبار** - مؤلفہ مجد الدین **ابُوالبرکات** عبدالسّلام بن تیمیہ رح۔

Marfat.com

(وفات ۶۵۲ھ) - یہ مشہور شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہؒ (وفات ۷۲۸ھ) کے جدِ امجد ہیں - اس کتاب کی شرح آٹھ جلدوں میں قاضی شوکانیؒ نے نیل الاوطار کے نام سے مرتب کی ہے۔

(۵) بلوغ المرام - مرتبہ حافظ ابنِ حجرؒ شارح بخاری (وفات ۸۵۲ھ)۔ اِس میں زیادہ تر عبادات اور معاملات سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں - اس کی شرح سُبل السّلام عربی میں محمد بن اسماعیل صنعانیؒ (وفات ۱۱۸۲ھ) کے قلم سے شائع ہوئی ہے - اور دوسری مسک الختام کے نام سے فارسی میں نواب صدیق الحسن خانؒ (ف ۱۳۰۷ھ) نے ترتیب دی ہے - ان میں سے اکثر کے تراجم عرصہ ہوا اُردو میں شائع ہو چکے ہیں۔

غیر منقسم ہندوستان میں علمِ حدیث

غیر منقسم ہندوستان میں سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بن سیف الدین ترک (وفات ۱۰۵۲ھ) نے علمِ حدیث کی شمع روشن کی - اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہؒ (وفات ۱۱۷۶ھ) اور ان کی اولاد، احفاد اور ارشد تلامذہ کی جانفشانیوں اور جگر کاویوں سے اس ملک کی سرزمین نور سنّت سے جگمگا اٹھی - واشرقت الارض بنور ربّھا۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے اس ملک میں تراجم، شروح اور منتخب احادیث کے مجموعوں کی ترتیب و اشاعت کا مقدس مشغلہ اب تک جاری ہے - یہ تالیف "انتخاب حدیث" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یہ خدا کا انعام ہے کہ اس مجموعہ کے مرتب کو بھی خادمین حدیث سے نشبہ کی سعادت

حاصل ہو رہی ہے، ورنہ کہاں یہ ناچیز اور کہاں وہ بزرگ ہستیاں جنھوں نے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدوین وتبلیغ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔

احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا

اس پوری تفصیل کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ عہدِ نبویؐ سے لے کر اب تک کوئی دَور بھی ایسا نہیں گزرا ہے جس میں حدیث کے لکھنے اور روایت کرنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہو۔ یہ وہ سلسلۂ علم ہے جس کا دن بھی روشن ہے اور جس کی رات کا دامن بھی درخشانیوں اور تابناکیوں سے بھرپور ہے۔ لیلھا کنھارھا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موجودہ دَور کے طالبینِ حدیث کے درمیان اساتذہ کے ۲۲ یا ۲۴ واسطے ہیں۔ صفحہ ۱۴۴ پر محدثین کی اتباع میں مؤلف کتاب کی سند کا ایک نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس سے تیرہ سو سال کے راویانِ حدیث کا پورا تسلسل آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

عاجز

عبدُالغفّار حسن عمرپوری

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء

Marfat.com

اصطلاحاتِ حدیث

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر[1] کا نام حدیث ہے۔

اثر : صحابہؓ کے قول اور فعل کو اثر کہا جاتا ہے، اس کی جمع آثار ہے۔

سند : حدیث کے راویوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔

متن : حدیث کی عبارت کو متن کہا جاتا ہے۔

خبر متواتر[2] : جس کے راوی ہر دَور میں اتنے زیادہ رہے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہوجانا عادۃً ناممکن ہو۔

---

[1] تقریر کا یہ مطلب ہے کہ آپؐ کے سامنے کوئی کام کیا گیا ہو لیکن اس پر آپؐ نے انکار نہ فرمایا ہو۔

[2] تواتر کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) ایک دَور سے دوسرے دَور کی طرف نسلاً بعد نسلٍ پوری وسعت اور عموم کے ساتھ نقل و روایت کا سلسلہ جاری رہے۔ مثلاً قرآن مجید۔ (۲) تواتر عملی، نماز کے اوقات، اذان اور نماز کی بنیادی ہیئت۔ (۳) تواتر اسناد۔ مثلاً من کذب علیّ متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ صرف صحابہؓ کے دَور میں اس کے ستّر سے زیادہ راوی ہیں۔ اسی طرح ختم نبوّت کی روایات۔ (۴) تواتر معنوی۔ یعنی قدر مشترک تمام روایات میں درجۂ تواتر کو پہنچا ہُوا ہو۔ مثلاً معجزاتِ نبویؐ۔ دعا میں ہاتھ اُٹھانا وغیرہ۔

(مقدّمہ فتح الملہم)

خبر واحد یا آحاد : جس کے راوی تعداد میں تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے ہوں۔ محدثین کے نزدیک اس کی تین قسمیں ہیں :

(الف) **مشہور**۔ صحابہؓ کے بعد جس کے راوی کسی دور میں تین سے کم نہ ہوں۔

(ب) **عزیز**۔ جس کے راوی ہر دور میں دو سے کم نہ ہوں۔

(ج) **غریب**۔ جس کا راوی کسی دور میں ایک ہی رہ گیا ہو۔

مرفوع : جس حدیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو۔

موقوف : جس روایت کی نسبت صحابہؓ کی طرف ہو۔ یعنی ان کا قول و فعل ہو۔

متصل : جس کے سلسلۂ سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

منقطع : متصل کے برعکس۔

معلّق : سند کی ابتدا سے راوی چھوڑ دیا جائے یا پوری سند ہی حذف کر دی جائے اس حذف کرنے کو تعلیق کہتے ہیں۔

مُعْضَل : سند میں مسلسل دو یا دو سے زیادہ راوی غائب ہوں۔

مُرسل : تابعیؒ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صحابیؓ کا ذکر نہ ہو۔

شاذ : وہ روایت جس میں ثقہ راوی اپنے سے قوی تر راوی کی مخالفت کرتا ہو۔ قوی تر کی روایت کو محفوظ کہا جاتا ہے۔

منکر : اگر ضعیف راوی دوسرے ثقہ راوی کی مخالفت کرے تو ضعیف کی روایت کو منکر اور اس کے بالمقابل ثقہ کی روایت کو معروف کہتے ہیں۔

معلّل : ایسی روایت جس میں ایسا مخفی نقص موجود ہو جسے علم حدیث کے ماہرین ہی بھانپ سکتے ہیں۔ مثلاً کسی وہم کی بنا پر مرفوع کو موقوف یا اس کے برعکس کر دینا۔

Marfat.com

صحیح : جس روایت میں مندرجہ ذیل اُمور پائے جاتے ہوں :

(الف) سند متصل ہو۔ (ب) راوی عادل یعنی سیرت و اخلاق کے اعتبار سے قابل اعتماد ہوں۔ (ج) حافظہ دُرست ہو۔ (د) شاذ نہ ہو۔ (ہ) معلّل نہ ہو۔

حَسن : جس میں مذکورہ بالا تمام اوصاف پائے جاتے ہوں صرف حافظہ کے اعتبار سے ہلکا پن ہو، اگر ایسی حسن روایت کی دوسری اسی قسم کی روایات مؤید ہوں تو اُسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

ضعیف : وہ روایت جس کے مندرجہ بالا تمام اوصاف یا بعض میں نمایاں کمی پائی جائے۔ کئی ضعیف روایات حسن لغیرہ کے حکم میں ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ یہ ضعف سیرت و کردار میں فساد کی وجہ سے نہ پیدا ہُوا ہو۔ (قواعد التحدیث ص ۹۰)

ضعیف روایت کا انتہائی ناقابل اعتماد درجہ یہ ہے کہ اس کے راویوں کا تقویٰ ہی مشتبہ ہو کر رہ جائے۔ ایسی روایت موضوع کہلاتی ہے۔

شجرۂ علمِ حدیث

رسُولِ اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(۱) انس بن مالکؓ — وفات ۹۳ھ

(۲) حمید الطویل ابن ابی حمید۔ — ۶۸ھ تا ۱۴۳ھ

(۳) محمد بن عبداللہ الانصاری — ۱۱۸ھ تا ۲۱۵ھ

(۴) محمد بن اسماعیل البخاریؒ — ۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ

(۵) محمد بن یوسف الفِرَبْری — ۲۳۱ھ تا ۳۲۰ھ

(۶) عبداللہ بن احمد السرخسی — ۳۸۱ھ

(۷) عبدالرحمٰن بن مظفر الداودی — ۳۷۴ھ تا ۴۶۷ھ

(۸) عبدالاوّل بن عیسیٰ السجزی — ۴۵۸ھ تا ۵۵۳ھ

(۹) حسین بن مبارک الزبیدی — ۵۴۶ھ تا ۶۳۱ھ

(۱۰) احمد بن ابی طالب الحجّار — ف ۷۳۰ھ

(۱۱) ابراہیم بن احمد التنوخی ف ۸۰۰ھ — (۱۱) عبدالرحیم بن حسین العراقی ۷۲۵ھ تا ۸۰۶ھ

(۱۲) احمد بن علی بن حجر العسقلانی شارح بخاری ۷۷۳ھ تا ۸۵۲ھ

(۱۳) احمد زکریا الانصاری — ف ۹۲۵ھ

(۱۴) محمد بن احمد الرملی — ف ۱۰۰۴ھ

(۱۵) احمد بن عبدالقدوس الشناوی۔ ف سنہ ۱۰۲۸ھ

(۱۶) احمد بن محمد القشاشی ف سنہ ۱۰۷۱ھ

(۱۷) ابراہیم بن حسن الکردی المدنی۔ سنہ ۱۰۴۵ھ تا سنہ ۱۱۰۱ھ

(۱۸) محمد بن ابراہیم ابوطاہر المدنی۔ ف سنہ ۱۱۴۵ھ

(۱۸) عبداللہ بن سالم البصری۔ ف سنہ ۱۱۳۴ھ

(۱۹) الشاہ ولی اللہ۔ سنہ ۱۱۱۴ھ تا سنہ ۱۱۷۶ھ

(۱۹) احمد بن محمد شریف الابدل۔ ف سنہ

(۲۰) الشاہ عبدالعزیز۔ سنہ ۱۱۵۹ھ تا سنہ ۱۲۳۹ھ

(۲۰) سلیمان بن یحییٰ۔ ف سنہ ۱۱۹۷ھ

(۲۱) الشاہ اسحاق الدہلوی۔ ف سنہ ۱۲۶۲ھ

(۲۱) عبدالقادر بن احمد الکوکبانی سنہ ۱۱۳۵ھ تا ۱۲۰۷

عبدالرحمٰن بن سلیمان۔ سنہ ۱۱۷۹ھ تا سنہ ۱۲۷۰ھ

(۲۲) محمد بن علی الشوکانی مؤلف نیل الاوطار سنہ ۱۱۷۲ھ تا ۱۲۵۰

(۲۲) السید نذیر حسین الدہلوی۔ سنہ ۱۲۲۵ھ تا سنہ ۱۳۲۰ھ

(۲۳) احمد بن محمد الشوکانی۔ وفات سنہ ۱۲۸۱ھ

(۲۴) حسین بن محسن الانصاری۔ ف سنہ ۱۳۲۷ھ

(۲۳) مولانا احمداللہ۔ شیخ الحدیث رحمانیہ دہلی، وفات سنہ ۱۳۶۲ھ (بعمر ۶۵ سال تقریباً)۔

(۲۴) عبدالغفار حسن تاریخ حصولِ سندِ حدیث ۲۰ رشعبان سنہ ۱۳۵۴ھ

توضیح

(۱) اُستاد محترم مولانا احمداللہ صاحب مرحوم نے حدیث کا علم اپنے زمانے کے دو مشہور اساتذہ حدیث سے حاصل کیا ہے: (الف) مولانا سیّد نذیر حسین مرحوم (ب) علّامہ حسین بن محسن الانصاری مرحوم۔ اوّل الذکر چار واسطوں سے شیخ محترم ابراہیم بن حسن کردی کے شاگرد ہیں۔ اور ثانی الذکر چھ واسطوں سے۔ قاضی محمد بن علی شوکانی رح کے صاحبزادے احمد بن محمد رح نے اپنے والد محترم سے بھی علم حدیث حاصل کیا ہے اور عا

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن سلیمان سے بھی۔ علامہ موصوف اپنے والد سلیمان بن یحییٰ سے براہِ راست فیض یاب ہوئے ہیں۔ اس صورت میں شیخ محترم حسین ابن محسن انصاریؒ اور ابراہیم بن حسن کردیؒ کے درمیان بجائے چھ کے پانچ واسطے رہ جاتے ہیں۔ مولانا سید نذیر حسین مرحوم اور علامہ حسین بن محسن انصاری کے اسنادی سلسلے اوپر جاکر علامہ ابراہیم بن حسن کردیؒ سے ایک ہوجاتے ہیں۔

(۲) یہاں شجرۂ علمِ حدیث کے نام سے صرف صحیح بخاری کا سلسلۂ سند پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث کی دوسری اہم کتابوں کی سندیں علیحدہ ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ امام بخاریؒ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کے بہت سے سلسلے ہیں۔ یہاں کم سے کم رواۃ پر مشتمل سندوں میں سے ایک سند کو درج کیا گیا ہے۔

(۳) راقم الحروف نے مولانا احمداللہ صاحب مرحوم کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نگرنہسوی مرحوم، مولانا محمد صاحب سورتی مرحوم، مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارکپوری مدظلہٗ سے بھی حدیث کی بعض کتابیں پڑھی ہیں۔ نیز مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوریؒ شارح ترمذی سے بھی جزوی طور پر استفادے کا موقع ملا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

عاجز

عبدُالغفّار حسن رحمانی۔ عمرپوری

۱۷ر جمادی الاُولیٰ ۱۳۷۶ھ۔ مطابق ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۶ء

Marfat.com

Marfat.com

اساساتِ دین

Marfat.com

Marfat.com

اسلامی عقائد و ارکان

۱ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا
رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ
اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی
فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ
تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ
وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا. قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ
فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ
وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ
قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ
فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ
قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ

Marfat.com

اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِىْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتٰىكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ کتاب الایمان۔ ص ۳)

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال کالے سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کی کوئی علامت دکھائی دیتی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اُسے جانتا تھا۔ آخر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے دونوں ہاتھ آپؐ کی رانوں پر رکھ دیے پھر کہنے لگا: "اے محمدؐ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔" آپؐ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تُو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور تُو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور تُو بیت اللہ کا حج کرے اگر تُو اس کے راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔" اُس نے جواب دیا: "آپؐ نے سچ کہا۔" ہمیں اس پر تعجب ہُوا کہ وہ آپؐ سے سوال بھی کرتا ہے اور پھر آپؐ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: "مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔" آنحضورؐ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر اور بھلی اور بُری تقدیر پر ایمان لائے۔" اُس شخص نے کہا: "آپؐ نے سچ فرمایا

Marfat.com

پھر کہا: "مجھے احسان کے بارے میں بتایئے"۔ آپؐ نے فرمایا: "(احسان یہ ہے) کہ تو اللہ کی عبادت اِس طرح کرے گویا کہ تُو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تُو اُسے نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے"۔ اُس نے پھر کہا: "مجھے قیامت کی خبر بتایئے"۔ آپؐ نے فرمایا: "مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا"۔ پھر اُس نے کہا: "مجھے اُس کی نشانیوں سے آگاہ کیجیے"۔ آپؐ نے فرمایا: "(نشانی یہ ہے کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تُو ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے کنگلوں اور چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ بڑی بڑی عمارتوں میں بیٹھ کر اِترائیں گے"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر وہ چلا گیا اور مَیں بہت دیر ٹھیرا رہا۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا: "اے عمرؓ! کیا تم جانتے ہو کہ سائل کون تھا؟" مَیں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسُول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "وہ جبرئیلؑ تھا۔ تمھارے پاس آیا تھا تاکہ تمھیں تمھارے دین کی تعلیم دے"۔

تشریح: (۱) اِس حدیث میں اِسلام، ایمان اور احسان کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے۔

قرآن و حدیث میں جہاں کہیں ایمان اور اسلام کا یک جا ذکر آیا ہے وہاں ایمان سے یقین اور قلبی تصدیق اور اسلام سے زبانی توحید و رسالت کا اقرار اور ظاہری مراسمِ عبادت کی پابندی مُراد ہے۔

احسان کا لفظ حُسن سے بنا ہے، جس کے معنیٰ خوبصورتی کے ہیں۔ عبادت میں حُسن اُسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب کہ ذہن میں یہ تصوّر پختہ ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رُوبرو حاضر ہیں اور اُسے دیکھ رہے ہیں۔ یہ تصوّر اگر ذہن میں نہ قائم ہو سکے تو اِس حقیقت سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ بہرحال دیکھ رہا ہے۔ اس کی نگاہوں سے بندوں

Marfat.com

کا کوئی عمل بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲) "لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی" اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عام طور پر لوگوں میں باہمی تعاون، ہمدردی اور صلہ رحمی کے بجائے خود غرضی اور قطع رحمی پھیل جائیگی۔ بڑوں کے احترام و اطاعت کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ بیٹی جس کو فطرۃً ماں سے زیادہ لگاؤ ہوتا ہے، اس کا سلوک بھی ماں کے ساتھ ایسا ہوگا جیسا مالکہ کا سلوک لونڈی کے ساتھ ہوا کرتا ہے، گویا ماں نے لڑکی نہیں بلکہ اپنی مالکہ کو جنا ہے۔

(۳) ننگے پیر، ننگے جسم والے کنگلوں اور چرواہوں کے بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے سے مُراد یہ ہے کہ علم و تہذیب سے ناآشنا اور شرافت و اخلاق سے کورے لوگوں کے ہاں دولت و ثروت کی ریل پیل ہوگی اور مقابلہ آرائی اور نمود و نمائش کا جذبہ بڑھ جائے گا۔

توحید

۲۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذَالِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

(صحیح مسلم مطبوعہ دہلی - ج ۱ - ص ۶۶)

"(بروایت ابوذرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور پھر اسی پر اس کی موت آئے وہ یقیناً جنّت ہی میں داخل ہوگا"۔

تشریح : اس حدیث میں قال لا الٰہ الا اللہ سے محض زبانی رسمی اقرار مُراد نہیں ہے، بلکہ ایسا اقرار جس کے ساتھ قلبی یقین و تصدیق بھی شامل ہو، جیسا کہ دوسری

Marfat.com

روایات میں ہے مُسْتَیْقِنًا بِھَا قَلْبُہٗ، صِدْقًا بِھَا قَلْبُہٗ، یعنی دل کے یقین اور سچائی کے ساتھ یہ اقرار و اعتراف ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جب اس طرح اقرار کیا جائے گا تو سیرت و کردار میں نمایاں تبدیلی رونما ہوگی۔ اور زندگی کے تمام گوشوں پر اس کے خوشگوار اثرات پڑیں گے۔

۳ — عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْئَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (صحیح مسلم۔ ج ۱ - ص ۴۸)

"سفیان بن عبداللہ الثقفیؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا دیجیے کہ آپؐ کے بعد مجھے کسی سے دریافت نہ کرنا پڑے۔ آپؐ نے فرمایا: "کہو میں اللہ پر ایمان لے آیا۔ پھر (اسی پر) ثابت قدم رہو۔"

۴ — عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۱۴)

"حضرت عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اُس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔"

رسالت پر ایمان

۵ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ وَفِیْ رِوَايَةٍ مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ۔ (دارمی۔ مسند احمد۔ مشکوٰۃ ص ۳۲)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر موسیٰؑ تمھارے سامنے آجائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔

اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو میری پیروی کرتے۔

ایک روایت میں ہے کہ اُن کے لیے میری اتباع کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہ ہوتا۔"

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع

۶ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوٰىهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ ص ۲۲)

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا یہاں تک کہ اُس کی خواہش اُس (شریعت

کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

۷ — عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(مشکوٰۃ - کتاب الایمان)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایمان دار نہ ہوگا یہاں تک کہ میں اُس کے نزدیک اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

۸ — عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذَالِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی - مشکوٰۃ - ص ۲۲)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے میرے پیارے بچے! اگر تم سے ہو سکے تو صبح و شام اس طرح گزارو کہ تمھارے دل میں کسی کی طرف سے کوئی میل نہ ہو۔ پھر فرمایا: اے میرے بچے! یہ (محبت کا رکھنا) میری سنّت ہے۔ جس نے میری سنّت سے محبت رکھی اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

Marfat.com

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں
غلو سے پرہیز اور عقیدت میں اعتدال

۹ ۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔

(رواہ مسلم۔ باب الاعتصام ص ۲۰

"رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مدینہ تشریف لائے تو اُس وقت مدینہ والے کھجور کے درختوں میں پیوند لگایا کرتے تھے، آپؐ نے فرمایا: "تم کیا کرتے ہو؟" لوگوں نے جواب دیا: "ہم یہ کرتے رہے ہیں" آپؐ نے فرمایا: "توقع ہے کہ اگر تم نہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہو" لوگوں نے پیوند کاری ترک کر دی۔ (نتیجہ یہ نکلا) کہ پیداوار کم گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کا ذکر لوگوں نے آپؐ سے کیا، تو آپؐ نے فرمایا "مَیں تو ایک انسان ہی ہوں، جب مَیں تمھیں کسی دینی معاملہ میں حکم دوں تو تم اس کو لے لو، اور جب تمھیں اپنی رائے سے کچھ بتلاؤں تو پھر مَیں بس ایک انسان ہی ہوں"

دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ" یعنی دُنیاوی معاملات سے تم زیادہ باخبر ہو"

تشریح : اس حدیث میں کئی اہم اُمور پر روشنی پڑتی ہے :

(۱) رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انسان ہی تھے کوئی مافوق البشر شخصیت نہ تھے۔ اس لیے ضروری نہ تھا کہ دُنیاوی فنون اور معاملات کے بارے میں آپؐ کا ہر ذاتی اندازہ صحیح نکلے، ہاں جو بات آپؐ وحی کی بنا پر ارشاد فرماتے اس کی صحت میں کسی طرح بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) اس حدیث میں بظاہر دین و دُنیا کی تفریق نظر آتی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔

یہاں "اُمورِ دُنیا" سے مُراد فنّی قسم کے معاملات ہیں۔ مثلاً کاشت کاری، باغبانی، نجّاری وغیرہ۔

ظاہر ہے کہ انبیاء کرام اِس قسم کے علوم و فنون کی تعلیم دینے کے لیے دُنیا میں تشریف نہیں لاتے۔ حدیث کے سیاق و سباق سے بھی اِسی مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

باقی رہے زندگی کے مختلف شعبے۔ مثلاً معیشت، معاشرت، سیاست اور اخلاق، تو انبیاء کرام جس طرح عبادات کی تفصیلات بتلاتے ہیں اسی طرح ان کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ زندگی کے دوسرے شعبوں کے بارے میں بھی الٰہی تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں۔

تقدیر پر ایمان

۱۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الضَّعِیْفِ ۔ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ
اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ
فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ مَا
شَآءَ فَعَلَ ، فَاِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "خدا کو قوی مومن، ضعیف مومن سے زیادہ پیارا ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تمھیں نفع دے اس کی حرص کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمّت نہ ہارو۔ اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے تو (یوں) مت کہو اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا، لیکن (یہ بات) کہو کہ "اللہ نے اندازہ کیا، جو چاہا اُس نے کر ڈالا۔ اس لیے کہ "لَو" یعنی "اگر" شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

تشریح : اس حدیث میں "مومن قوی" سے ایسا مردِ مومن مُراد ہے جو ہمّت و عزم کے اعتبار سے پختہ ہو۔ اور اس کے برعکس مومن ضعیف سے مراد یہاں ایسا مسلمان ہے جو ذرا سی ناکامی پر ہمّت ہار بیٹھتا ہے۔

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ ، اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ ، اِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَّمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ (مشکوٰۃ ص ۳۵۳)

Marfat.com

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) سوار تھا، آپؐ نے فرمایا: "اے بچے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں: (۱) اللہ (کے دین) کی حفاظت کر اللہ تیرا محافظ ہوگا۔ (۲) اللہ (کے دین) کی حفاظت کر تو اس (کی رحمت) کو اپنے سامنے پائے گا۔ (۳) جب مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ۔ (۴) جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ سے طلب کر۔ (۵) (یہ بات) جان لے کہ مخلوق اگر تجھے نفع پہنچانے پر اتفاق بھی کرے تو وہ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اُسی قدر جو خدا نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر سب لوگ نقصان پہنچانے پر تُل جائیں تو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اُسی حد تک جو خدا کے ہاں طے ہو چکا ہے۔

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ خِزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْھَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ

ابُوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جھاڑ پھونک کا ہمارے ہاں رواج ہے، دوا دارو اور علاج معالجہ بھی ہوتا ہے اور دشمن کا حملہ ہو تو ڈھال سے بچاؤ بھی کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سب چیزیں خدا کی مقرر کی ہوئی تقدیر کو پھیر سکتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "یہ بھی تقدیر کا ایک سلسلہ ہے۔"

Marfat.com

آخرت کی باز پُرس

۱۳ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ ۔ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ۔ (ترمذی ج ۲، ص ۶۴ ۔ ابواب صفۃ القیمۃ)

"حضرت ابن مسعودؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) انسان کے قدم (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے۔ (۱) عمر کن کاموں میں گنوائی؟ (۲) جوانی کی توانائیاں کہاں صرف ہوئیں؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ (۴) کہاں خرچ کیا؟ (۵) جو علم اُسے حاصل ہُوا اُس پر اُس نے کہاں تک عمل کیا؟"

دُنیا کی بے ثباتی

۱۴ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب زیارۃ القبور)

"حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "مَیں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا تو (اب) قبروں کی زیارت کرو، کیوں کہ

Marfat.com

زیارت قبور دُنیا سے بے رغبت اور آخرت کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔"

۱۵ — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ، وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ (البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ باب تمنی الموت)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا: "تم دنیا میں رہو، گویا تم مسافر ہو یا رہ گزر"۔

ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے، جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو، اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ صحت کے زمانے میں بیماری کے وقت کے لیے (نیکیوں کا توشہ) لے لو، اور زندگی میں موت کے لیے (عمل کا سرمایہ) فراہم کر لو۔"

۱۶ — عن عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّھُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ۔

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الرقاق)

"عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے

Marfat.com

پہلے غنیمت جانو: (۱) جوانی، بڑھاپے سے پہلے۔ (۲) صحت، بیماری سے پہلے۔ (۳) خوش حالی، ناداری سے پہلے۔ (۴) فراغت، مشغولیت سے پہلے۔ (۵) زندگی، موت سے پہلے۔"

۱۷ — عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ. قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَصَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَتَکَلَّمْ بِکَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْہُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِیَاسَ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

"ابُوایّوب انصاریؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوُا، اُس نے کہا مجھے نصیحت کیجیے اور مختصر لفظوں میں فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: "تو نماز میں کھڑا ہو تو اُس شخص کی سی نماز پڑھ جو رُخصت کیا جا رہا ہے، اور ایسی بات منہ سے نہ نکال جس کے بارے میں کل عذر پیش کرنا پڑے۔ اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اُس سے قطعی طور پر مایوس ہو جا۔"

۱۸ — عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔"

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

Marfat.com

"عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
"جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ معصیّت اور نافرمانی کے باوجود بندے کو اُس کی خواہش اور پسند کے مطابق دُنیا کی نعمتیں دے رہا ہے (تو سمجھ لو) کہ یہ (خدا کی طرف سے) ڈھیل ہے"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جب وہ ان باتوں کو بھُول گئے جن کی ان کو نصیحت کی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جب وہ دی ہوئی نعمتوں میں مست اور مگن ہو گئے تو ہم نے اُن کو اچانک پکڑ لیا۔ پھر اچانک وہ مایوس نظر آتے ہیں"۔

توضیح: کسی شخص یا قوم کو محض دُنیاوی خوش حالی یا اقتدار کی مسند پر دیکھ کر یہ خیال کر لینا صحیح نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے خوش ہے۔ بلکہ یہ تو سخت آزمائش کی تشکل ہے کہ اس کے بعد خدائی عذاب مجرموں کو اچانک آدبوچتا ہے۔

خدائی قانونِ امہال و استدراج (ڈھیل) کی مثال ایسی ہے جیسے شکاری مچھلی کے حلق میں کانٹا پھنسنے کے بعد فوراً اُسے نہیں نکالتا بلکہ ڈور ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب مچھلی گھوم پھر کر تھک جاتی ہے تو یکبارگی ایک سخت جھٹکے میں اُس کو خشکی پر باہر نکال لیتا ہے لیکن اِس دوران میں نادان مچھلی یہ سمجھتی ہے کہ وہ آزادی کی فضا میں سانس لے رہی ہے۔

رُوحِ اِسلام

(اخلاص)

۱۹ ــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِیٍٔ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِمْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الایمان، ص۳)

"(بروایت عمرؓ بن الخطاب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اعمال کا دارو مدار نیّت پر ہے۔ اور انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اُس نے نیّت کی ہے، تو پھر جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہے تو (واقعی) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دُنیا کی طرف ہے کہ اُسے حاصل کرے یا عورت کی طرف ہے کہ اُس سے شادی رچائے تو (واقعی) اس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (نیّت کی) ہے۔"

۲۰ ــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (صحیح مسلم۔ ج ۱۔ ص ۳۵)

"ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک آدمی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اس نے سوال کیا) انسان غنیمت کے لیے لڑتا ہے، انسان اس لیے لڑتا ہے تاکہ (اس کی شجاعت کی) نمائش ہو، تو (ان میں سے) کونسا اللہ کی راہ کا مجاہد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "جو لڑتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ (بس وہی اللہ کی راہ کا مجاہد ہے)۔"

۲۱ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الریاء والسمعۃ ص ۴۴۶)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمھاری شکل وصورت اور دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمھاری نیت اور عمل کو دیکھتا ہے۔"

۲۲ — عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۴۲)

"(بروایت ابوُامامہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے فرمایا:
"جس نے اللہ کے لیے (لوگوں سے) محبت کی، اللہ کے لیے نفرت و بیزاری
اختیار کی۔ اللہ کے لیے اُس نے دیا، اور اللہ کے لیے اس نے اپنا ہاتھ روکا،
تو بلا شبہ اُس نے اپنے ایمان کو درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔"

اعتدال وتوازن

٢٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا

(رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ ص ۱۰۲ ۔ باب القصد فی العمل)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال میں سے اتنی مقدار اختیار کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔"

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ثواب اور بخشش کا دروازہ نہیں بند کرتا جب تک کہ انسان خود ہی اپنی بے تدبیری سے اپنے آپ کو محروم نہ کر لے۔

٢٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ ۔ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ)

عبداللہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جاہلیّت والے بہت سی چیزیں کھا لیا کرتے تھے اور بہت سی چیزیں گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیا کرتے

تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو بھیجا، کتاب اُتاری، حلال کو حلال ٹھیرایا اور حرام کو حرام قرار دیا، پس جو اُس نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جو اُس نے حرام کیا وہ حرام ہے، اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار کی وہ معاف ہے۔"

یعنی جن چیزوں کے بارے میں نہ صراحتہً اجازت ہے اور نہ ممانعت، ان کے بارے میں پوچھ گچھ اور چھان بین کرنا مناسب نہیں، شرعًا اُن کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

۲۵۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآ اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِی الْغِنٰی مَآ اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَمَآ اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِی الْعِبَادَۃِ (مسند بزار، کنز العمال ج ۲ - ص ۷)

"حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوش حالی میں میانہ روی کیا ہی خوب ہے، ناداری میں اعتدال کی روش کیا ہی اچھی ہے، اور عبادت میں درمیانی انداز کیا ہی بہتر ہے۔"

۲۶۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ

(مشکوٰۃ - القصد فی العمل - ص-۲-

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین آسان ہے۔ کوئی شخص دین سے زور آزمائی نہیں کرتا مگر یہ کہ دین اس پر غالب آکر رہے۔ سیدھے رہو، میانہ روی اختیار کرو، اور ہشاش بشاش رہو، صبح شام اور

Marfat.com

رات کے کچھ حصّے میں سفر کے ذریعہ مدد چاہو۔"

تشریح : جس طرح مسافر مسلسل سفر نہیں کرتا بلکہ خوش گوار ٹھنڈے اوقات میں سفر طے کرتا ہے اور باقی اوقات میں خود بھی آرام کرتا ہے اور اپنی سواری کو بھی آرام دیتا ہے۔ یہی حال دین کی راہ کے مسافر کا بھی ہونا چاہیے۔ طاقت سے زیادہ اپنے اوپر مشقت ڈال لینا، نفلی عبادات کا خلافِ سنّت طریقے پر اہتمام کرنا، یہ سب ایسے اعمال ہیں کہ جس کی وجہ سے دین میں غلو کا دروازہ کھُل جاتا ہے۔

جو شخص غلو اور افراط میں مبتلا ہو کر دین سے دھینگا مشتی کرتا ہے وہ اپنے اِس طرزِ عمل سے دین کا تو کچھ نہیں بگاڑتا، ہاں خود اُسی کو آخر کار لیپا پوتی ہونا پڑتا ہے۔

٢٧۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب جامع الدعاء)

"(بروایت حذیفہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔" لوگوں نے پوچھا: مومن اپنے آپ کو ذلیل کیسے کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "ناقابلِ برداشت (طاقت سے زیادہ) آزمائش میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔"

٢٨ ۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللهِ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ

Marfat.com

وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ .

"حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان پاؤں گھسیٹتے ہوئے جا رہا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: "اسے کیا ہو گیا ہے؟" لوگوں نے جواب دیا: اس نے نذر مانی ہے کہ بیت اللہ کا سفر پیدل کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے"۔ اور اُسے حکم دیا کہ وہ سواری پر سوار ہو کر اپنا سفر پورا کرے۔"

توضیح: یہاں اس وہم کی اصلاح کی گئی ہے، کہ انسان جس قدر بھی اپنے آپ کو مشقّت و تکلیف میں مبتلا کرتا ہے اُتنا ہی اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔

٢٩۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ، وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاِ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذَالِكَ ،

(بخاری، مشکوٰۃ۔ باب صیام التطوع)

Marfat.com

" (بروایت عبداللہ بن عمرؓو بن العاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اے عبداللہ! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟" مَیں نے عرض کیا: جی ہاں، مَیں ایسا ہی کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا: "یہ طرزِ عمل اختیار نہ کرو۔ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو تہجّد بھی پڑھو اور آرام بھی کرو، اس لیے کہ تمھارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمھارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ جس نے ساری عمر روزوں میں گزار دی۔ اُس نے (حقیقتہً) روزہ نہیں رکھا۔

ہر ماہ کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور ہر ماہ میں (ایک بار پُورا) قرآن پڑھ لیا کرو۔"

مَیں نے عرض کیا: مَیں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: "حضرت داؤدؑ کی طرح روزے رکھ لیا کرو۔ یہ (نفلی) روزوں کی بہترین شکل ہے۔ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، اور ہفتہ بھر میں ایک بار قرآن ختم کیا کرو۔ اس سے آگے نہ بڑھو۔"

تشریح: تلاوتِ قرآن سے محض طوطے کی طرح پڑھ دینا مقصود نہیں ہے بلکہ ایسا پڑھنا جس کے ساتھ فہم و تدبّر اور غور و فکر بھی ہو۔ ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن سے کم میں تو بہرحال قرآن ختم نہیں ہونا چاہیے۔

٣٠ ـ عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَاَنَا

Marfat.com

ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ -

"سعدؓ بن وقاص سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میرے شدید درد کی وجہ سے عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مَیں نے کہا: میرا درد جس حد کو پہنچ چکا ہے وہ آپؐ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہو سکتی ہے کیا مَیں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے جواب دیا: "نہیں"۔ مَیں نے کہا، آدھا؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں"۔ مَیں نے عرض کیا: اچھا ایک تہائی؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں ایک تہائی، اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اس لیے کہ تمھارا اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقر و فاقہ کی حالت میں چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں"۔

Marfat.com

نیکی کا وسیع تصوّر

۳۱ — عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَآ اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا اَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا اَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا اَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ (الادب المفرد)

"مقدامؓ بن معدیکرب سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا: "جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہ تمھارے لیے صدقہ ہے، جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ تمھارے لیے صدقہ ہے، جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ تمھارے لیے صدقہ ہے، اور جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ تمھارے لیے صدقہ ہے"۔

تشریح: یعنی حلال ذرائع سے اگر کوئی شخص روزی کما کر خود کھاتا ہے اور اپنے بچّوں کو کھلاتا ہے تو اس پر بھی خدا کے ہاں وہ اجر و ثواب کا حق دار ہوگا۔

۳۲ — عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ

Marfat.com

عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ كَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب فضل الصدقہ)

"(بروایت ابوذرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تم میں سے کسی ایک کا اپنی صنفی خواہش پوری کرنا صدقہ ہے"۔ لوگوں نے دریافت کیا: ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے، کیا اس پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں۔ اگر وہ اپنی خواہش ناجائز طور پر پوری کرتا تو کیا وہ گناہ گار نہ ہوتا؟ اسی طرح جبکہ اس نے اپنی خواہش جائز طور پر پوری کی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا"۔

دُنیا کی زندگی کے متعلّق مومن کا نقطۂ نظر

۳۳ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ - (صحیح مسلم - کتاب الذکر)

"(بروایت ابُوسعید خدریؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "دنیا میٹھی والی اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ اِس میں تمھیں خلافت (جانشینی) کا منصب عطا کرنے والا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔"

تشریح : اللہ تعالیٰ نے جن نعمتوں سے بندے کو نوازا ہے اُن کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، بندہ کو صرف خلافت و نیابت کا منصب دیا گیا ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ جو چیزیں اس کے پاس ہیں، ان میں اصل مالک کی مرضی پوری کرے۔

۳۴ — عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔

(مسلم - مشکوٰۃ - کتاب الرقاق)

"(بروایت ابُوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "دُنیا مومن کے لیے جیل خانہ ہے اور کافر کے لیے جنّت۔"

توضیح : مومن کو شریعت کی چہار دیواری میں پابند رہ کر زندگی گزارنی ہوتی ہے، اس لیے دُنیا اس کے لیے ایسی ہی ہے جیسے قیدی کے لیے جیل خانہ۔

اس کے برعکس کافر اپنے آپ کو شرعی پابندیوں سے آزاد سمجھتا ہے، اس لیے وہ بے لگام گھوڑوں اور آزاد سانڈوں کی طرح جہاں چاہتا ہے منہ مارتا پھرتا ہے۔

دُنیا کی زندگی میں مومن کا رویّہ

۳۵ ــ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب استحباب المال)

"شدّاد رضؓ بن اوس سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس سے محاسبہ کیا، اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کیے، اور عاجز (بے ہمّت) وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا تابع کر دیا اور اللہ سے (فضل و کرم کی) امیدیں باندھ لیں۔"

۳۶ ــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اِخِيَتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اِخِيَتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب الضیافۃ)

"(بروایت ابوسعید خدری رضؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مومن اور

Marfat.com

ایمان کی مثال اُس گھوڑے کی سی ہے جو کھونٹے سے بندھا ہُوا ہے، گھُومتا پھرتا ہے پھر اپنے کھونٹے کی طرف لَوٹتا ہے۔ اسی طرح مومن سے بھی بھُول چُوک ہو جاتی ہے اور پھر وہ ایمان کی طرف لَوٹ آتا ہے۔ اپنا کھانا نیکوکار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنے احسان سے مومنوں کو نوازو۔"

۳۷ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِیَھُنَّ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ، قَلْبٌ شَاکِرٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَّ زَوْجَۃٌ لَا تَبْغِیْہِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِہٖ وَلَا مَالِہٖ (البیہقی مشکوٰۃ ۔ باب العشرۃ ۔ ص ۲۸۱)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "چار چیزیں ہیں جسے وہ میسّر آگئیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہو گئی: (۱) شکر گزار دل (۲) خدا کو یاد کرنے والی زبان۔ (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن۔ (۴) ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔"

۳۸ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُھُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ (رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ)

"(بروایت عبداللہ بن عمرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور اُن کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے، اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے بے تعلق رہتا ہے اور ان کی ایذا رسانیوں پر دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔"

Marfat.com

۳۹ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمَنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بِرِوَایَةٍ فَضَالَةَ) وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ (مشکوٰۃ۔کتاب الایمان۔ص ۷)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امن میں ہوں، اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے، اور مہاجر وہ ہے جو نافرمانی کی راہ ترک کر دے۔"

Marfat.com

تعلیمِ دین

Marfat.com

Marfat.com

علم و حکمت اور تعلیمِ دین کی فضیلت

۴۰ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا (بخاری، مسلم۔ مشکوۃ۔ کتاب العلم۔ ص ۲۴)

"(بروایت عبداللہ رضؓ ابن مسعود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "حسد صرف دو آدمیوں کے معاملہ میں جائز ہے۔ (۱) جسے اللہ نے مال دیا ہے پھر اُسے راہ حق میں لٹانے کی توفیق بخشی ہے، (۲) جسے اللہ نے (دین کی) حکمت سے نوازا ہے تو وہ اُس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور (لوگوں کو) سکھاتا پڑھاتا ہے۔"

تشریح: یہاں حسد، رشک کے ہم معنی ہے۔ یعنی یہ دو نیکیاں ایسی ہیں جن کے بارے میں رشک کیا جا سکتا ہے بلکہ رشک کرنا چاہیے۔

۴۱ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا۔ (رواہ الدارمی۔ مشکوۃ۔ کتاب العلم۔ ص ۳۸)

"حضرت ابنِ عباس رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رات کے کچھ حصّے میں علم کا پڑھنا پڑھانا شب بیداری سے بہتر ہے۔"

Marfat.com

۴۲ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَةُ الْحِکْمَةِ ضَالَّةُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ص ۳۶)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حکمت کی بات دانا مرد کی گم شدہ متاع ہے جہاں کہیں وہ اُسے پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔"

۴۳ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

(الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۲۶)

"حضرت ابنِ عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک سمجھ والا عالم، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔"

تشریح: ایک عابد و زاہد شخص اپنی ذات کی حد تک انفرادی طور پر دین کے تھوڑے بہت مسائل پر عمل کر سکتا ہے، لیکن وہ اس نیکی سے ماحول کو متاثر نہیں کر سکتا اور نہ شیطانی فتنوں کی روک تھام اس کے بس کی بات ہے، اس لیے دین کی صحیح سمجھ رکھنے والا عالم ہی شیطان کے لیے وجہِ اضطراب بن سکتا ہے۔

۴۴ ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا کَمَا سَمِعَهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَهَا مِنْ سَامِعٍ ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵)

"(بروایت ابنِ مسعودؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اُس بندے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سُنی، اُس کی حفاظت کی، یاد رکھا اور جس طرح اُس نے سُنا تھا اسی طرح جوں کا توں اُس نے دوسروں تک پہنچا دیا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے جسے (بالواسطہ) بات پہنچتی ہے وہ (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ اس بات کو یاد رکھ لیتا ہے۔"

Marfat.com

حکمتِ تبلیغ و اصلاح

۴۵ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، عَلِّمُوْا وَیَسِّرُوْا عَلِّمُوْا وَیَسِّرُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا غَضِبْتَ فَاسْکُتْ مَرَّتَیْنِ ۔ (الادب المفرد۔ باب یسکت اذا غضب ص ۔ ۱۹۱)

"ابنِ عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دین) سکھلاؤ اور آسانی پیدا کرو (تین بار)۔ اور جب غصّہ کا غلبہ ہو تو خاموشی اختیار کرو (دو مرتبہ فرمایا)۔"

۴۶ ۔ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذَالِکَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ عَلَیْنَا ۔

(بخاری، مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۵ مطبع انصا

"شقیق رضؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ رضؓ بن مسعود لوگوں کو ہر جمعرات کے د وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے اُن سے کہا: اے ابو عبدالرحم

Marfat.com

میری دلی خواہش ہے کہ آپ روزانہ نصیحت فرمایا کریں۔ اُنھوں نے کہا کہ اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں تم وعظ و نصیحت سے اُکتا نہ جاؤ، میں تمھیں روزانہ وقت نہیں دے سکتا۔ میں وعظ و نصیحت کے معاملہ میں تمھاری اس طرح نگرانی کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اُکتا جانے کے خوف سے ہمارا خیال رکھتے تھے۔

۴۷ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ لَوْ غَيَّرَ اَوْ نَزَعَ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ

(الادب المفرد - من لم یواجه الناس بکلامہ - ص ۶۴)

"حضرت انس رضؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا: بہت کم ایسا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ایسی بات پر جو آپؐ کو ناپسند ہوتی منہ در منہ ٹوکتے۔ ایک دن ایک شخص آپؐ کی خدمت میں آیا، اُس (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا۔ جب وہ (مجلس سے) اُٹھ کھڑا ہوا تو آپؐ نے فرمایا: "اگر یہ اس زردی کو بدل ڈالتا یا صاف کر دیتا (تو بہتر ہوتا)"۔

تشریح : معاشرہ کے با اثر اور ذمہ دار افراد اگر ہات ہات پر لوگوں کو منہ در منہ ٹوکنے لگیں تو اس سے خوش گوار اثر پڑنے کے بجائے ہو سکتا ہے کہ ضد اور سرکشی کی بیماری پیدا ہو جائے۔ اس لیے اصلاح کے بارے میں حکیمانہ طریق کار اختیار کرنا چاہیے۔

۴۸ - عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي

Marfat.com

الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصَّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعَ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلَّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ۔

"عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ لوگوں سے وعظ ہر جمعہ کو (ہفتہ بھر میں) ایک مرتبہ بیان کیا کرو۔ اگر (زیادہ پر) اصرار ہے تو دو بار، اور زیادہ چاہتے ہو تو تین بار۔ لوگوں کو اس قرآن سے بیزار نہ کر دو۔ ایسی صورتِ حال پیدا نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ جبکہ وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں، اور تم اپنا وعظ شروع کر دو، (اس طرح) تم ان کا سلسلۂ گفتگو کاٹ دو اور ان کے دلوں کو نفرت و ملال سے بھر دو، بلکہ تم خاموش رہو اور اگر وہ تم سے رغبت و شوق کے ساتھ مطالبہ کریں تو ان سے حدیث بیان کرو، دعا میں قافیہ بندی سے بچو، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو دیکھا ہے کہ وہ (ایسا) نہیں کرتے تھے۔

۴۹ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْهُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ

Marfat.com

اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَآئِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ کتاب الزکوٰۃ)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا، آپؐ نے فرمایا: "تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، ان کو (پہلے) لا الٰہ الا اللہ اور محمدؐ رسول اللہ کی شہادت کی طرف بُلانا، اگر وہ اسے مان لیں تو پھر ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے مان لیں تو پھر اُن کو بتلانا کہ اللہ نے اُن پر صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے خوش حالوں سے لیا جائے اور ان کے ناداروں پر لوٹا دیا جائے۔ اگر وہ اسے مان لیں تو ان کے بیش قیمت اموال لینے سے پرہیز کرو۔ مظلوم کی فریاد سے بچو کیونکہ اُس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔"

۵۰۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ (رواہ رزین۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ص ۲۸)

"حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
"دین میں سمجھ پانے والا ایسا شخص کیا ہی خوب ہے کہ اگر اس کی ضرورت محسوس کی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی برتی جائے تو خود بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔"

Marfat.com

۵۱ ــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۵)

"حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو اُسے تین بار دُہراتے تاکہ سمجھی جا سکے۔ اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو تین بار سلام کرتے۔"[1]

---

[1] تین بار سلام کرنے کی صورت یہ ہوتی تھی کہ پہلی بار سلام اُس وقت کرتے جب داخل ہونے کے لیے اجازت طلب فرماتے۔ دوسری بار اُس وقت کہ جب داخل ہوتے۔ اور تیسری بار اس وقت جب کہ رخصت ہوتے۔ (ناشر)

Marfat.com

اولاد اور اہل وعیال کی دینی تعلیم وتربیت

۵۲ — عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الشفقۃ ۔ ص ۴۱۵)

"ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔"

یعنی اولاد کے لیے باپ کی طرف سے بہترین عطیہ اور گراں قدر تحفہ اچھا ادب اور صحیح تربیت ہے۔

۵۳ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْ لَهٗ

(رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب العلم ۔ ص ۲۴)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں، مگر تین قسم کے عمل باقی

رَہ جاتے ہیں: (۱) صدقہ جاریہ، یعنی صدقہ وخیرات کی ایسی عام شکل جس سے لوگ طویل عرصہ تک فائدہ اُٹھاتے رہیں۔ (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے۔ (۳) ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔"

۵۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ ص ۵۰)

"(بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں، اور نماز (کے چھوڑنے) پر ان کو مارو جب کہ اُن کی عمر دس سال کی ہوجائے۔ اور اُن کو الگ الگ بستروں پر سُلاؤ۔"

یعنی بچوں کو بچپن ہی سے دین کی تعلیم سے مانوس کرنا چاہیے۔

اگر سمجھانے، بجھانے اور زبانی تنبیہ کے باوجود نماز پڑھنے پر آمادہ نہ ہوں تو پھر ان پر مناسب انداز میں سختی بھی کی جاسکتی ہے۔ بچے جب دس سال کے ہوجائیں تو پھر ان کے بچھونے علیحدہ علیحدہ کردیے جائیں، اُن کو ایک ساتھ سُلانا دُرست نہیں ہے۔

دین کے معاملہ میں غیر ذمّہ دارانہ کلام کی ممانعت

۵۵ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَّنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی بمشکوٰۃ ۔ کتاب العلم ۔ ص ۳۷)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس نے قرآن میں اپنی رائے سے بات کی وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے، اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ جس نے قرآن میں علم کے بغیر گفتگو کی وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے"۔

۵۶ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْھِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتَابِ ۔

(رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الاعتصام ۔ ص ۲۰)

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس گیا، آپؐ نے دو آدمیوں کی آوازیں سُنیں جو کسی آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے۔ آپؐ باہر تشریف لائے،

بحالیکہ آپؐ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے، آپؐ نے فرمایا: "تم سے پہلی قومیں الکتاب میں اختلاف ہی کی بنا پر ہلاک ہوئی ہیں"۔

یعنی قرآن کے فہم و مطالعہ کے سلسلہ میں مذاکرہ اور تبادلۂ خیال کی شکل تو گوارا کی جا سکتی ہے، لیکن مجادلہ و مناظرہ کا رنگ اسلام کے مزاج کے یکسر خلاف ہے۔

۵۷ — عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ (رواہ ابوداؤد)

"(بروایت عوف بن مالک اشجعیؓ) آپؐ نے فرمایا: "نہیں خطاب کرتا ہے مگر امیر یا مامور یا مغرور"۔

وعظ و تقریر اور خطاب عام کرنے کا حق امیر کو ہے یا وہ جس کو امیر نے مقرر کیا ہو، یا یہ متکبر کا کام ہے۔ یعنی دینی معاملات اور ذمہ دارانہ اُمور میں عوام کو خطاب کرنے کا حق امیر کو ہے یا جس کو امیر اپنی طرف سے مقرر کر دے، ان دو صورتوں کے علاوہ اگر کوئی شخص اس منصب کو اختیار کرتا ہے تو وہ غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل کا ارتکاب کرتا ہے، جس سے معاشرہ میں فساد و انتشار رونما ہوتا ہے۔

۵۸ — عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا بْنَ اُبْنَ عُمَرَ اِذْ سَئَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضَةِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ انْظُرُوْٓا اِلٰى هٰذَا يَسْئَلُنِيْ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضَةِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمَا رَيْحَانَايَ فِي الدُّنْيَا (الادب المفرد - ص ۱۶)

"ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں

حاضر تھا کہ ایک آدمی نے ان سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا - ابن عمرؓ نے کہا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ اس نے کہا: مَیں عراقی ہوں - ابن عمرؓ نے فرمایا: دیکھو اِسے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے حالانکہ اہلِ عراق نے آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر کو قتل کر ڈالا تھا - مَیں نے سُنا آپؐ فرمایا کرتے تھے: کہ: "یہ دونوں (حسنؓ، حسینؓ) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں -"

یہاں ابن النبیؐ سے مُراد امام حسینؓ ہیں - یعنی یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ مچھروں کو چھانتے ہیں اور اونٹ سموچا نگل جاتے ہیں -

ایسی مذہبیت اور دین داری کس کام کی - جزئی اور فروعی مسائل کے بارے میں پہاڑ سر پر اُٹھا لینا اور اسلام کی بنیادوں تک کو ہلتا دیکھ کر کان پر جوں بھی نہ رینگے -

۵۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ افْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ -

(رواہ ابوداؤد - کتاب العلم - ص ۲۷)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے - اور جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے کام کا مشورہ دیا جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ بھلائی اور بہتری اس کے سوا دوسرے کام میں ہے تو بلاشبہ اس نے خیانت کی -"

Marfat.com

علماءِ سُوء

۶۰ ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَه (مشکوٰۃ کتاب العلم)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کوئی ایسا علم سیکھا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے۔ لیکن وہ اسے صرف اسی لیے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعہ دُنیا کا سامان حاصل کرے تو وہ جنّت کی خُوشبو (تک بھی) نہ پا سکے گا۔"

۶۱ ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ص ۳۶)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس سے کسی ایسی بات کے بارے میں سوال کیا گیا جو اس کے علم میں ہے، پھر اُس نے اُسے چھپایا تو قیامت کے دن وہ آگ کی لگام پہنایا جائے گا۔"

Marfat.com

۶۲ ۔ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَآ اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ ۔

(رواہ الدارمی ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۲۹)

"سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے کعبؓ سے دریافت کیا: "علم والے کون ہیں"؟ کعبؓ نے فرمایا: "جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں" حضرت عمرؓ نے دریافت کیا: "علماء کے دل سے علم کی برکت و نور کو کس چیز نے ختم کر دیا؟" فرمایا: "دنیا کی طمع نے"۔

۶۳ ۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ ۔ (ترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب العلم ۔ ص ۳۶)

"(بروایت کعبؓ بن مالک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو علم طلب کرتا ہے تاکہ دوسرے علماء کا ہمسر ہو جائے یا بے وقوفوں سے بحث و مناظرہ کرتا پھرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کا رُخ اپنی طرف پھیر دے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا"۔

۶۴ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَآءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَ

Marfat.com

نَغْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذَالِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ
اِلَّا الشَّوْكُ كَذَالِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۹)

"(بروایت ابن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں تفقہ (سمجھ) حاصل کریں گے، اور قرآن پڑھتے پڑھاتے رہیں گے (اور ساتھ ہی یہ بھی کہیں گے) ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ اُن کی دُنیا میں سے کچھ ہم کو بھی مِل جائے اور ہم اپنا دین ان سے الگ رکھیں گے۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ جیسا کہ خاردار درخت سے کانٹوں کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے اسی طرح ان اربابِ اقتدار کے قرب سے۔ (محمد بن الصباح راوی حدیث نے کہا گویا آپؐ کی مُراد یہ تھی) گناہوں کی پوٹ کے سوا اور کیا مِل سکتا ہے۔"

۶۵ ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ
وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ
بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَتَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ
سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ
هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ
الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ

(ابن ماجہ مصری۔ مع حاشیۃ السندی ج ۱ ص ۳)

"حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر علم والے علم کی حفاظت کرتے، اور جو اس کے اہل ہیں ان پر ہی (اس نعمت کو) صرف کرتے

Marfat.com

وہ اپنے ابنائے زمانہ کے سردار و پیشوا بن جاتے۔ لیکن اُنھوں نے اُسے دُنیا والوں کے لیے لتاڑ الا تاکہ اُن کی دنیا میں اُن کو بھی کچھ حصّہ مل جائے۔ (اس کا نتیجہ یہ نکلا) ایسے اہلِ علم دُنیا والوں کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے۔ مَیں نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے: "جس نے تمام قسم کے فکر و غم (بھلا کر) آخرت کا غم اپنے سامنے رکھ لیا تو اللہ تعالیٰ دُنیا کے فکر و غم سے خود اسے کافی ہو جائے گا۔ اور جس کو افکار و ہموم (دُنیا کے حالات) نے پراگندہ کر دیا تو خدا کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دُنیا کی کونسی وادی میں پڑ کر ہلاک ہوتا ہے۔"

۶۶ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَکَذَا ابْنُ مَاجَه وَزَادَ فِیْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمَحَارِبِیُّ یَعْنِی الْجَوَرَةَ۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۰)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ جُبّ الحُزن سے پناہ مانگو۔" لوگوں نے پوچھا: یا رسُول اللہ! جُبّ الحُزن کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے خود جہنّم روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔" پوچھا گیا: اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: "ایسے علماء جو اپنے اعمال کی نمائش کرتے پھرتے ہیں۔" یہ ترمذی کی روایت ہے۔ ابنِ ماجہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ "اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ترین علماء وہ ہیں جو حکّامِ وقت کی بارگاہوں

کا طواف کرتے رہتے ہیں۔" محاربی کہتے ہیں کہ یہاں اُمراء و حکّام سے مُراد ظالم ارباب حکومت ہیں۔"

Marfat.com

اقامتِ دین

Marfat.com

Marfat.com

تجدید واحیاءِ دین کی سعی

۶۷ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ (رواہ مسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ هُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ (مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام۔ ص ۲۱-۲۲)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین کی ابتدا اجنبی ماحول میں ہوئی اور وہی ابتدائی دور پھر لوٹ آئے گا۔ تو بشارت اور مبارکبادی ہے اجنبیوں (پردیسیوں) کے لیے۔"

"اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے:" اور یہ وہ لوگ ہیں جو اُس بگاڑ کو درست کریں گے جو میرے بعد میری سُنّت میں رُونما ہوگا۔"

۶۸ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ باب الاعتصام)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے میری

Marfat.com

اُمّت کے فساد کے وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھاما اس کے لیے سَو شہیدوں کا ثواب ہے۔"

توضیح : لیکن سنّت پر عمل کرنے کی صحیح شکل یہ ہے کہ الاھم فالاھم، اور الاقدم فالاقدم کا ضابطہ ملحوظ رہے، یہ نہ ہو کہ دین کی بنیادی سُنّتیں پامال ہو رہی ہوں اور ہم شاخوں میں اُلجھ کر رہ جائیں۔ اِس سے بڑھ کر غیر حکیمانہ طرزِ عمل اور کیا ہو سکتا ہے۔

۶۹ ۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ

(ترمذی۔ مشکوٰۃ ۔ باب تغیر الناس ص ۴۵۱)

"(بروایت انسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: "لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کے مانند ہوگا۔"

تشریح : یہاں دین سے اس کا وسیع مفہوم مُراد ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہو۔ یہی وہ دین ہے جس کے عروج سے کافرانہ اور فاسقانہ طاقتیں لرزہ براندام ہوتی ہیں۔ لیکن دین کا اگر وہی تصوّر لیا جائے جو نماز روزہ اور ختنہ و جنازہ کے احکام تک محدود ہے تو پھر کسی باطل طاقت کو اس سے خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔

۷۰ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَۃُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فِیْ بِلَادِ اللّٰہِ ۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الحدود ۔)

Marfat.com

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا قائم کرنا خدا کی آبادیوں میں چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔"

۷۱ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ جِہَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

(ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ)

"(بروایت ابوسعیدؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظالم و جابر اقتدار کے مقابلہ میں کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے۔"

۷۲ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الامر بالمعروف۔ ص ۴۲۸)

"حضرت ابوسعید الخدریؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "جو تم میں سے منکر دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل ڈالے، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر اس کی (بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

تشریح: ہاتھ سے یعنی طاقت سے منکر کو اسی وقت مٹایا جا سکتا ہے جب کہ خدا ترس قیادت برسرِ اقتدار ہو، ورنہ اگر ہر شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو معاشرہ میں فساد و انتشار برپا ہوگا اور ملک کا نظم و نسق درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔

Marfat.com

۷۳ — عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ نِ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا. فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ قَدْ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ۔ (البخاری۔ مشکوٰۃ ۔ باب الامر بالمعروف ص۴۳۶)

"(بروایت نعمانؓ بن بشیر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدود کے بارے میں مداہنت برتنے والے اور ان کو پامال کرنے والے کی مثال اس گروہ کی سی ہے جس نے ایک کشتی میں سوار ہونے کے لیے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگ اس کے بالائی حصّہ میں چلے گئے اور کچھ اس کے نچلے حصّہ میں ٹھیر گئے۔ جو لوگ نچلے حصّہ میں تھے وہ پانی لے کر اُن لوگوں پر سے گزرتے جو بالائی حصّہ میں تھے تو اس سے اوپر والے تکلیف اُٹھاتے۔ نیچے والوں میں سے ایک نے کلہاڑی لی اور کشتی کے پیندے میں سُوراخ کرنا شروع کر دیا۔ اوپر والے اس کے پاس آئے اور پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا تم میری وجہ سے تکلیف اُٹھاتے ہو اور پانی میرے لیے ضروری ہے۔ اب اگر اوپر والے اس کا ہاتھ پکڑ لیں تو خود بھی ہلاکت سے بچ جائیں اور اسے بھی بچا لے جائیں، اور اگر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیں تو خود بھی ہلاک ہوں اور دوسروں کی ہلاکت کا بھی سبب بنیں۔"

Marfat.com

دینی غیرت

۷۴۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِذَا كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (الادب المفرد۔ حسن الخلق۔ ص ۴۲)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو کاموں کے درمیان اختیار نہیں دیا گیا مگر یہ کہ آپؐ دونوں میں سے آسان تر کام کو پسند فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے دُور رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حُرمت (حدود) توڑی جائیں تو اُس وقت آپؐ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی غرض سے انتقام لینے کے لیے آمادہ ہو جاتے۔"

۷۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى

Marfat.com

أَحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ بِهٰذَا
أُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب القدر۔ ص ۱۴)

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے بحالیکہ ہم تقدیر کے بارے میں آپس میں بحث و مناظرہ میں مشغول تھے، آپؐ غضب ناک ہوئے، یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ سُرخ ہوگیا، گویا آپؐ کے رُخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تم اسی کا حکم دیے گئے ہو؟ کیا میری بعثت کا یہی مقصد ہے؟ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ انھوں نے اس معاملہ میں جھگڑنا شروع کر دیا تھا۔ مَیں تمھیں تاکید کرتا ہوں، مَیں تمھیں تاکید کرتا ہوں، تم اِس (تقدیر) کے بارے میں بحث و مناظرہ سے باز آؤ۔"

۶۷ ــ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الجماعۃ۔ ص ۸۹)

"(بروایت مجاہد عن عبداللہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔" عبداللہ بن عمرؓ کے ایک بیٹے

نے اُن سے کہا، ہم تو اُن کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہؓ نے کہا: مَیں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُناتا ہوں اور تو اس قسم کی باتیں بناتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بیٹے سے مرتے دم تک نہ بولے۔"

۷۷ ــ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ فِیْھِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوْقٍ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَرَضْتَ عَنِّیْ قَالَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ جَمْرَۃٌ۔ (باب ترک السلام علی متخلق وا صحاب المعاصی ص ۴۹)

"حضرت علیؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہُوا جس میں ایک آدمی تھا جس نے زرد رنگ کی خُوشبو مَلی ہوئی تھی۔ آپؐ نے لوگوں کو دیکھا، انھیں سلام کیا اور اُس آدمی سے اعراض فرمایا۔ اُس آدمی نے کہا، آپؐ نے مجھ سے اعراض کیا؟ آپؐ نے فرمایا: "اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان انگارہ ہے۔"

تشریح: (۱) خلوق، سے مُراد یہاں ایسا عطر ہے جس میں زعفران کی آمیزش ہو اور جس سے کپڑے پر زرد رنگ پھیل جائے۔ یہ رنگ آپؐ کو ناپسند تھا۔

(۲) اہلِ معصیت سے ترک سلام کی روش اختیار کرنا اُس وقت موزوں ہو سکتا ہے جبکہ دعوت و تبلیغ کا پُورا حق ادا کیا جا چکا ہو اور اس دعوت کی بنیاد پر ایک پاکیزہ معاشرہ وجود میں آگیا ہو۔

۷۸ ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تَعُوْدُوْا شُرَّابَ الْخَمْرِ اِذَا مَرِضُوْا۔ (الادب المفرد۔ باب عیادۃ الفاسق ص ۷۰)

Marfat.com

" عبداللہ بن عمرؓو بن العاص سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: شرابی بیمار ہوں تو ان کی مزاج پُرسی کے لیے نہ جاؤ۔"

۹ ۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ اَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا عِنْدَهُمْ نَرْدٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ لَئِنْ لَّمْ تُخْرِجُوْهَا لَاُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ دَارِيْ وَ نَكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ۔

(الادب المفرد۔ باب لادب واخراج اہل الباطل۔ ص ۱۸۶)

" (بروایت حضرت عائشہؓ) حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو آپ کے مکان میں رہائش رکھتے ہیں، ان کے پاس نرد (شطرنج) ہے۔ آپ نے انھیں کہلا بھیجا کہ اگر تم نے یہ جوئے بازی کا سامان باہر نہ نکال پھینکا تو مَیں تمھیں اپنے مکان میں نہیں رہنے دوں گی۔ اور اس بارے میں حضرت عائشہؓ نے ان کو کافی ڈانٹ ڈپٹ کی:

۸۰ ۔ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اسْتَقْبَلَهُ اَتَاهُ الدَّهْقَانُ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِاَشْرَافِ مَنْ مَّعَكَ، فَاِنَّهٗ اَقْوٰى لِيْ فِيْ عَمَلِيْ وَاَشْرَفُ لِيْ، قَالَ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّدْخُلَ كَنَائِسَكُمْ هٰذِهٖ مَعَ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا (الادب المفرد۔ باب دعوۃ الذمی ص ۱۸۳)

" (بروایت اسلم مولیٰ عمرؓ) کہتے ہیں کہ جب ہم عمرؓ کے ساتھ شام پہونچے تو آپ کی خدمت میں گاؤں کا ایک نمبردار آیا، اس نے عرض کیا، امیرالمومنین! مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے معزز ساتھیوں کے ہمراہ میرے ہاں تشریف لائیں، مَیں

آپ کے لیے کھانا تیار کیا ہے۔ اِس سے مجھے میرے کام میں تقویت حاصل ہوگی اور میری عزّت افزائی بھی ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا: "ہم تمھارے ان گرجاؤں میں داخل نہیں ہو سکتے جن میں تصویریں (یا بُت نصب) ہیں۔"

توضیح: اس روایت کی بنا پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مکّی زندگی میں کعبہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھنے کی خواہش کی تھی، حالانکہ اس وقت وہاں سینکڑوں بُت نصب تھے تو کیا حضرت عمرؓ آپؐ سے بھی زیادہ دینی غیرت رکھتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مکّی زندگی میں با اختیار اور صاحبِ حکومت نہ تھے، بلکہ انتہائی بے بسی اور مظلومی کی زندگی گزار رہے تھے، اِن حالات میں اس قسم کی صورتِ حال کو برداشت کر لینے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے لیکن حضرت عمرؓ جس وقت شام پہونچے ہیں اس وقت وہ صاحبِ امر با اختیار حکمران تھے، ایسی صورت میں ان کا اس قسم کے بڑے منکر کے بارے میں رواداری برتنا اسلامی مزاج کے یکسر خلاف ہوتا۔

۸۱ ـ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اُمَرَاءُ ظَلَمَةٌ، وَّوُزَرَاءُ فَسَقَةٌ وَقُضَاةٌ خَوَنَةٌ وَّفُقَهَاءُ کَذَبَةٌ فَمَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ ذٰلِکَ الزَّمَنَ فَلَا یَکُوْنَنَّ لَهُمْ جَابِیًا وَلَا عَرِیْفًا وَّلَا شُرَطِیًّا (معجم الصغیر للطبرانی ص)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "آخری زمانہ میں ظالم اُمراء، فاسق وزراء، بد دیانت قاضی اور جھوٹے فقہاء ہوں گے۔ تم میں سے جو یہ زمانہ پائے وہ نہ ان کے ٹیکس جمع کرنے کے لیے تحصیل دار بنے، نہ ان کی طرف سے

کوئی چودھراہٹ یا سرداری قبول کرے اور نہ ان کی انتظامیہ میں کسی بڑے عہدے کی ذمہ داری کے لیے آمادہ ہو۔"

توضیح : یہ اس لیے فرمایا گیا کہ اس طرح غیر صالح افراد کے ماتحت کسی ذمہ دارانہ کا منصب قبول کرنے سے ایک مومن کی خودداری اور وقار و تمکنت کو ٹھیس لگتی ہے۔ اور ان کے دباؤ میں آکر یا ان کی خوشامد کی بنا پر بہت سے ناجائز کام کرنے پڑ جاتے ہیں۔

۸۲ ـ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ ۔ رواہ البیہقی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الاعتصام ۔ ص ۲۳)

"ابراہیمؓ بن میسرہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے بدعت والے کی توقیر کی اس نے اسلام (کی عمارت) گرانے پر مدد دی۔"

Marfat.com

جہاد فی سبیل اللہ

٨٣ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ ۔ رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الجہاد)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے غزوہ (جہاد) نہ کیا اور نہ اس کا خیال دل میں کھٹکا، تو اس کی موت نفاق کی ایک شاخ پر ہوگی۔"

٨٤ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ، عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

"(بروایت ابن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو آنکھیں ایسی ہیں جو جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گی: (۱) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے اشکبار ہو۔ (۲) وہ آنکھ جو رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دے۔"

Marfat.com

عبادات

Marfat.com

Marfat.com

نماز کی اہمیّت

۸۵ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا طُھُوْرَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۳)

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس کی طہارت نہیں اُس کی نماز کالعدم ہے، اور جس کی نماز نہیں اُس کا دین بھی نہیں۔ دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو جسم کے اندر سر کا ہے"۔

۸۶ ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا ۔

(صحیح بخاری مع فتح الباری مصری ۔ ج ۲ ص ۸ کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے

Marfat.com

فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ وقت نہائے کیا اُس پر کچھ مَیل باقی رہے گا؟" صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "یہی مثال ہے پنج وقتہ نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے خطائیں معاف کرتا ہے۔"

۸۷ ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوْا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَیْنِ۔ (رواہ مسلم)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا مَیں تمہیں ایسی باتیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے اور درجے بُلند فرماتا ہے۔؟" کرامؓ نے جواب دیا: یارسول اللہؐ! ضرور بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا:۔ "(۱) موسم اور حالات کے ناخوشگوار ہونے کے باوجود وضو پُورا پُورا کرنا۔ (۲) مسجد کی طرف زیادہ قدم اُٹھانا (یعنی لمبی مسافت طے کر کے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا)۔ (۳) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ یہی رِباط ہے (یعنی اس کا ثواب جہاد کے لیے سرحدوں پر پہرہ دینے کے ہم پلّہ ہے)۔ مالک ابن انسؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فذالکم الرباط (یہی رباط ہے) کو دو بار فرمایا۔"

Marfat.com

۸۸ ــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رواۃ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب المساجد۔ ص ۲۱)

"حضرت ابُوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب تم کسی شخص کو مسجد میں پابندی سے حاضر ہوتے دیکھو تو تم اس کے ایمان کی شہادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لایا ہو۔"

۸۹ ــ عَنْ بُرَیْدَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّآئِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّآمِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۶۹)

"حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ تاریکیوں میں مسجد جانے والے ہیں انھیں قیامت میں نورِ تام کی خوشخبری سُنادو۔"

Marfat.com

زکوٰۃ

۹۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثَدْیَیْهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِنْبَسَطَتْ عَنْهُ، وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ بِمَکَانِهَا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ ج ۱۔ ص ۳۲۹)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جنھوں نے لوہے کی زرہیں پہنی ہوئی ہیں، ان دونوں کے ہاتھ سینے اور حلق تک جکڑے ہوئے ہیں۔ فیاض انسان جب صدقہ دیتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا خیال کرتا ہے تو وہ زرہ اور تنگ ہو جاتی ہے اور زرہ کا ہر حلقہ (چھلا) اپنی جگہ پر ڈٹ جاتا ہے"

۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَکَتْهُ

(مشکوٰۃ۔ کتاب الزکوٰۃ)

Marfat.com

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرما رہے تھے: جس دولت میں مالِ زکوٰۃ کی ملاوٹ ہو وہ تباہ و برباد ہوتی ہے۔"

تشریح: زکوٰۃ کی ملاوٹ کے دو مطلب شارحین حدیث نے بیان کیے ہیں:

(۱) جس مال میں زکوٰۃ واجب ہو، اس میں سے اگر زکوٰۃ نہ نکالی جائے تو پورا مال نحوست اور بے برکتی کا شکار ہو جاتا ہے، اور اخلاقی، شرعی طور پر وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اس کو ایک مسلمان اپنے استعمال میں لا سکے، گویا وہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔

(۲) ایک شخص خوش حال اور غیر مستحق ہونے کے باوجود لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرتا ہے، اس طرح وہ زکوٰۃ و خیرات کا مال اپنی حلال کمائی میں ملا کر پورے سرمایہ کو ناپاک بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

روزہ

۹۲ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ لَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ۔ (صحیح بخاری مشکوٰۃ۔ باب تنزیہ الصوم ۶۸

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ کو اس کی کچھ حاجت نہیں
ہے کہ وہ روزہ رکھ کر کھانا پینا چھوڑ دے۔"

حج

۹۳ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ، رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔ (صحیح مسلم ۔ ج ۱ ۔ ص ۴۳۶)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اِس (بیت اللہ) کی زیارت کی اور فحش، فسق وفجور میں مبتلا نہیں ہوا تو وہ (پاک صاف) اس طرح لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔"

نفلی عبادات کی اہمیّت

۹۴ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ .. وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْئٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ (رواہ ابوداؤد در مشکوٰۃ ۔ باب التطوع ص ۱۰۹)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نمازوں کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ صحیح نکلیں تو وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور اگر فاسد ثابت ہوئیں تو آدمی ناکام و نامراد ہو گیا ۔ اگر اس کے فرائض میں کسی شے کی کمی ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں؟ (اگر ہیں) تو اُن سے فرائض کی کمی پُوری کر دی جائے گی ۔ پھر اُس کے سارے اعمال کا جائزہ اسی طرح لیا جائے گا۔" ایک روایت میں ہے: "پھر زکوٰۃ کا حساب بھی ایسے ہی ہو گا اور اسی کے موافق دوسرے اعمال کو لیا جائیگا۔"

Marfat.com

۹۵ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَأَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْہِہَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَہَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْہِہِ الْمَآءَ۔

رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب التحریص علیٰ قیام اللیل۔ ص ۱۰۱)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھا اور اُس نے اپنی بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ اگر بیوی نہ اُٹھی تو خاوند نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔ اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھی اور جس نے نماز پڑھی اور جس نے اپنے خاوند کو اٹھایا۔ اگر وہ نہ اٹھا تو عورت نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔"

۹۶ ــ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاہِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب التحریص علیٰ قیام اللیل ص ۱۰۱)

"(بروایت معاذؓ بن جبل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جو مسلمان باوضو خدا کو یاد کرتے ہوئے سو جاتا ہے پھر رات کو اُٹھ کر خدا سے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔"

Marfat.com

ذکر و تلاوت

۹۷ ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّھَا جِمَاعُ کُلِّ خَیْرٍ. وَعَلَیْکَ بِالْجِھَادِ فَاِنَّہٗ رَھْبَانِیَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَتِلَاوَۃِ کِتَابِہٖ فَاِنَّہٗ نُوْرٌ لَّکَ فِی الْاَرْضِ وَ ذِکْرٌ لَّکَ فِی السَّمَاءِ وَاخْزُنْ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ. فَاِنَّکَ بِذٰلِکَ تَغْلِبُ الشَّیْطَانَ ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۵۷)

"ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: یا رسولؐ اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: تقویٰ کو اپنے اوپر لازم کر لو، اس لیے کہ وہ ہر چیز کا گنجینہ ہے، اور جہاد کو لازم کر لو اس لیے کہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے، اور اللہ کے ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت پابندی سے کرتے رہو اس لیے کہ وہ تمھارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں ذکر (چرچے) کا باعث ہوگا۔ اور اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر چیز سے روکے رکھو اس طرح تم شیطان پر غلبہ پا سکتے ہو۔"

۹۸ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَآءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جَلَآؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب فضائل القرآن)

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے جب اس پر پانی پڑے"۔ عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ! پھر دل کو کیسے مانجھا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: "کثرت سے موت کو یاد کیا جائے اور قرآن کی تلاوت کی جائے"

۹۹ — عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب فضائل القرآن)

"(بروایت جندب بن عبداللہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن پڑھو جب تک تمہارے دلوں کا میلان اس کی طرف باقی رہے۔ اور جب اُکتا جاؤ تو اُٹھ کھڑے ہو"

تشریح: قرآن مجید کو سرور و نشاط کی حالت میں پڑھنا چاہیے۔ اگر طبیعت پر انقباض کی حالت طاری ہو تو بہ جبر تلاوتِ قرآن پر اپنے آپ کو آمادہ کرنا مناسب نہیں

کثرتِ ذکر

۱۰۰ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْ

قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب ذکر اللہ)

"حضرت عبداللہؓ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "بشارت ہے اُس شخص کے لیے جس کی عمر لمبی ہو اور جس کا عمل اچھا ہو۔" اُس نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "یہ کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑے کہ تو اللہ کی یاد میں رطب اللسان ہو۔"

۱۰۱ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب ذکر اللہ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے ایک نشست ایسی گزاری جس میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا اُس پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور جو شخص تھوڑی دیر اس طرح لیٹا رہا کہ اس دوران میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا، اُس پر اللہ کی طرف سے تباہی مسلط ہو گئی۔"

Marfat.com

دُعا اور آدابِ دُعا

۱۰۲ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ، مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِكَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ

(رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الدعوات)

"حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ اس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات نہ ہو اور جلدی نہ مچائی جائے ۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہؐ! جلدی سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا: "بندہ کہتا ہے کہ مَیں دُعا کرتا رہا کرتا رہا مگر دُعا قبول نہ ہوئی ۔ اس کے بعد آدمی اُکتا جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔"

۱۰۳ — عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰی، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ

Marfat.com

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَكَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۸۸)

"حضرت ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے پڑھتے تھے: "نہیں کوئی الٰہ سوائے خدائے واحد کے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ہے بادشاہی اور اُسی کے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ کے بل پر۔ اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر صرف اُس کی، اُسی کے لیے ہے نعمت اور اُسی کے لیے ہے فضل اور اُسی کے لیے ہے اچھی تعریف۔ نہیں ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ کے۔ (ہم عبادت کرتے ہیں) دین کو اُس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ خواہ یہ بات کافروں کو ناگوار ہو۔"

۱۰۴ — عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَ سَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الاطعمہ۔ ص ۳۵۱)

"حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے پیتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: حمد ساری اُس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا پلایا، خوراک کو خوش ذائقہ بنایا اور (غیر مطلوب اجزاء کے) اخراج کا بھی انتظام فرمایا۔"

۱۰۵ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (رواہ مسلم)

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر پڑھتے: "سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے خیر اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اُس عمل کو طلب کرتے ہیں جو تجھے راضی کرے اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر اور اس کی مسافت کو کم کر اے اللہ! تو سفر میں بھی ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھروں میں بھی (ہمارے پیچھے ہمارا جانشین ہے۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے سفر کی سختی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس امر سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ مَیں اپنے اہل و عیال اور اپنے مال و منال میں خراب حالت میں واپس آؤں اور کوئی اندوہناک منظر دیکھوں۔" جب آپ واپس تشریف لاتے تو یہی دعا لوٹاتے اور اس پر ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: "ہم آئے توبہ کرتے ہوئے، بندگی کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے۔"

١٠٦ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ

Marfat.com

اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب جامع الدعا)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میرے لیے دین کو بہتر بنا جو کہ میرے لیے بچاؤ ہے اور میرے لیے میری دنیا کو بہتر بنا جس میں میرے لیے سامانِ زیست ہے اور میرے لیے میری عاقبت کو بہتر بنا جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میرے لیے زندگی کو ہر خیر کی زیادتی کا سبب بنا اور موت کو ہر شر سے مامون ہونے کا باعث بنا۔"

۱۰۷ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَّزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الدعوات۔ ص ۲۰۷)

"حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے فکار اور قرضے میری جان کے لاگو ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تو اُسے کہے تو اللہ تعالیٰ تیری پریشانی کو دُور کر دے اور تیرا قرض

Marfat.com

ادا کرادے؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "تم صبح اور شام کو یہ کہا کرو: "اے اللہ! مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عاجزی سے اور کسلمندی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری، بخل اور بزدلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قرضے کے غلبے اور لوگوں کی بالادستی سے"۔ اُس آدمی نے بتایا کہ مَیں نے ایسا کیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے اندیشے کو دُور کر دیا اور میرے قرض کی ادائگی کا سامان کر دیا۔"

۱۰۸ ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الدعوات)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ کہے: بسم اللہ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دُور رکھ اور جو (اولاد) تُو ہمیں عطا کرے اُسے بھی شیطان سے دُور رکھ ــ تو اگر اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو بچہ عطا فرمائے گا تو شیطان اُسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔"

۱۰۹ ــ عَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ثُمَّ

Marfat.com

يُسَلِّمُ عَلَى اَهْلِهٖ۔ (رواہ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الدعوات۔ ص ۲۰۷)

"حضرت ابو مالک اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اُسے کہنا چاہیے: اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ گھر میں داخل ہونا اور نکلنا خیر کا ہو۔ ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ پر ہم نے بھروسا کیا۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے۔"

۱۱۰۔ عَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب جامع الدعاء)

"اُمِّ معبدؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: "اے میرے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ یقیناً تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔"

Marfat.com

Marfat.com

اخلاقیات

Marfat.com

Marfat.com

اسلام میں اخلاق کی اہمیّت

۱۱۱ — عَنْ مَّالِكٍ بَلَغَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ (موطا امام مالک مجتبائی۔ ص ۳۶۴)

"امام مالکؒ سے روایت ہے کہ اُن کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"۔

تشریح: مکارمِ اخلاق سے مُراد وہ بہترین اخلاقی تصوّرات، اُصول اور اوصاف ہیں جن پر ایک پاکیزہ انسانی زندگی اور ایک صالح انسانی معاشرے کی بنا قائم ہو۔

مکارمِ اخلاق کی تکمیل سے مُراد یہ ہے کہ حضورؐ سے پہلے انبیاء علیہم السّلام اور ان کے صالح متبعین مختلف اوقات میں اور مختلف قوموں اور ملکوں میں اخلاقی فضائل کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تعلیم سے نمایاں کرتے رہے اور اپنی عملی زندگیوں میں ان کے بہترین نمونے بھی پیش کرتے رہے، مگر کوئی ایسی جامع شخصیّت اُس وقت تک نہ آئی تھی جس نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق اخلاق کے صحیح اُصولوں کو مکمّل طور پر بیان کیا ہو اور پھر ایک طرف خود اپنی زندگی میں ان کو برت کر دکھایا ہو اور دوسری طرف ایک سوسائٹی اور ریاست کا نظام بھی انہی اُصولوں کی بنیاد پر بنا اور چلا کر دکھا دیا ہو۔ یہ کام باقی تھا جسے انجام دینے ہی کے لیے آپؐ بھیجے گئے۔

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو اپنی بعثت کا اصل مقصد بیان فرما رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ آپؐ کا کوئی ضمنی کام نہ تھا کہ آپؐ کا مشن تو کچھ اور ہو اور ضمناً آپؐ نے یہ کام بھی کیا ہو، بلکہ دراصل یہی کام تھا جس کے لیے آپؐ کو بھیجا گیا تھا۔

ایمان اور اخلاق کا تعلق

۱۱۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب حسن الخلق)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومنوں میں سے ایمان میں کامل تر وہ ہے جو ان میں سے اخلاق میں بہتر ہے۔"

اس روایت میں اخلاق حسنہ کو کمالِ ایمان کا مدار قرار دیا گیا ہے۔

۱۱۳۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان۔ ص ۸)

"ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "جب نیکی تمہیں مسرت بخشے اور بدی تمہیں غم میں مبتلا کر دے تب تم مومن ہو۔"

اُس نے کہا: یا رسول اللہؐ! گناہ کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: "جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔"

Marfat.com

تشریح :

نیکی بدی کا یہ معیار اسی وقت معتبر ہو سکتا ہے جب کہ ضمیر زندہ ہو اور اصل فطرت ماحول کے غلط اثرات اور اپنی بداعمالیوں سے مسخ نہ ہوئی ہو۔

مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں

تقویٰ

۱۱۴ — عَنْ عَطِیَّۃَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِّمَا بِہٖ بَاْسٌ۔ (الترمذی مشکوۃ۔ ص ۲۴۲ باب الکسب وطلب الحلال)

"عطیہ سعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ اہلِ تقویٰ کا مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو ہی نہ چھوڑ دے جن میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو جائے جن میں حرج (گناہ) ہے"۔

تشریح : بعض اوقات جائز اُمور بھی حرام کاموں کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے ایک مومن کے سامنے صرف جواز کا ہی پہلو نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُسے اس لحاظ سے بھی چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں یہ جائز کام حرام کا ذریعہ نہ بن جائے۔

متقیانہ زندگی

۱۱۵ — عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا

(رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب البکاء والخوف

Marfat.com

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اے عائشہ رضؓ! حقیر گناہوں سے بچتی رہنا اس لیے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں باز پُرس ہوگی۔"

تشریح: جس طرح کبیرہ گناہ ایک مسلمان کی نجات کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اسی طرح صغیرہ گناہ کا معاملہ بھی کم خطرناک نہیں۔ صغیرہ گناہ بظاہر ہلکا نظر آتا ہے لیکن اسے بار بار کیا جائے تو دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور کبائر سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ: "گناہ کو نہ دیکھو کہ وہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اس خدا کی بڑائی کو سامنے رکھو جس کی نافرمانی کی جسارت کی جا رہی ہے۔"

اگر مالک یوم الدین کی عظمت اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں پیش نظر ہوں تو پھر چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر بھی انسان دلیر نہیں ہو سکتا۔

وسائل و ذرائع کی پاکیزگی

۱۱۶ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ

(مشکوٰۃ۔ ج ۲ ۔ ص ۴۵۲)

"عبداللہ رضؓ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کوئی شخص بھی خدا کے مقرر کردہ رزق کو حاصل کیے بغیر موت کا لقمہ نہ بنے گا۔ سنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور رزق کے حصول میں جائز ذرائع و وسائل کام میں لاؤ۔ رزق

Marfat.com

کے حصُول میں تاخیر تمہیں ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر آمادہ نہ کردے۔ اس لیے کہ اللہ کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ صرف اس کی اطاعت ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔"

تشریح : اس روایت میں چند دینی حقائق کو بے نقاب کیا گیا ہے :

(۱) اگر کبھی انسان کو رزق کے حصُول میں ناکامی یا تاخیر محسوس ہو تو اُسے مایُوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ خدا نے رزق کی جو مقدار اس کے لیے مقرر کی ہوئی ہے وہ بہرحال دیر یا سویر اُسے مِل کر رہے گی۔

(۲) یوں تو انسان نافرمانی کرتے ہوئے بھی بظاہر خوش حالی اور آرام و راحت سے ہم کنار ہوتا ہے لیکن یہ دراصل خدا کی طرف سے مہلت ہوتی ہے جس کے بعد خدائی عذاب کا تازیانہ برستا ہے۔ اصل خوش کامی اور راحت و سکون وہ ہے جو خدا کی اطاعت کرتے ہوئے حاصل ہو۔

۷ ۱۱ ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَّالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الکسب ص ۲۴۲ مطبوعہ اصح المطابع)

"عبداللہ رضؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص حرام مال کمائے، پھر اُس میں سے صدقہ دے تو وہ قبول کر لیا جائے اور پھر وہ اپنے مال میں برکت سے بھی نوازا جائے۔ اس کا متروکہ حرام مال اس کے لیے

Marfat.com

جہنم کا توشہ بن سکتا ہے (اس سے آخرت کی سعادت و کامرانی حاصل نہیں کی جا سکتی) بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی سنّت یہ ہے کہ وہ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی سے ختم کرتا ہے (یہ ایک حقیقت ہے کہ) نجاست سے نجاست کو مٹا کر پاکیزگی نہیں حاصل کی جا سکتی۔"

تشریح: اس روایت سے یہ بات واضح ہے کہ محض مقصد کا پاک ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وسائل و ذرائع کی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔

مرکزِ تقویٰ

۱۱۸ ــ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ۔ باب الشفقۃ ص ۴۱۴)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ اور نہ اس کو حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے" (تین بار) اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ "انسان کو شر سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا خون، مال اور آبرو تمام مسلمانوں پر حرام ہے۔"

اس حدیث میں چند اُمور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(۱) اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ خود ظلم کرے

Marfat.com

نہ ظالموں کے حوالے ہونے دے اور نہ اپنی مالی، خاندانی، جسمانی اور علمی برتری کی بنا پر دوسرے کو حقیر سمجھے۔

(۲) تقویٰ کا اصل مرکز دل ہے۔

اگر دل کی سرزمین میں تقویٰ کا بیج جڑ پکڑ جائے تو پھر انسان کا ظاہر بھی اعمالِ صالحہ کے برگ و بار سے سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے، لیکن اگر دل میں تقویٰ کا نام و نشان ہی نہ ہو تو پھر ظاہری منقیانہ نقش و نگار سے نہ کردار میں خوشگوار تبدیلی آتی ہے اور نہ انسان کی آخرت ہی سنورتی ہے۔

(۳) مسلم معاشرہ میں کسی مسلمان کی جان، مال، آبرو پر حملہ کرنا بدترین معصیت ہے، اس کی سزا دنیا میں بھی سخت ہے اور آخرت میں بھی ایسا شخص خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

علامتِ تقویٰ

۱۱۹۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضؓ قَالَ لَاحَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِیْنَۃٌ وَالْکِذْبَ رِیْبَۃٌ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الکسب ص۲۴۲)

"حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کلمات یاد کر لیے ہیں۔ جو چیز شک میں مبتلا کرنے والی ہو اُسے چھوڑ کر اُس کام کو پسند کر لو جو شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس لیے کہ سچائی سراپا سکون و اطمینان ہے اور جھوٹ سراپا شک و تذبذب۔"

تشریح: اگر کوئی معاملہ دلائل و قرائن کی بنا پر مشتبہ ہو اور حلّت و حرمت

Marfat.com

کا کوئی واضح پہلو سامنے نہ آتا ہو تو پھر شک و تذبذب کی حالت میں مبتلا ہونے کے بجائے ایسا قدم اُٹھایا جائے جس کی بنیاد یقین یا کم از کم گمانِ غالب پر ہو۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ وہم میں مبتلا ہو کر شکوک و شبہات پیدا کیے جائیں۔

یہ حکم تو صرف اسی صورت میں ہے جب کہ واقعی معاملہ مشکوک ہو کر سامنے آئے۔

۱۲۰ ۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ۔

(رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الحب۔ ص ۴۱۵)

"اسماءؓ بنتِ یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: "کیا میں تمھیں بہتر انسان نہ بتاؤں؟" لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "تم میں بہتر لوگ وہ ہیں کہ انھیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔"

تشریح: جب دل میں تقویٰ کی بہار آتی ہے تو اس کے اثرات ظاہر میں بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ایک مومن کی فراست و ذہانت تاڑ جاتی ہے کہ ہو نہ ہو یہ مردِ حق ہے کہ جس کی خشیتِ الٰہی نے اس کے گرد و پیش کو متاثر کیا ہوا ہے۔

تقویٰ میں غلو

۱۲۱ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا یَسْئَلْ وَلْیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْئَلْ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ جلد ۲ ص ۲۷۹)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس پہنچے تو اس کے کھانے میں سے کھالے اور چھان بین نہ کرے اور اس کی پینے کی چیزوں میں سے پی لے اور پوچھ گچھ نہ کرے۔"

یعنی حسنِ ظن سے کام لیتے ہوئے کسی مسلمان کے ہدیے یا دعوت کے موقع پر حرام وحلال کی چھان بین کا سوال نہ اُٹھایا جائے۔ ایک مسلمان سے یہی توقع رکھنی چاہیے کہ وہ خود بھی حلال کھاتا ہے اور اپنے احباب ورُفقاء کو بھی حلال طیّب ہی کھلاتا ہے

توکّل

۱۲۲ ــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ، قَالَ اِعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ۔ (ترمذی۔ ج ۲۔ ص ۷۴)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: "اے اللہ کے رسولؐ! مَیں اونٹ کو باندھ کر توکّل اختیار کروں یا اسے چھوڑ کر؟" آپؐ نے فرمایا: "اُسے باندھ لے اور پھر خدا پر توکّل کر۔"

۱۲۳ ــ عَنْ عُمَرَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یُرْزَقُ الطَّیْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب التوکل۔ ص ۴۴۴)

"حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا: "اگر تم اللہ پر اس طرح توکّل کرو جس طرح کہ توکّل کر

Marfat.com

کا حق ہے تو وہ تم کو روزی دے جس طرح کہ پرندے روزی دیے جاتے ہیں۔ صبح سویرے خالی پیٹ (آشیانوں سے) نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ ہو کر پلٹتے ہیں۔"

تشریح: پرندوں کے ساتھ تشبیہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے کہ توکل یہ نہیں ہے کہ انسان ہاتھ پیر توڑ کر گھر میں بیٹھا رہے بلکہ توکل یہ ہے کہ خدا کے دیے ہوئے اسباب و وسائل کو کام میں لاتے ہوئے نتائج خدا کے حوالے کر دے۔

۱۲۴ — عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

(رواہ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ باب القضیہ)

"عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا، تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اُس نے پلٹتے ہوئے کہا: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں بے ہمتی قابلِ ملامت ہے۔ تمہیں تو بلند ہمتی اور عزم سے کام لینا چاہیے۔ (اس کے باوجود) جب تم مغلوب ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔"

توکل کا نمونہ

۱۲۵ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ حِيْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

Marfat.com

قَالُوْٓا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔(بیہقی بخاری)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حسبنا اللہ ونعم الوکیل (کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ کیا خوب کارساز ہے) (یہ جملہ) حضرت ابراہیمؑ نے اس وقت کہا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اور (یہی جملہ) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبکہ لوگوں نے (مسلمانوں سے) کہا، لوگ (دشمن) تمھارے (مقابلہ) کے واسطے جمع ہو گئے ہیں اُن سے ڈرو۔ (اس دھمکی نے) مسلمانوں کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا، اور انھوں نے کہا: حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔"

شُکر

۱۲۶ ۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ)

"حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شکرگزار بے روزہ انسان صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔"

یعنی جو صبر کے ساتھ نفلی روزے رکھتا ہے اور جو شُکر کے ساتھ خدا کی دی ہوئی حلال روزی کھا کر دن گزارتا ہے، دونوں خدا کے ہاں درجہ میں برابر ہیں۔

اس حدیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ شکر کا مقام خدا کے ہاں کتنا بلند ہے۔

۱۲۷ ۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْٓا

اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْکُمْ
وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی
الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے (مال جسم اور وجاہت کے اعتبار سے بالاتر ہیں ان کو نہ دیکھو) اور جو تم سے (اس لحاظ سے) فروتر ہیں ان کو دیکھو۔ اس طرح یہ صلاحیت پیدا ہو سکے گی کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔" صحیح مسلم کی روایت ہے: "جب تم میں سے کسی کی نگاہ ایسے شخص کی طرف اُٹھے جو مال اور جسمانی طاقت میں اس پر فضیلت دیا گیا ہے تو چاہیے کہ اُسے دیکھے جو (اس لحاظ سے) فروتر ہے۔"

Marfat.com

صبر

۱۲۸ ۔ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ۔ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ (صحیح مسلم ۔ مشکوٰۃ باب التوکل ص ۴۴۴)

"صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کے معاملہ پر تعجب ہے کہ اس کا سارا کام خیر ہی خیر ہے ۔ یہ (سعادت) مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے ۔ اگر اُسے دُکھ پہونچتا ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے ۔ اور اگر اُسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ سراپا شکر بن جاتا ہے تو یہ بھی اُس کے لیے بہتر ہوتا ہے ۔ یعنی وہ ہر حال میں خیر ہی خیر سمیٹتا ہے۔"

مصائب پر صبر

۱۲۹ ۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ ۔ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ ، وَلَمْ تَعْرِفْهُ ، فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

نَجِدْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ باب البکاء علی المیت ص۴۲)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا: "اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر سے کام لے"۔ اس نے کہا: اپنی راہ لو یہ میری جیسی بپتا تم پر تو نہیں پڑی ہے۔ وہ آپؐ کو پہچانتی نہ تھی۔ اس سے کسی نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو وہ (دوڑی ہوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی، وہاں اُس نے دربان چوکیدار نہ پائے۔ اُس نے عرض کیا: (حضورؐ) میں نے آپؐ کو پہچانا نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "بس صبر وہی ہے جو سینے پر پہلی چوٹ لگتے وقت کیا جائے"۔

اطاعت کی راہ میں صبر

۱۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

(مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت کو ایسی چیزوں نے گھیر رکھا ہے جنہیں انسان کا نفس ناپسند کرتا ہے اور جہنم کو ایسی چیزوں نے جو نفس کو مرغوب ہیں"۔

تشریح: یعنی خواہشات اور آرام و راحت کی قربانی دیے بغیر ایک مسلمان جنت کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح جو لوگ حرام و حلال کی تمیز کیے بغیر نفس کے پجاری بن جاتے ہیں اُن کے لیے دوزخ کے دروازے کھُلے ہیں۔

اُصول پر صبر اور با اُصول زندگی

۱۳۱ ۔ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ اَسَاءُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ، اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔ (مشکوٰۃ۔ ج ۲۔ باب الظلم۔ ص ۴۲۷)

"حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(لوگو!) "زمانہ ساز" نہ بن جاؤ یہ کہتے ہوئے کہ اگر لوگ حسنِ سلوک سے پیش آئے تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے اور اگر انھوں نے بد سلوکی اختیار کی تو ہم (بھی) ظلم کریں گے۔ بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا خُوگر بناؤ کہ اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں تب بھی تم حسنِ سلوک سے پیش آؤ اور اگر وہ ظلم کی راہ پر چلیں تو تم ان کی تقلید نہ کرو۔"

نشریح : یعنی تم کو بہر حال عدل و احسان کی روش اختیار کرنی چاہیے۔ خواہ سوسائٹی کسی ڈگر پر چل رہی ہو۔

دشمن کے مقابلے میں صبر

۱۳۲ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ، اِنْتَظَرَ، حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْھِمْ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ۔ (بخاری مسلم ۔ ریاض الصالحین حدیث نمبر)

"حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن بعض ایام میں جن میں آپؐ کا دشمن سے سامنا ہُوا تھا، (کچھ دیر) انتظار فرمایا یہاں تک کہ جب سُورج ڈھل گیا تو آپؐ (مسلمانوں کے درمیان) کھڑے ہو گئے اور خطاب فرمایا: "لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی تمنا نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہو، اور جب اُن سے مقابلہ ٹھن جائے تو ثابت قدم رہو، اور جان لو کہ جنّت تلواروں کے سائے تلے ہے۔"

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کی تمنا کرنا اور اس کے لیے شیخی بگھارنا پسندیدہ نہیں ہے۔ ہاں اگر دشمن خود ہی آمادۂ پیکار ہو تو پھر پُوری جواں مردی سے ڈٹ جانا چاہیے۔

تنگدستی اور فقر و فاقہ پر صبر

۱۳۳ ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ حِیْنَ اَنْفَقَ کُلَّ شَیْءٍ بِیَدِهٖ، مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

(بخاری ۔ مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ باب من لا تحل لہ المسئلۃ ومن تحل لہ

Marfat.com

"حضرت ابُوسعید خُدری رضؓ سے روایت ہے کہ کچھ انصاریوں نے آپؐ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کی، آپؐ نے پُوری کر دی، انھوں نے دوبارہ پھر سوال کیا، آپؐ نے پھر ان کو دے دلا دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس کچھ نہ رہا۔ جب آپؐ سب کچھ خرچ کر چکے تو آپؐ نے اُن سے فرمایا: "جو کچھ میرے پاس مال ہوتا ہے وہ مَیں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا ہوں۔ جو شخص قناعت و خودداری کا دامن تھامتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے انہی اوصاف سے نوازتا ہے، جو بے نیازی کی راہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز کر دیتا ہے، اور جو صبر و ثبات اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اِس راہ میں ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔ خدا کی طرف سے جن جن اخلاقی اوصاف سے بندہ نوازا جاتا ہے ان میں سب سے بہتر اور (نتائج و ثمرات کے لحاظ سے) وسیع تر صبر کا وصف ہے۔"

انتقامی جذبات پر صبر

۱۳۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ هِىْ يَا بْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ، خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ، وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

(صحیح بخاری، ریاض الصالحین مصری۔ ص ۷)

"حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ عُیینہ رضؓ بن حِصن حضرت

Marfat.com

عمرؓ کے پاس آئے اور کہا: اے خطاب کے بیٹے! تم ہم کو بہت سا مال نہیں دیتے ہو اور نہ ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ (اس پر) غضبناک ہو گئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ اس پر جھپٹ پڑیں، حُر (حصن کے بھتیجے) نے کہا: امیرالمومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے کہا ہے: "معافی اختیار کرو، بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔" (راوی کا بیان ہے) کہ بخدا حضرت عمرؓ نے یہ آیت سُن کر سرِ مو بھی تجاوز نہیں کیا، اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے یعنی خدا کا حکم سُنتے ہی ٹھہر جانے والے تھے۔"

۱۳۵ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عِیَاضٍ اَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِیْنَ اجْتَمَعُوْا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰی یَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ ابْنًا لِّیْ وَاَنَا غَافِلَةٌ حَتّٰی اَتَتْهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّ مَجْلِسَهُ عَلٰی فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰی بِیَدِهٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَیْبٌ فِیْ وَجْهِیْ فَقَالَ تَخْشَیْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ مَا رَاَیْتُ اَسِیْرًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ خُبَیْبٍ

(بخاری۔ مع فتح الباری۔ مصری۔ کتاب الجہاد ج ۱ ص ۱۰)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عیاض نے بتلایا کہ بنتِ حارث نے ان کو خبر دی کہ جس وقت مشرکین جمع ہوئے تو حضرت خبیبؓ نے بنتِ حارث سے اُسترا طلب کیا تاکہ اسے (صفائی کے لیے) استعمال کر سکیں۔ بنتِ حارث نے انھیں استرا دے دیا۔ (بنتِ حارث کا بیان ہے کہ) خبیبؓ نے میرے بچے کو گود میں لے لیا، مجھے خبر بھی نہ تھی، یہاں تک کہ بچہ اُن کے

Marfat.com

پاس پہنچ گیا۔ مَیں نے بچّہ کو ان کی دونوں رانوں پر بیٹھے ہوئے پایا، اس حالت میں کہ اُسترا اُن کے ہاتھ میں تھا، مَیں نے (یہ منظر دیکھ کر) ایسی گھبراہٹ اور بے چینی محسوس کی کہ خُبیبؓ بھی اُسے میرے چہرے سے تاڑ گئے۔ اُنھوں نے کہا کیا تجھے یہ اندیشہ ہے کہ مَیں اِسے قتل کر ڈالوں گا؟ مَیں یہ کام نہیں کروں گا۔ بنتِ حارث کا بیان ہے کہ خُبیبؓ سے بہتر قیدی آج تک مَیں نے نہیں دیکھا۔"

پس منظر : یہ اُس وقت کا واقعہ ہے کہ جبکہ بعض مشرکین دھوکہ دے کر مدینہ سے چند صحابہؓ کو لے آئے تھے اور مکّہ کے مختلف گھروں میں اُنھیں قید کر ڈالا تھا۔ پھر بعد میں اُن کو پھانسی دے دی گئی تھی۔

خُبیبؓ نے یہ یقین رکھتے ہوئے بھی کہ مشرکین کچھ عرصہ بعد ان کو قتل کر ڈالیں گے اس بات کو گوارا نہ کیا کہ جذبۂ انتقام سے مغلوب ہو کر ان کے بچّہ کو قتل کر دیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً شریعت کی خلاف ورزی ہوتی۔ حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے: "عورتوں اور بچّوں کو قتل نہ کرو۔" حضرت خُبیبؓ نے قیامت تک ہونے والے مسلم قیدیوں کے لیے اخلاق کا بہترین نمونہ پیش کر دیا۔

Marfat.com

انفرادی اخلاق

ضبطِ نفس

۱۳۶ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ مَنْ یَّمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (صحیح مسلم ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الغضب والکبر ص ۴۲۷)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "پہلوان وہ نہیں ہے جو (حریف کو میدان میں) پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔"

۱۳۷ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔

(البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۴۲۷)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی، مجھے نصیحت کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: "غصہ نہ ہو۔" یہ حکم آپؐ نے بار بار فرمایا: "غصہ نہ ہو۔"

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کمزوری کی طرف زیادہ توجہ دلاتے

Marfat.com

تھے جس میں مخاطب زیادہ مبتلا ہوتا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بہت ہی زیادہ مغلوب الغضب تھا، اس لیے آپؐ نے بار بار اسی کمزوری سے بچنے کی اُسے تاکید فرمائی۔

۱۳۸ ۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِیْمَانِ مَنْ اِذَا غَضِبَ لَمْ یُدْخِلْہُ غَضَبُہٗ فِیْ بَاطِلٍ ۔ وَمَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یُخْرِجْہُ رِضَاہُ مِنْ حَقٍّ وَمَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَتَعَاطَ مَا لَیْسَ لَہٗ۔ (معجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۳۱)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "تین باتوں کا شمار ایمانی اخلاق میں ہوتا ہے: (۱) جب غصّہ آئے تو انسان (غصّہ ہوکر) باطل (کے جوہڑ) میں نہ ڈوب جائے، (۲) جب خوش ہو تو خوشی (کی بہتات) راہِ حق سے برگشتہ نہ کر دے، (۳) اور جب قدرت و اقتدار پائے تو وہ چیز نہ لے جس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔"

تشریح : "ایمانی اخلاق" سے مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں اُمور ایمان کے بنیادی تقاضوں میں شامل ہیں، ان کے بغیر ایمان کا اصل جوہر ہی باقی نہیں رہتا۔

عفو و حلم

۱۳۹ ۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ ، فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ۔ (بخاری، مسلم ۔ ریاض الصالحین ۔ ص ۱۱۷)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے

Marfat.com

ذات کے معاملہ میں کسی سے کبھی بھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت (شعائر اللہ یا حدود اللہ) پامال ہوئیں، تو آپؐ اللہ کے لیے انتقام لیتے۔"

وسعتِ ظرف

۱۴۰ — عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیْ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضَیِّفْنِیْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَفَاَقْرِیْہِ اَمْ اَجْزِیْہِ قَالَ بَلْ اَقْرِہِ۔

(رواہ الترمذی - مشکوۃ - باب الضیافۃ)

"ابُوالاحوص جشمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری ضیافت و مہمانی کا حق ادا نہ کرے اور کچھ عرصہ کے بعد اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں اس کی مہمانی کا حق ادا کروں یا اس کی (بے مروتی اور رُوکھے پن) کا بدلہ لے لوں؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تم اس کی مہمانی کا حق ادا کرو۔"

حیا

۱۴۱ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَھُوَ یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

(متفق علیہ - مشکوۃ - باب الرفق - ص ۴۲۳)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کے معاملہ میں نصیحت کر رہا تھا (یعنی ملامت کر رہا تھا)، آپؐ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو، اس لئے کہ حیا ایمان ہی کی ایک شاخ ہے"۔

۱۴۲ ــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَۃَ لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔

(مشکوٰۃ - باب آداب الخلاء - ص ۳۴)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جاتے"۔

۱۴۳ ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاسْتَحْیُوْھُمْ وَاَکْرِمُوْھُمْ

(رواہ الترمذی - مشکوٰۃ - ص ۲۶۱)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برہنہ ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے اِلّا یہ کہ رفع حاجت یا صنفی تعلق قائم کرنے کا موقع ہو۔ اُن (فرشتوں) سے شرماؤ اور اُن کا احترام کرو"۔

وقار و سنجیدگی

۱۴۴ ــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا (مشکوٰۃ - ص ۶۹)

"بروایت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اقامت سنو، تو نماز (مسجد) کی طرف اس طرح چلو کہ وقار و اطمینان کا انداز نمایاں ہو، اس موقع پر بھگدڑ مت مچاؤ۔"

رازداری

۱۴۵ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اِنْجَاحِ حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ فَاِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ (المعجم الصغیر للطبرانی - ص ۲۴۶)

"حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی ضروریات کے حصول میں کامیابی کے لیے رازداری سے مدد لو کیونکہ ہر صاحبِ نعمت محسود ہے۔ یعنی وہ رشک و حسد کا نشانہ بنتا ہے۔"

تشریح: یعنی انسان کو ہلکے پیٹ کا نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے تمام عزائم کو قبل از وقت لوگوں سے کہتا پھرے۔ اس طرح وہ حاسدوں کے زہریلے اثرات اور شیطانی دوانیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۴۶ — عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عَجِبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدَرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ. وَيَرَى الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَدَعُ الْجَذَعَ فِيْ عَيْنِهِ. وَيُخْرِجُ الضِّغْنَ مِنْ نَفْسِ اَخِيْهِ وَيَدَعُ الضِّغْنَ فِيْ نَفْسِهِ وَمَا وَضَعْتُ شَيْءٌ عِنْدَ اَحَدٍ فَلُمْتُهُ عَلٰى اِفْشَائِهِ وَكَيْفَ اَلُوْمُهُ وَقَدْ ضِقْتُ بِهِ ذَرْعًا۔

(الادب المفرد۔ باب انشاء السر ص ۱۲۹)

Marfat.com

"عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے اس آدمی پر تعجب اور حیرت ہوتی ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے حالانکہ (ایک نہ ایک دن) وہ اس میں پھنس جانے والا ہے۔ اور اُسے اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔ اور اپنے بھائی کے دل سے کینہ نکالنے کی فکر میں رہتا ہے لیکن خود اپنے دل میں دوسروں کی طرف سے بغض و عداوت کو پالتا رہتا ہے۔ (نیز انھوں نے کہا) کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ میں نے اپنا راز کسی پر تبلایا ہو پھر اُس کے افشا (ظاہر کرنے) پر میں نے اُسے ملامت بھی کی ہو۔ ظاہر ہے کہ جو راز خود میرے سینے میں نہیں سما سکا اُس کے افشا پر میں کسی دوسرے کو کیسے ملامت کر سکتا ہوں۔"

تواضع

۱۴۷۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ وَخِنْزِيرٍ (مشکوٰۃ باب الغضب - ص ۴۲۶)

"حضرت عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے ایک بار منبر پر سے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "اے لوگو! تواضع، انکساری اختیار کرو۔ اس لیے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے "جو اللہ کے لیے جھکتا ہے اللہ اُسے بلند کرتا ہے وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے حالانکہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہے۔ اور

Marfat.com

برتر کیا اُسے اللہ تعالیٰ گرا دیتا ہے، تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہے۔ حالانکہ اخود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان کے سامنے کتے اور سؤر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔"

۱۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ کتاب الطعام)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھے گئے اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپؐ کے پیچھے دو آدمی چلتے ہوئے دیکھے گئے ہوں۔"

یعنی تواضع اور انکساری کا یہ حال تھا کہ کبھی آپؐ نے تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ آپؐ کا طریقہ تھا آپؐ آگے آگے ہوں اور عوام آپؐ کے پیچھے چل رہے ہوں، آپؐ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ دو آدمیوں سے بھی آگے ہو کر آپؐ شان بان کے ساتھ چلیں۔ یہ دونوں جاہ وجلال کے طالب اور کبر ونخوت کے رسیا لوگوں کی خصوصیات میں سے شمار کیے جاتے ہیں۔

تواضع و انکساری

۱۴۹۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَهُ

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب مالا یجوز فی الصلوٰۃ ص ۹۳)

"حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

افلح نامی غلام کو دیکھا، جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا ہے۔ آپؐ نے فر
اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرلے"۔

شہرت سے پرہیز

۱۵۰ ۔عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب استحباب ا

"حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
"اللہ تعالیٰ متقی، غنی اور گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے"۔

تشریح: اس حدیث میں غنی کے معنی خوددار اور قناعت پسند کے بھی
جا سکتے ہیں اور اس کے معنی خوش حال کے بھی ہو سکتے ہیں، اگر خوش حالی، تو نگری
کے ساتھ ہو تو یہ بھی خدا کی طرف سے ایک بڑی نعمت ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں
ایسا شخص شہرت اور ناموری کا بھوکا نہ ہو۔ الخفی، سے یہی وصف ظاہر کرنا مقصود

قناعت

۱۵۱ ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَ
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَہُ
اللّٰہُ بِمَآ اٰتَاہُ ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
"جو اسلام لایا اور اُسے گزارے کے مطابق روزی میسّر آگئی اور اللہ تعالیٰ
اپنی دی ہوئی روزی پر قناعت کی توفیق بخشی تو وہ فلاح و کامرانی سے
ہمکنار ہوا"۔

۱۵۲ - عَنِ ابْنِ الْفَرَاسِيِّ اَنَّ الْفَرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ، وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسْئَلِ الصَّالِحِيْنَ .

(ابو داؤد - مشکوٰۃ - ص ۳۹۸)

"ابن فراسی سے روایت ہے کہ ان کے باپ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں (لوگوں کے سامنے) دستِ سوال پھیلا سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں، اگر ناگزیر ہی ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر سکتے ہو۔"

تشریح: صالحین سے بوقت ضرورت سوال کرنے کی اس لیے اجازت دی کہ ایسے لوگ نہ تو اپنے لیے بدلہ چاہیں گے اور نہ احسان دھر کر سائل کی خود داری کو ٹھیس لگائیں گے۔

۱۵۳ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ - (ابو داؤد - مشکوٰۃ - باب من لا تحل لہ المسئلہ

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوال جائز نہیں ہے مگر تین قسم کے لوگوں کے لیے۔ (۱) خاک نشین فقیر و نادار۔ (۲) پریشان کن تاوان یا قرض تلے دب جانے والا۔ (۳) دردناک خون والا، یعنی جس کے ذمہ دیت ہو۔"

پس منظر: ایک انصاری نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے گھر میں کچھ سامان ہے؟ انصاری نے جواب دیا:

Marfat.com

ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصّہ ہم بچھاتے ہیں اور کچھ حصّہ ہم اوڑھ لیتے ہیں - اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں -

آپؐ نے وہ دونوں چیزیں منگوا کر دو درہم میں نیلام کر دیں - آپؐ نے دونوں درہم انصاری کو دیتے ہوئے فرمایا : ایک درہم کا کھانا اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید لو، اور کلہاڑی لے کر میرے پاس آؤ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے دستِ مبارک سے کلہاڑی میں لکڑی ڈالی اور فرمایا : جاؤ جنگل جا کر لکڑیاں کاٹو اور پندرہ دن سے پہلے میرے پاس نہ آنا - وہ انصاری اسی طرح لکڑیاں کاٹتا اور بیچتا رہا -

اور جب وہ پندرہ دن کے بعد آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم کی پونجی تھی جس سے اُس نے کھانا اور کپڑا خریدا - آپؐ نے فرمایا : یہ (محنت طریقہ) تمہارے لیے اِس بات سے بہتر ہے کہ سوال (کی ذلّت) قیامت کے دن چہرے پر داغ دھبّے کی صورت میں نمودار ہو -

۱۵۴ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا فَاعْفُوْا يُعِزَّكُمُ اللّٰهُ، وَلَا فَتَحَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ -

(المعجم الصغیر للطبرانی - ص ۲۷)

"حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : "(۱) صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی - (۲) اور کوئی شخص ظلم و زیادتی کو معاف کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کی عزّت میں چار چاند لگا دیتا ہے - (۳)

Marfat.com

انسان اپنی ذات کے لیے سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ نہیں کھولتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر فقر و ناداری کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

تشریح : اس حدیث میں تین اہم اخلاقی اُمور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے :

(۱) زکوٰۃ و صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ جیسا کہ قرآن کی تصریح ہے دولت میں اضافہ ہی ہوتا ہے، فرمایا :

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

"اور جو تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے زکوٰۃ دیتے ہو تو یقیناً یہی لوگ اپنے سرمائے کو بڑھانے والے ہیں۔"

صدقہ زکوٰۃ سے بظاہر فرد کی دولت گھٹتی نظر آتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح معاشرے کے اجتماعی سرمایہ میں اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی زکوٰۃ دینے والا شخص حرص، بُخل اور خستِ نفس جیسے رذیل اخلاق سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۲) عام طور پر دشمن سے انتقام نہ لینے کو اپنی توہین اور بزدلی سمجھا جاتا ہے لیکن اس حدیث نے بتایا کہ ظلم و زیادتی کو معاف کرنے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں میں اخلاقی لحاظ سے برتری اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) گداگری سے بظاہر فرد کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس طرح اُس کی خودداری اور وقار کو ٹھیس لگتی ہے اور وہ لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔

سادہ زندگی

۱۵۵ ۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

"حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جائدادیں اور جاگیریں نہ بناؤ کہ پھر دنیا ہی کے ہو کے رہ جاؤ۔"

دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز حدود میں رہتے ہوئے مکان بنانا، زمینیں رکھنا گناہ نہیں ہے۔ یہاں اس معاملہ میں اُس افراط سے روکا گیا ہے کہ جس کی وجہ سے انسان کے پیشِ نظر صرف زیستن برائے خوردن ہی نظریہ رہ جاتا ہے اور وہ اپنے اصل مقصدِ زندگی کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔

۱۵۶۔ عَنْ عَبْدِ الرُّوْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ طَلْقٍ فَقُلْتُ مَا اَقْصَرَ سَقْفَ بَيْتِكِ هٰذَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ لَّا تَطِيْلُوْا اِبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْ شَرِّ اَيَّامِكُمْ (الادب المفرد۔ ص ۶۶)

"عبد رومی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں اُمِّ طلق کے پاس گیا۔ میں نے کہا: آپ کے مکان کی چھت کیا ہی چھوٹی ہے۔ اُمِّ طلق نے جواب دیا: پیارے بچے! امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے اپنے عُمّال کو لکھا تھا: اپنی عمارتیں طول طویل (بلند) نہ بناؤ۔ کیونکہ (یہ طرزِ عمل) بدترین زمانہ (کی نشانی) ہے۔"

۱۵۷۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس)

(بروایت ابوامامہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔"

بذاذہ سے مراد یہاں ایسی زندگی ہے جس میں تکلف اور تصنع کی ملاوٹ نہ ہو۔ خوش پوشی اور زینت پسندی سے اسلام روکتا نہیں ہے لیکن اگر یہی ذوق حد سے تجاوز کر جائے تو انسان اسراف، فضول خرچی اور فخر و نمائش میں اپنی ساری دولت کھپا دیتا ہے۔ اس بنا پر اسلام تنعم (عیش پسندی) اور رہبانیت (ترک دنیا) کے درمیان ایک بیچ کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس چیز کو اس روایت میں لفظ "بذاذہ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۵۸ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ اَكَلَ مَعَهٗ خَادِمُهٗ وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالْاَسْوَاقِ وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا۔ (الادب المفرد۔ باب الکبر)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسا شخص کبر و غرور سے پاک ہے جس کا خادم اس کے ساتھ ہی شریکِ طعام ہوتا ہے۔ بازار میں گدھے کی سواری بھی کر لیتا ہے، بکری پال کر اسے دوھ بھی لیتا ہے"

۱۵۹ — عَنْ جَدَّةِ صَالِحٍ قَالَتْ رَاَیْتُ عَلِیًّا اِشْتَرٰی تَمْرًا بِدِرْهَمٍ فَحَمَلَهٗ فِیْ مِلْحَفَةٍ فَقَالَتْ لَهٗ اَوْ قَالَ لَهٗ اَحَدٌ اَحْمِلْ عَنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ لَا اَبُو الْعِیَالِ اَحَقُّ اَنْ یَحْمِلَ۔

(الادب المفرد۔ باب الکبر۔ ص ۸۱)

"صالح کی دادی روایت کرتی ہیں کہ اُنھوں نے کہا کہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ نے ایک درہم میں چھوہارے خریدے اور چادر میں رکھ کر انھیں اُٹھا لیا۔ مَیں نے یا کسی دوسرے شخص نے ان سے کہا: اے امیرالمومنین! یہ بوجھ میں اُٹھا لیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: "نہیں! بچّوں کا باپ بوجھ اُٹھانے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔"

۱۶۰ — عَنْ عَمْرَةَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرٌ مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ۔ (الادب المفرد۔ باب مایعمل الرجل فی بیتہ صہ ۷۹)

"عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے گھر میں کیا مشاغل تھے؟ انھوں نے کہا: "آپؐ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ کپڑوں میں سے جوئیں نکال لیا کرتے تھے اور بکری کا دودھ دوہ لیا کرتے تھے۔"

۱۶۱ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب فضل الفقراء)

"حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: "اے معاذؓ! دیکھنا عیش پسند زندگی سے بچنا۔ اس لیے کہ اللہ کے بندے عیش پسندانہ زندگی نہیں گزارتے۔"

تشریح: تجمّل (صفائی، پاکیزگی اور خوش پوشاکی کا اہتمام) اور تنعّم (مسرفانہ اور عیش پسندانہ زندگی) دونوں میں فرق ہے۔ تجمّل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے

Marfat.com

ثابت ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ جب آپؐ نیا لباس زیب تن فرماتے تو آپؐ کی دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے: اتجمل بہ فی حیاتی۔ دوسری روایت میں ہے: و کان یتجمل للوفود آپؐ مہمانوں کے لیے خوش وضع لباس پہنتے۔

لیکن تجمل میں غلو کیا جائے تو تنعم (عیاشانہ زندگی) کی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگر تجمل میں تفریط (کمی) کی جائے تو راہبانہ زندگی کا سرا سامنے آجاتا ہے۔ باقی رہا افراط و تفریط کی ان دونوں سرحدوں کا تعین، تو اس کو شریعت نے مومن کے اپنے زندہ اور صاحب بصیرت ضمیر پر چھوڑا ہے۔ (اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ) یہ ارشاد اسی قسم کے مواقع کے لیے ہے۔

۱۶۲ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس)

"عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور شعیب عمرو کے دادا محمدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ دو۔ جب تک کہ تکبر اور اسراف کی آمیزش نہ ہو۔"

میانہ روی

۱۶۳ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۳۰)

"(بروایت عبداللہ بن سرجس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"حسنِ سیرت (نیک چال چلن)، بردباری اور میانہ روی، نبوت کے اجزاء میں سے

Marfat.com

چوبلیسواں حصّہ ہے۔"

(۱) یعنی یہ خصائل، انبیاء کرامؑ کی سیرت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جو شخص جس قدر ان کو اپنائے گا اُسی لحاظ سے وہ انبیاءِ کرامؑ کی پیروی میں کمال حاصل کرے گا۔

(۲) اقتصاد (میانہ روی) کی صورت یہ ہے کہ زندگی کے معاملات میں افراط و تفریط کے بجائے اعتدال کو اپنایا جائے۔ مثلاً اسراف اور بخل یہ دونوں افراط و تفریط کے پہلو ہیں۔ ان کے درمیان جود و سخاوت کا طریقہ اختیار کرنا معتدل طرزِ عمل ہے۔ شریعت نے زندگی کے ہر معاملہ میں اسے ملحوظ رکھا ہے۔

۱۶۴ ۔ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الخطبۃ۔ ص ۱۱۵)

"(بروایت عمارؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "نماز میں طوالت اور خطبہ میں اختصار انسان کے فقیہہ (باسمجھ) ہونے کی نشانی ہے۔ نماز لمبی کرو، اور خطبہ میں کم سے کم وقت لگاؤ۔ بلاشبہ بعض خطبے جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔"

مُستقل مزاجی

۱۶۵ ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب القصد فی العمل ص ۱۰۲)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

Marfat.com

"دین کے کاموں میں سے پسندیدہ کام وہ ہے جس پر کام کرنے والا پابندی کرے اور مستقل مزاجی دکھائے۔"

تشریح : استقلال کے ساتھ اگر تھوڑا سا بھی کام کیا جائے تو وہ نتائج کے لحاظ سے اس سے کہیں بہتر ہے کہ انسان وقتی جوش کے ماتحت کچھ ہنگامی کام کر ڈالے اور پھر طویل عرصے کے لیے خاموش ہو کر رہ جائے۔

۱۶۶ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ (بخاری، مسلم: مشکوٰۃ۔ باب التحریض علیٰ قیام اللیل ص ۱۰۱)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عبداللہؓ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جاؤ۔ وہ رات کو تہجد کے لیے اُٹھتا تھا۔ پھر اُس نے یہ عمل چھوڑ دیا۔"

تشریح : فرائض و واجبات کی ادائیگی میں تو پابندی ناگزیر ہے ہی نوافل میں بھی اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔

۱۶۷ ۔ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَّجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ۔ (مسند احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الکسب)

"نافعؓ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: "جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے لیے روزی کی کوئی راہ نکال دے تو اُسے نہ چھوڑے یہاں

Marfat.com

تک کہ اس (سلسلہ میں) کوئی (نقصان دہ) تبدیلی یا تغیّر پیدا نہ ہوجائے۔"

پس منظر : اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ نافعؓ تجارت کے لیے شام اور مصر سامان بھیجا کرتے تھے۔ اس کے بعد بلاوجہ انھوں نے عراق کا رُخ اختیار کرلیا۔ اس تبدیلی پر حضرت عائشہؓ نے ان کو ٹوکا اور مذکورہ بالا فرمانِ نبویؐ ان کو سُنایا۔ اِس حدیث سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ نہ صرف عبادات بلکہ معاملات میں بھی ایک مومن کو مستقل مزاج ہونا چاہیے، تلوّن اور بار بار رائے کا بدلنا اس کو زیب نہیں دیتا۔

۱۶۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِتْمَامُ الْمَعْرُوْفِ اَفْضَلُ مِنْ اِبْتِدَآئِهٖ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی۔ ص ۸۶)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"احسان کی تکمیل اس کو شروع کرنے سے بہتر ہے۔"

یعنی کسی کے ساتھ احسان و سلوک کیا جائے تو اُسے تکمیل تک پہنچانا چاہیے ورنہ ادھورا حُسنِ سلوک اچھے اخلاق میں شمار نہیں ہوسکتا، بلکہ اس سے عام طور پر الٹی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اور تھوڑے بہت کیے کرائے پر بھی پانی پھر جاتا ہے۔

فیّاضی

۱۶۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ اَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَاَسْمَآءَ وَجُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ اَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ اِلَى الشَّيْءِ حَتّٰى اِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَاَمَّا اَسْمَآءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

(الادب المفرد۔ باب سخاوۃ النفس۔ ص ۴۳)

"عبداللہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ اور اسماءؓ[1] سے بڑھ کر فیاض عورتیں نہیں دیکھیں۔ لیکن دونوں کی فیاضی کا رنگ مختلف تھا۔ حضرت عائشہؓ کا یہ حال تھا کہ وہ (اپنی آمدنی کی رقم) جمع کرتی رہتی تھیں۔ جب اچھی خاصی رقم جمع ہو جاتی تو مستحقین میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔ لیکن حضرت اسماءؓ کا طریقہ اس کے برعکس تھا۔ وہ کل کے انتظار میں کوئی چیز رکھتی ہی نہ تھیں، جو آیا اُسی وقت تقسیم کر دیا۔

امانت و دیانت

۱۷۰ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ مِنَ الدُّنْیَا اِحْفَظْ اَمَانَۃً وَصِدْقَ حَدِیْثٍ وَحُسْنَ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃً فِیْ طُعْمَۃٍ ۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چار چیزیں تمہیں میسّر ہوں تو دنیا کی کسی چیز سے محرومی تمہارے لیے نقصان دِہ نہیں ہے: (۱) امانت کی حفاظت۔ (۲) راست گفتاری۔ (۳) خوش خلقی (۴) روزی میں پاکیزگی۔"

۱۷۱ ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

[1] حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت اسماءؓ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت اسماءؓ حضرت عائشہؓ کی حقیقی بہن ہیں۔

Marfat.com

قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوۃ۔ باب الشرکۃ ص ۲۵۴)

"حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "جو تمہارے پاس امانت رکھے اُسے اس کی امانت ادا کر دو اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔"

Marfat.com

رذائلِ اخلاق

خودپسندی

۱۷۲ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُهْلِکَاتٌ فَتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَمَّا الْمُهْلِکَاتُ فَهَوًی مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّهُنَّ ۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۵۵)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین باتیں نجات دینے والی ہیں اور تین باتیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ نجات دینے والی تین باتیں یہ ہیں: (۱) کھلے اور چھپے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا۔ (۲) خوشی اور ناخوشی (ہر صورت میں) حق بات کہنا۔ (۳) ناداری ہو یا خوش حالی (ہر حالت میں) اعتدال اور میانہ روی کی راہ پر چلنا۔ ہلاکت میں ڈالنے والی تین باتیں یہ ہیں: (۱) ایسی خواہش جس کا انسان تابع اور غلام بن کر رہ جائے۔ (۲) ایسی حرص جسے مقتدا اور پیشوا مان لیا جائے۔ (۳) خودپسندی، فرمایا یہ بیماری ان تینوں میں زیادہ خطرناک ہے۔"

تشریح: انسان کا اپنے علم، دولت، جسمانی توانائی یا زہد و تقویٰ پر اترانا ایک

Marfat.com

ایسا خلاقی مرض ہے کہ جس میں مبتلا ہو کر انسان اس طرح خود فریبی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ نہ تو وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہوتا ہے اور نہ اس میں حق کی طلب کے لیے کوئی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔

خود پسندی کی روک تھام

۱۷۳ - عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۲)

"مقدادؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔"

اس کا یہ مطلب ہے کہ اس مدح سرائی اور چاپلوسی سے ان کا جو مقصد ہے اس میں اُن کو ناکام بنا دو۔

خود پسندی سے احتراز

۱۷۴ - عَنْ عَدِيٍّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذْكِيَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (الادب المفرد۔ باب ایقول الرجل اذا زکی۔ ص ۱۱۳)

"عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے جب کسی منہ در منہ تعریف کی جاتی تو وہ کہہ دیتے: "اے خدا! جو یہ لوگ کہتے ہیں (اپنی میری گرفت نہ کرنا، اور جو (میری کمزوریاں) یہ جانتے نہیں ہیں اُن کو معاف فرما۔"

انسان اپنی مدح سرائی سُن کر عام طور پر غرور اور خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے

Marfat.com

اس لیے صحابہ کرامؓ ایسے موقع پر اس شر سے بچنے کے لیے خدا کے حضور دست بہ دعا ہو جاتے تھے۔

ایک طرف تو مدح سرائی کے مواخذہ سے بچنے کی دعا ہوتی اور دوسری طرف اس اندیشے سے کہ کہیں تعریف سننے سے نفس موٹا نہ ہونے پائے اپنی خامیوں اور کمزوریوں کو یاد کرتے ہوئے خدا کے سامنے معافی کے طالب ہوتے۔

شہرت پسندی

۱۷۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ ابوداود۔ مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے دُنیا میں شہرت اور نمائش کا لباس زیب تن کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔"

توضیح: شہرت اور نمائش کا لباس دو قسم کا ہو سکتا ہے:

(۱) رئیسوں اور مال داروں کا زرق برق، بھڑکیلا لباس پہنا جائے تاکہ اس طریقے سے عوام کے دلوں پر اپنی وجاہت اور سرداری کا سکہ جمایا جا سکے۔

(۲) مذہبی پیشواؤں یا راہبوں، سنیاسیوں اور تارک الدنیا درویشوں جیسا لباس پہن کر دینی تقدس اور رُوحانی پاکبازی باور کرانے کی کوشش کی جائے۔

ایک اسلامی معاشرہ میں نہ مال داروں کے لیے کوئی مخصوص لباس ہے اور نہ وہاں کوئی ایسا مذہبی طبقہ ہی گوارا کیا جا سکتا ہے جو خاص قسم کی پوشاک کے ذریعہ اپنے رُوحانی تقدس کا اظہار کر سکے۔

Marfat.com

تکبّر

۱۷۶ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۲۵)

"عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنّت میں ایسا شخص داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی غرور و تکبّر ہوگا۔" ایک آدمی نے دریافت کیا: انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: "اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند رکھتا ہے تکبّر حق (کے مقابلے میں) اِترانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔"

تشریح: جائز حدود میں رہتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی حیثیت کے مطابق لباس اور رہائش میں زیب و زینت اختیار کرتا ہے تو اس سے اس پر کبر و نخوت کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ کبر و نخوت تو یہ ہے کہ انسان دُنیاوی لذّتوں اور آسائشوں میں اس طرح مدہوش ہو کہ نہ اللہ کے حقوق ادا ہو سکیں اور نہ بندوں کے حقوق کی پرواہ رہے

خِسّتِ نفس

۱۷۷ - عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ، اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ، قَالَ فَاِذَا تَاكَ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ نِعْمَتِ

Marfat.com

اللّٰہِ عَلَیْکَ وَکَرَامَتِہٖ ۔ (النسائی ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۴۷۵)

"ابُوالاحوص سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہُوا، میرا لباس بہت ہی معمولی تھا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: "تمھارے پاس مال ہے؟" میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: "کس قسم کا مال"؟ مَیں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کے مال سے نوازا ہے۔ اونٹ، گائے، بھیڑ، گھوڑے اور غلام، سب ہی کچھ میرے پاس موجود ہے۔ (اس پر) آپؐ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے تمھیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اس کی نعمت و کرم فرمائی کا نشان بھی تو بظاہر کچھ نظر آنا چاہیے"۔

اس حدیث میں خست نفس سے روکنا مقصود ہے۔ یہی خستِ نفس (سفلے پن کی ذہنیت) کفرانِ نعمت کا باعث بنتی ہے۔

لیکن اس اظہارِ نعمت میں اتنا غلو بھی نہ ہو کہ فخر و نمائش اور اسراف و تبذیر کی شکل پیدا ہو جائے۔

تنگ ظرفی

۱۷۸ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔

(البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ باب العطایا ۔ ص ۲۵۲ ۔ مطبع انصاری)

"(بروایت عبداللہ بن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "عطیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتّے کی سی ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ اس بارے میں اس سے بدتر مثال اور کیا ہو سکتی ہے"۔

Marfat.com

خودغرضی

۱۷۹ ۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ۔(متفق علیہ۔مشکوٰۃ ۔ص ۲۶۳)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "کوئی عورت اپنی مسلمان بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس طرح جو کچھ اس کے برتن میں ہے اُسے انڈیل دے۔ اُسے چاہیے کہ نکاح کرلے، اُسے وہی کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے"۔

تشریح: اگر کوئی شخص عقد ثانی کا ارادہ رکھتا ہے، تو دوسری (بننے والی) بیوی کا یہ مطالبہ نہیں ہونا چاہیے کہ پہلے سابقہ بیوی کو طلاق دے پھر مجھ سے نکاح رچائے۔ اس مطالبے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ اُسے مل رہا ہے وہ اس کے بجائے مجھے ملے۔ اس قسم کی گندی اور خودغرضانہ ذہنیت اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔

بخل اور تنگ دلی

۱۸۰ ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ (رواہ البیہقی ۔مشکوٰۃ ۔۴۱۶)

"عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: "مومن وہ نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کر کھائے حالانکہ پڑوس میں اس کا ہمسایہ بھوکا تڑپ رہا ہے"۔

Marfat.com

بے غیرتی اور سفلہ پن

۱۸۱ — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا۔

(رواہ ابوداؤد - مشکوٰۃ - ص ۲۷۰)

(بروایت عبداللہ بن عمرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی، اور جو بن بلائے کسی دعوت میں پہنچ گیا تو وہ (درحقیقت) چور بن کر داخل ہوا اور ڈاکو بن کر (وہاں سے) نکلا۔"

تشریح : یعنی (۱) باہمی اسلامی رشتۂ اخوت برقرار رکھنے بلکہ ترقی دینے کے لیے ضروری ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ تحفہ دیا جائے، دعوت و ضیافت کا اہتمام کیا جائے۔ اب جو شخص مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے بلانے پر بھی اس کی دعوت قبول نہیں کرتا، تو وہ دراصل اس رشتۂ اخوت کو کاٹتا ہے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔

(۲) لیکن بن بُلائے کسی کے ہاں پہنچ جانا تو خستِ نفس اور کمینہ پن کی علامت ہے۔ ہاں اگر بہت ہی زیادہ بے تکلفانہ مراسم ہیں تو پھر اس قسم کی آمد و رفت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شرعی عذر کی بنا پر کسی مسلمان بھائی کی دعوت قبول نہیں کرتا تو وہ اس وعید کا مستحق نہ ہوگا جو حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

Marfat.com

حرص

۱۸۲ ۔ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ ۔ کتاب الرقاق)

"(بروایت عمروؓ بن عوف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مجھے تم پر فقر و ناداری کا زیادہ اندیشہ نہیں ہے، بلکہ مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم پر دُنیاوی مال و متاع کے دروازے کھول دیے جائیں جس طرح کہ تم سے پہلوں پر کھول دیے گئے تھے، پھر تمھیں دُنیا کی اس طرح چاٹ لگ جائے جس طرح کہ تم سے پہلوں کو لگی تھی۔ (نتیجہ یہ نکلے) کہ دنیا تمھیں اس طرح تہس نہس کر کے رکھ دے جس طرح اس نے اگلوں کو برباد کیا۔"

توضیح : اس بارے میں بھی اسلام میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ نہ تو راہبوں اور سنیاسیوں کی مانند دنیا کی نعمتوں اور راحتوں سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے اور نہ اتنا انہماک ہو کہ زندگی کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے۔

اس روایت میں دولت کی بہتات کو فقر و فاقہ کی حالت سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ فقر و فاقہ کے غلط اثرات نسبتاً محدود ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ فاسقانہ اور مفسدانہ نظام نہیں پنپ سکتا جو دولت کی بہتات کی شکل میں پروان چڑھتا ہے، اور تہذیب و اخلاق کی تمام بنیادوں کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

Marfat.com

تصنّع اور نقّالی

۱۸۳ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّہَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ۔ (رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الترجل)

"عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسے مردوں پر لعنت برساتا ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ایسی عورتوں پر لعنت کرتا ہے جو مردوں کا رُوپ دھارنا چاہتی ہیں۔"

تشریح : یہاں جزوی اور عام معاملات میں تشبّہ کو ممنوع نہیں قرار دیا جا رہا ہے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ مرد یا عورتیں اپنا حُلیہ اس طرح نہ بگاڑ لیں کہ ان کے درمیان بظاہر امتیاز نہ کیا جا سکے۔

گفتگو میں تصنّع اور بناوٹ

۱۸۴ ۔ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ (البیہقی ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۴۱۰)

"(بروایت ابو ثعلبہ خشنی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب اور زیادہ محبوب تم میں سے وہ ہوں گے جو اخلاق میں بہتر ہیں، اور مجھ سے زیادہ دُور اور زیادہ ناپسندیدہ وہ ہوں گے جو تم میں سے

Marfat.com

اخلاق میں بُرے ہیں۔ جن کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔ جو منہ پھُلا پھُلا کر تکلّف سے باتیں بناتے ہیں۔ متکبّر ہیں۔"

تشریح : بداخلاق لوگوں کی جہاں اور بہت سی نشانیاں ہیں وہاں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ باتیں بنانے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ اپنی چرب زبانی سے جھوٹ کو سچ بنا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔

جھُوٹا تکلّف

۱۸۵ ۔ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ زَفَفْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ اَخْرَجَ عُسًّا مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ امْرَأَتَهٗ فَقَالَتْ لَآ اَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعِيْ جُوْعًا وَّكَذِبًا۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۱۴۷)

(بروایت اسماءؓ بنت عمیس) کہتی ہیں کہ ہم نے ازواج مطہّرات میں سے کسی ایک کو دُلھن بنا کر آپؐ کے پاس بھیجا، جب ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دودھ کا پیالہ نکالا۔ پہلے آپؐ نے خود نوش فرمایا، پھر آپؐ نے اپنی دُلہن کو پیش کیا۔ اُس نے کہا: "مجھے خواہش نہیں ہے۔" آپؐ نے فرمایا: "بھُوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔"

تشریح : عام طور پر یہ بھی ایک فیشن ہو گیا ہے کہ جب کسی عزیز یا دوست کی طرف سے کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو بھوک اور خواہش کے باوجود محض تکلّف کے طور پر یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا جاتا ہے کہ "اس وقت بھُوک نہیں ہے۔" مذکورہ بالا روایت میں اِسی قسم کے پُرتکلّف جھُوٹ سے روکا گیا ہے۔

Marfat.com

فضول مشاغل میں انہماک

۸۶| — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی ثُمَّ یَتَغَنّٰی وَیَدَعُ اَنْ یَّقْرَءَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ (المعجم الصغیر للطبرانی - ص ۲۷)

"ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر گانے میں مشغول ہوجائے اور سورہ بقرہ پڑھنے سے گریز کرے"۔

تشریح: یعنی موسیقی اور گانا بجانا شیطانی کام ہے۔ اگر کسی کو کچھ پڑھنا ہی ہے تو قرآن جیسی کتاب میں کیوں نہ وقت صَرف کرے۔ اس حدیث میں سورہ بقرہ کا ذکر خاص طور پر بظاہر اس لیے کیا گیا ہے کہ گانے بجانے سے نفاق کی آلائش انسان میں پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ گانا نفاق پیدا کرتا ہے، اور سورۂ بقرہ میں پوری تفصیل کے ساتھ نفاق کی مذمّت اور اس کا علاج بیان ہوا ہے۔

اسراف وتکلّف

۸۷| — عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ - (رواہ مسلم - مشکوٰۃ - کتاب اللباس -)

"(بروایت جابرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "(گھر میں) بستر ایک مرد (صاحب خانہ) کے لیے ہوتا ہے، ایک بستر اس کی بیوی کے لیے ہوتا ہے، اور تیسرا مہمان کے لیے، اور چوتھا شیطان کے لیے"۔

تشریح : ایک مسلمان کے گھر میں فرنیچر، سامان بقدر ضرورت ہونا چاہیے۔ تکلف اور ٹھاٹ باٹ کی غرض سے فرنیچر اور گھر کے سامان کی بہتات شیطانی طرزِ عمل ہے جو خدا کو انتہائی ناپسندیدہ ہے۔

اس روایت میں بستروں کی متعین تعداد پر زور دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اس ذہنیت پر ضرب لگانا مطلوب ہے جس سے عیش پسندانہ اور مسرفانہ زندگی وجود میں آتی ہے۔

۱۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ ، فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ۔

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب سنن الوضوء۔ ص ۳۹)

"(بروایت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) سعدؓ کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: "اے سعدؓ! یہ کیا فضول خرچی کر رہے ہو؟" سعدؓ نے کہا: کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں، خواہ تم بہتے دریا کے کنارے کیوں نہ بیٹھے ہو۔"

تشریح : اِس قسم کے اندازِ بیان سے مسرفانہ ذہنیت پر بند باندھنا مقصود ہے، بعض حالات میں اسراف مضر اثرات نہ بھی رکھتا ہو تب بھی اس قسم کے عمل سے پرہیز ہی کرنا چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ اسراف کی یہ عادت دوسرے مواقع پر دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث بنے۔

پھر یہاں یہ پہلو بھی واضح رہے کہ اسراف نہ صرف یہ کہ دُنیاوی معاملات میں ممنوع ہے بلکہ عبادات کی ادائیگی میں بھی ایسا کرنا معصیت ہے۔

Marfat.com

۱۸۹- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا (مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کو نظر (رحمت) سے نہ دیکھے گا جو اپنا ازار (تہ بند، لنگی) متکبرانہ انداز میں زمین پر لٹکاتے ہوئے چلتا ہے۔"

تشریح: اللہ تعالیٰ کو فخر و نمائش اور کبر و غرور قطعاً ناپسند ہے۔ اسی لیے اسلام میں ان تمام اعمال و حرکات پر پابندی لگا دی گئی ہے جو کبر و غرور کے اظہار کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اسراف و تعیّش

۱۹۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ ذَالِكَ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ (رواہ الدارقطنی۔ مشکوٰۃ۔ باب الاشربہ)

"(بروایت عبداللہ بن عمرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جس میں ان دونوں میں سے کسی کی ملاوٹ ہو، پانی پیا تو وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہا ہے۔"

توضیح: منشا یہ ہے کہ اسلام عجمی تکلفات اور سرمایہ دارانہ مظاہر سے مسلم سوسائٹی کو پاک رکھنا چاہتا ہے۔

حدیث میں صرف پینے کا ذکر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے کھانے پینے اور برتنے کی وہ تمام چیزیں مُراد ہیں جن سے امیرانہ ٹھاٹ باٹ کا مظاہرہ ہو۔

Marfat.com

مایوسی اور پست ہمتی

۱۹۱ ۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ، وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ۔ (بخاری۔مشکوٰۃ ۔ باب تمنی الموت)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُکھ تکلیف کے پہنچنے پر تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے (ہاں) اگر بہت ہی ناگزیر صورتِ حال پیش آجائے تو اُسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب کہ موت میرے لیے بہتر ہو"

توضیح : اسلام میں خودکشی تو کیا موت کی تمنّا کرنا بھی جائز نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اَن گنت نعمتوں میں سے زندگی بھی ایک بڑی نعمت ہے اب اس نعمت کے ختم ہونے اور چھن جانے کی آرزو کرنا درحقیقت کفرانِ نعمت (نعمت کی ناقدری) کے ہم معنیٰ ہے۔ اس لیے اس کا معصیت ہونا ظاہر ہے۔

وہمی مزاج

۱۹۲ ۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

(رواہ مسلم۔مشکوٰۃ ۔ باب مایوجب الوضوء ۔ ص ۳۲)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

"جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں کچھ (گڑبڑ) محسوس کرے اور معاملہ مشتبہ ہو جائے کہ آیا ریح (ہوا) خارج ہوئی ہے یا نہیں تو مسجد (نماز کی جگہ) سے نہ نکلے تاوقتیکہ آواز سُنے یا بُو محسوس کرے۔"

یعنی محض شک اور وہم کی بنا پر نماز توڑنا جائز نہیں جب تک کہ یقینی صورت پیدا نہ ہو جائے۔

Marfat.com

پاکیزہ زندگی

Marfat.com

Marfat.com

فہم و دانائی

۱۹۳ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُکُمْ اِسْلَامًا اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا اِذَا فَقُهُوْا۔

(الادب المفرد۔ باب حسن الخلق اذا فقهوا۔ ص ۴۴)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: "تم میں سے اسلام میں بہتر وہ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں جبکہ وہ (دین میں) سمجھ رکھتے ہوں۔"

۱۹۴ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ وَیَقُوْلُ اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ، لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔ (صحیح مسلم مشکوٰۃ۔ باب الامامۃ ص ۹۰)

"حضرت ابوسعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت (صفیں سیدھی کرنے کے لیے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: "برابر ہو جاؤ (صف بندی میں) انتشار و اختلاف نہ پیدا

Marfat.com

کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی۔ تم میں سے جو عقل و فہم والے ہیں وہ مجھ سے قریب رہیں، پھر جو اُن سے قریب ہیں، پھر جو اُن سے قریب ہیں۔"

یعنی عقل و فہم اور دینی شعور کے لحاظ سے جو لوگ ممتاز ہوں ان کو نماز میں امام سے قریب ہونا چاہیے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ لوگوں کی صف بندی کی جائے۔

۹۵ | ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ (مشکوٰۃ۔ باب الحذر۔ ص ۴۲۲)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و عمرہ اور دوسری تمام نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا " انسان یہ سب کچھ کرتا ہے مگر قیامت کے دن عقل و فہم کے مطابق ہی اُسے بدلہ ملے گا۔"

تشریح : انسان جس قدر شعور اور عقل و فہم کے ساتھ مراسمِ عبادت ادا کرے گا، اُسی قدر وہ عبادت کے اصل مقصد سے باخبر رہے گا اُسے وہ لذت حاصل ہوگی جو اللہ کے نیک بندوں کو اس موقع پر فی الواقع فرحت و مسرت سے ہم کنار کر دیتی ہے۔

اِس مضمون کی تائید ذیل کی آیت سے ہوتی ہے:

اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝

یعنی رحمان کے بندے وہ ہیں کہ جب ان کو رب کی آیتوں کی یاد دہانی کرائی جاتی

Marfat.com

تو وہ ان پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے، یعنی عقل و فہم سے کام لیتے ہیں اور سوچے سمجھے بغیر محض تقلیدی خوش اعتقادی کی بنا پر کسی حکم کی پیروی نہیں کرتے۔

عقل و تجربہ

۱۹۶ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ۔

بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۰۵

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔"

تشریح: مومن اتنا ہوشیار اور چوکنا رہتا ہے کہ اگر کبھی ایک بار دھوکا کھا بھی جاتا ہے تو دوبارہ کسی کے فریب میں نہیں آتا۔

لیکن چونکہ وہ خدا کے خوف سے صرف حلال کمائی پر خواہ وہ کتنی قلیل مقدار میں کیوں نہ ہو قناعت کرتا ہے اور اس کے مقابلے میں حرام مال کا انبار بھی لگا ہو تو اس کی نگاہ نہیں اٹھتی۔ دنیادار اسے بیوقوف سمجھتے ہیں۔ اسی بنا پر بعض روایات میں مومن کو غِرٌّ کَرِیْمٌ (شریف سادہ لوح) اور منافق کو خَبٌّ لَئِیْمٌ (دھوکے باز کمینہ) کہا گیا ہے اور یہی معنی ہیں اس روایت کے جس میں آتا ہے: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ بُلْهٌ۔ (بلاشبہ جنت والے سادہ لوح ہوتے ہیں)۔

۱۹۷ ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ اِلَّا ذُوْ عُثْرَةٍ وَلَا یَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ۔

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الحذر۔ ص ۴۲۱)

"ابُوسعید خُدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "صاحب حِلم (بُردبار) وہی ہے جسے لغزشوں سے بھی سابقہ پڑتا ہے۔ اور حکیم و دانا وہی ہے جو تجربہ بھی رکھتا ہے۔"

طہارت ونظافت

۱۹۸ ۔ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الطہارۃ ص ۳۰)

"ابُومالک اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "طہارت و پاکیزگی ایمان کا نصف حصّہ ہے۔"

تشریح: اسلام صرف رُوحانی اور اخلاقی طہارت و پاکیزگی ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ظاہری صفائی، پاکیزگی اور سلیقہ شعاری کی بھی تاکید کی ہے۔

اس بنا پر اس روایت میں ظاہری طہارت و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔

۱۹۹ ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب آداب الخلاء ص ۳۴)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم دایاں ہاتھ وضو اور کھانے پینے کے لیے استعمال فرماتے اور بائیں ہاتھ سے استنجا جیسے کاموں کو انجام دیتے۔"

تشریح: مَا كَانَ مِنْ اَذًى کا مطلب یہ ہے کہ ناک کا فضلہ اور اس

Marfat.com

قسم کے دوسرے مواقع پر آپؐ بائیں ہاتھ سے کام لیتے تھے اور اس کے برعکس پاکیزہ اُمور دائیں ہاتھ سے انجام پاتے تھے۔

۲۰۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ ۔ (رواہ ابوداؤد - مشکوٰۃ - باب آداب الخلاء - ص ۳۵)

"ابروایت عبداللہؓ بن مغفل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ ایک شخص غسل خانے میں پیشاب بھی کرے اور پھر وہیں غسل اور وضو میں مشغول ہو جائے۔"

تشریح : یعنی پیشاب کے لیے الگ جگہ ہونی چاہیے اور غسل کے لیے الگ۔ ورنہ اس بارے میں اگر بے احتیاطی برتی جائے تو طہارت و پاکیزگی کا معاملہ مُشتبہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

۲۰۱ - عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبُوْلَ فَاَتٰى دَمْثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ ۔

(رواہ ابوداؤد - مشکوٰۃ - باب آداب الخلاء - ص ۳۴)

"ابُوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک دن مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھا۔ آپؐ کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ آپؐ ایک دیوار کی جڑ میں نرم جگہ پر پہنچے اور اپنی ضرورت پُوری کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو نرم جگہ تلاش کرلے۔"

Marfat.com

۲۰۲۔ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ رَاٰنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَآئِمًا ۔ فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَآئِمًا فَمَا بُلْتُ قَآئِمًا بَعْدُ ۔

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب آداب الخلاء ص ۳۵)

"حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ۔ آپؐ نے فرمایا: "اے عمرؓ! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔" اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر کبھی بھی پیشاب نہیں کیا۔"

تشریح : کسی عذر یا مجبوری کی بنا پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے، ویسے عام حالات میں مذکورہ بالا حکم کی پابندی لازمی ہے۔

۲۰۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ اُعَلِّمُکُمْ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ وَنَھٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ وَنَھٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِہٖ ۔

(رواہ ابن ماجہ ۔ مشکوٰۃ ۔ باب آداب الخلاء ص ۳۴)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "میں تمہارے لیے ایسا ہی (شفیق) ہوں جیسے باپ اپنی اولاد کے لیے۔ میں تعلیم دیتا ہوں، جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لیے جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ۔" آپؐ نے تین پتھروں سے استنجا کرنے کی تاکید کی اور لید، ہڈی سے منع فرمایا۔ نیز آپؐ نے اس بات سے روکا کہ انسان دائیں ہاتھ سے استنجا کرے"

Marfat.com

تشریح : (۱) قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے کے بارے میں فقہاء اور ائمہ دین میں اختلاف ہے۔

دلائل کے لحاظ سے امام شافعیؒ کا مسلک قوی معلوم ہوتا ہے۔ یعنی یہ حکم کھلی فضا (جنگل) کے لیے ہے۔ آبادی میں یہ پابندی نہیں ہے۔

(۲) استنجا کی تین شکلیں ہیں :

(الف) تین پتھر یا ڈھیلے استعمال کیے جائیں۔

(ب) پانی سے استنجا کیا جائے۔

(ج) مذکورہ بالا دونوں طریقوں کو جمع کر دیا جائے۔

۲۰۴ ۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ

(رواہ مسلم مشکوٰۃ ۔ باب الجماعۃ ص ۹۸)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سُنا: "کھانا سامنے آگیا ہو تو پھر نماز نہیں ہے اور نہ اس حال میں کہ جب اسے پیشاب پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو۔"

تشریح : (۱) بھوک لگ رہی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانے سے فارغ ہو لینا چاہیے تاکہ بعد میں پوری یکسوئی اور دل جمعی کے ساتھ نماز ادا کی جا سکے۔

ہاں اگر کھانے کی خواہش زیادہ نہ ہو تو نماز کا پہلے ادا کر لینا بہتر ہے۔

(۲) حوائج ضروریہ کو روک کر نماز پڑھنا تو کسی شکل میں بھی مناسب نہیں ہے۔

Marfat.com

۲۰۵ ۔ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ۔ باب آداب الخلاء ص ۳۵)

"(بروایت معاذؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لعنت کے مقامات سے پرہیز کرو:

(۱) دریاؤں کے گھاٹ۔

(۲) عام راستہ۔

(۳) سایہ کی جگہیں۔"

یعنی ان تینوں مقامات پر رفع حاجت کرنے سے انسان خدا کے ہاں لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس حکم میں حکمت کے دو پہلو معلوم ہوتے ہیں:

(۱) اس قسم کی بدتمیزی سے ذوقِ طہارت گھن کرتا ہے۔

(۲) ایسے مقامات جہاں عام پبلک کی آمد و رفت رہتی ہو، رفع حاجت کے لیے بیٹھ جانا بے شرمی بھی ہے اور انتہائی خود غرضی کا ثبوت بھی۔

۲۰۶ ۔ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَکَلَھُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَابُدَّ اٰکِلِیْھِمَا فَاَمِیْتُوْھُمَا طَبْخًا۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب المساجد۔ ص ۶۲)

"معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلّم نے ان دو درختوں لہسن اور پیاز سے منع فرمایا ہے۔

آپؐ کا ارشاد ہے: "جو ان کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے"۔ پھر آپؐ نے فرمایا: "اگر ان کا کھانا ناگزیر ہو تو اُن کی بُو کو پکا کر ختم کر دینا چاہیے"۔

تشریح: اسلام میں نفاست و طہارت اور اجتماعی آداب کا اتنا اہتمام کیا گیا ہے کہ ایسی اشیاء جن کی بُو عام طور پر ناگوار ہوتی ہے اُن کو کھا کر مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ اس حکم سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) جن اشیاء کی بُو ناگوار حد تک ناپسندیدہ ہو ان کے کھانے اور استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۲) مجالس اور اجتماعی مواقع پر اس معاملہ میں اپنے ساتھیوں کا بھی لحاظ ہونا چاہیے۔

آدابِ طعام

۲۰۷ — عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلِمَةَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الاطعمہ)

"عمرو بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ مَیں لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہاں زیرِ تربیت (پرورش) تھا، (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پُوری پلیٹ میں چکر کھایا کرتا تھا، آپؐ نے فرمایا: "بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور قریب سے کھاؤ" — یعنی پلیٹ کا جو کنارا تمہارے سامنے ہے وہیں سے

Marfat.com

کھاؤ۔ ساری پلیٹ میں ہاتھ کو نہ گھماؤ۔"

تشریح : عمرو بن ابی سلمہ کی یہ حرکت بظاہر ایک معمولی بات تھی لیکن اس کے باوجود آپؐ نے اس کو نصیحت کی اور کھانے کے ضروری آداب بتلائے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ معمولی معمولی باتوں میں بھی والدین کو یا سرپرستوں کو اولاد کی تربیت کا کتنا خیال رکھنا چاہیے۔

واضح رہے کہ عمرو بن سلمہؓ آپؐ کے ربیب تھے۔ یعنی اُمّ المومنین اُمّ سلمہؓ کے پہلے شوہر ابُوسلمہؓ کے لڑکے تھے۔ آپؐ اولاد کی طرح ان کی تربیت کا خیال رکھتے تھے۔

۲۰۸ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الاطعمہ)

"حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کبھی بھی کھانے پر نکتہ چینی نہیں کی، اگر خواہش ہوئی تو کھالیا اور اگر ناپسند ہُوا تو چھوڑ دیا۔"

یعنی اصل چیز تو خوردن برائے زیستن ہے نہ کہ زیستن برائے خوردن۔ اس لیے جس کے سامنے اعلیٰ مقصد ہو وہ نہ کھانے پینے کی چیزوں میں مین میخ نکالتا ہے اور نہ بات بات پر گھر والوں کو ٹوکنے اور اُن سے اُلجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۰۹ - عَنْ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی

طَعَامِكُمْ وَ ذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الفتیا)

"وحشیؓ بن حرب نے اپنے باپ سے اور انھوں نے (وحشی) کے دادا سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کھاتے ہیں سیری نہیں ہوتی۔ آنحضورؐ نے فرمایا: "شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو"۔ صحابہؓ نے عرض کیا: "جی ہاں"۔ آپؐ نے فرمایا: "مل کر کھانا کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر بھی کرو، تمھارے کھانے میں برکت ہوگی"۔

تشریح: الگ الگ کھانا شرعاً جائز ہے، لیکن اجتماعی شکل زیادہ پسندیدہ ہے اور موجب خیر و برکت ہے۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب کھانے کے معاملہ میں اجتماعی رنگ اتنا مؤثر ہو سکتا ہے، تو اگر پوری زندگی ہی اجتماعی رنگ میں رنگ جائے تو اس کے ثمرات و نتائج کتنے دُور رس ہوں گے اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔

۲۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَّمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الاطعمہ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو وہ اُسے دھوئے بغیر سو گیا اور اُسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے"۔

یعنی کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھو لینا ضروری ہے خصوصاً جب کہ

Marfat.com

ہاتھ کو چکنائی لگی ہوئی ہو۔

متانت اور شائستگی

۲۱۱ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ اَنَّہٗ سَئَالَ اُمَّ سَلِمَۃَ عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَۃً مُفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب فضائل القرآن)

"یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حرف حرف الگ کر کے پڑھتے ہوئے بتایا۔" گویا آپؐ کے صاف صاف اور حرف بہ حرف صحیح پڑھنے کی توصیف یعنی آپؐ کی قرأت میں متانت، وقار اور ٹھیراؤ تھا۔ جلد بازی اور گھبراہٹ نہ تھی

جمالِ صوت

۲۱۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

(رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ کتاب فضائل القران)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

تشریح: بلا تکلف قرآن مجید کو خوش آوازی سے پڑھنا پسندیدہ۔ لیکن تکلف یا بدآوازی سے قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

گفتگو میں متانت

۲۱۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ۔ باب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تمہاری طرح (تیزی سے) باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ آپؐ بات اس طرح کیا کرتے کہ اگر گننے والا گنے تو اُسے شمار کر سکے"۔

طہارتِ زباں

۲۱۴۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ ۔ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ باب فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

"حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان فحش گوئی، لعن طعن اور سب وشتم سے پاک تھی۔ ناراضگی اور عتاب کے موقع پر آپؐ فرمایا کرتے: "اُسے کیا ہو گیا ہے، اُس کی پیشانی خاک آلود ہو"

اصلاحِ فیشن

۲۱۵۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ لِمَ يُشَوِّهُ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی۔ ص ۲۲۳)

"جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک پراگندہ سر شخص کو دیکھا، آپؐ نے فرمایا: "تم میں سے ایک اپنے آپ کو بدنما کیوں بناتا ہے؟" پھر آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کچھ بال ترشوا لے"۔

Marfat.com

خوش مزاجی

۲۱۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

"عبداللہ رضؓ بن حارث سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ کسی کو مُسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے مزاج میں نہ تو تقشف (انتہائی خشکی) تھا، اور نہ ایسی خوش طبعی کہ ذرا ذرا سی بات پر فضا قہقہوں سے گونج اُٹھے، بلکہ اِس بارے میں آپؐ کا طرزِ عمل معتدل تھا۔

قہقہہ بازی سے پرہیز

۲۱۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ باب فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو کبھی اس طرح کِھل کِھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا تک نظر آجائے۔ آپؐ صرف مُسکراتے تھے۔"

آدابِ سفر

۲۱۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَ

Marfat.com

شَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوۃ۔ باب آداب السفر)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو تمھیں کھانے پینے اور آرام لینے سے روکے رکھتا ہے جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت پوری کرلے تو اُسے اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹنے میں جلدی کرنی چاہیے"۔

معاشرت

۲۱۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوۃ۔ باب آداب سفر)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں کوئی ایک طویل عرصہ تک گھر سے غیر حاضر رہے تو گھر والوں کے پاس اس کی واپسی رات کو نہ ہو"۔

اِس حدیث پر عمل کرنا اُس وقت ضروری ہوگا جب ایک شخص طویل عرصہ گزارنے کے بعد پیشگی اطلاع کے بغیر اچانک گھر واپس آرہا ہو۔ لیکن اگر وہ پہلے سے اطلاع دے چکا ہے تو حدیث کا اصل منشا پورا ہوگیا۔ وہ جب چاہے حسبِ سہولت گھر پہنچ سکتا ہے۔

۲۲۰۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ

Marfat.com

فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ۔ (رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ باب آداب السفر)

"کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت ہی تشریف لاتے ۔ جب آپؐ آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز اُدا کرتے۔"

سفر خصوصاً طویل سفر سے صحیح سالم واپسی پر مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنا شکرگزاری کا بہترین اور مؤثر طریقہ ہے۔

احتیاطی تدابیر

۲۲۱ ۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی اَجْاَرٍ فَوَقَعَ مِنْہُ ، وَمَنْ رَکِبَ الْبَحْرَ حِیْنَ یُرْتَجُّ فَھَلَکَ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ ۔ (الادب المفرد باب من بات علی سطح لیس لہ سترۃ ۔ ص ۱۷۴)

"ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو چھت کی منڈیر پر سویا اور پھر نیچے آگرا، تو اس کی ذمہ داری کسی پر نہیں ہے۔ اسی طرح جس نے طوفان کے وقت سمندر کا سفر کیا تو اُس کی ذمہ داری کسی پر نہیں۔ (یعنی اس قسم کی بے احتیاطی کرنے والا خود اپنے عمل کا ذمہ دار ہے)"۔

تشریح : زندگی بھی خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اس کو غفلت یا بے احتیاطی سے ضائع کر دینا یا اس کو نقصان پہنچانا کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے۔

۲۲۲ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ ۔

(ابوداؤد ۔ مشکوٰۃ ۔ باب آداب الخلاء ص ۳۵)

Marfat.com

"عبداللہ رضؓ بن سرجس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:
"تم میں سے کوئی (جانوروں کے) بِل میں پیشاب نہ کرے"۔

سونے کے آداب

۲۲۳ — عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحًا لِّوَجْہِہٖ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ قُمْ نَوْمَۃُ جَہَنَّمِیَّۃٌ۔ (الادب المفرد۔ باب الضجعۃ علی وجہہ۔ ص ۱۰۴)

"ابُوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو منہ کے بل اوندھا لیٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے اُسے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: "اُٹھ کھڑے ہو، یہ جہنّمی لیٹنا ہے"۔

حفظانِ صحّت

۲۲۴ — عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ اَنَّہٗ جَآءَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَامَ فِی الشَّمْسِ فَاَمَرَہٗ فَتَحَوَّلَ اِلَی الظِّلِّ۔

(الادب المفرد۔ باب لا یجلس علی حرف الشمس۔ ص ۱۷۲)

"ابُوقیسؓ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپؐ خطبہ دے رہے تھے۔ ابُوقیسؓ دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپؐ نے حکم دیا کہ وہ سایہ کی طرف ہٹ جائیں"۔

اِس روایت سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اُمّت سے آپؐ کی محبّت و شفقت کا کیا حال تھا؛ معمولی سے معمولی باتوں میں بھی آپؐ یہ خیال رکھتے تھے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔

چلنے پھرنے کے آداب

۲۲۵ ۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِی نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِیُعْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا ۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ۔ باب النعال)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک جوتے میں نہ چلے، دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اُتار دے۔"

Marfat.com

صارمی معاشرہ

Marfat.com

والدین کے حقوق

۲۲۶- عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ بَعْدَ مَوْتِھِمَا بِرُّھُمَا ؟ قَالَ نَعَمْ خِصَالٌ اَرْبَعٌ اَلدُّعَاءُ لَھُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا رَحِمَ لَکَ اِلَّا مِنْ قِبَلِھِمَا۔ (الادب المفرد۔ ص ۹)

ابو اسید سے روایت ہے کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا: والدین کی وفات کے بعد کیا اُن سے بھلائی کرنے کی کوئی ایسی شکل باقی رہ گئی ہے جسے میں انجام دے سکوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں چار باتیں ہو سکتی ہیں: (۱) ان کے لیے دُعا، و استغفار۔ (۲) ان کے (کیے ہوئے) عہد (وعدہ، وصیت) کو پُورا کرنا۔ (۳) ان کے دوستوں اور ملنے والوں سے احترام و تعظیم سے پیش آنا۔ (۴) اور اس رشتہ کو ملانا جو اُن کی طرف (واسطہ) سے تمہارے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔"

یعنی چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ جیسے رشتوں کا پورا پورا خیال رکھنا۔

Marfat.com

۲۲۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَآ اَبْكَيْتَهُمَا۔

(الادب المفرد للبخاری - ص ۵)

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر ہجرت پر بیعت کی غرض سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: "اُن کے پاس واپس جا اور ان کو اسی طرح خوش کر کے آ جس طرح کہ تو اُن کو رُلا کر آیا ہے۔"

تشریح : اگر والدین ضعیف اور اولاد کی مدد کے محتاج ہوں تو ایسی صورت میں والدین کی رفاقت اور ان کی خدمت ہجرت جیسے افضل عمل سے بھی بہتر ہے۔

۲۲۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب فی النذر)

"عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعدؓ بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے نذر کے بارے میں دریافت کیا جو ان کی ماں نے مانی ہوئی تھی۔ وہ اُس نذر کو پُورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: "اُن کی طرف سے نذر پُوری کر دو۔"

صلۂ رحمی

۲۲۹ - عَنْ بَكَّارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ اَوْ قَطِيْعَةَ الرَّحِمِ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ۔ (الادب المفرد۔ باب البغی۔ ص ۱۷)

(بروایت بکّار عن ابیہ عن جدّہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس گناہ کو چاہتا ہے (سزا کے واسطے) قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیتا ہے۔ ہاں تین قسم کے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا انسان کو موت سے قبل ہی بھگتنی پڑتی ہے: (۱) بغاوت، سرکشی۔ (۲) والدین کی نافرمانی۔ (۳) قطع رحم"۔

شوہر کی اطاعت

۲۲۰۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ مُرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔ (ابوداؤد)

"(بروایت ابوسعیدؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے"۔

تشریح: اس حدیث میں نفلی روزہ مُراد ہے۔

فرض روزہ تو عورت کو اپنے شوہر کی مرضی کے علی الرغم بھی رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

"خالق کی نافرمانی کی صورت میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی"۔

لیکن نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں رکھا جا سکتا۔

Marfat.com

نیک بیوی

۲۳۱ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح ص ۲۲۹)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت سے نکاح چار چیزوں کے لیے کیا جاتا ہے: (۱) مال۔ (۲) حُسن و جمال۔ (۳) خاندانی شرف۔ (۴) دین۔"

آپؐ نے فرمایا: "دین والی کو اختیار کرو۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (یعنی خوش و خرم رہو)"

۲۳۲ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "دنیا ساری کی ساری متاع (فائدہ اُٹھانے کا سامان) ہے، اور دنیا کی بہترین متاع نیک کردار خاتون ہے۔"

تشریح: یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی متقی اور پارسا کیوں نہ ہو اگر اس کی بیوی نیک سیرت نہیں ہے تو وہ کبھی بھی اس دُنیا میں سکون و اطمینان سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

صالح رشتہ کی اہمیّت

۲۳۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب تمھارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند رکھتے ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو فتنہ و فساد برپا ہوگا۔"

تشریح: برادری اور رسم و رواج کی پابندیوں کی بنا پر موزوں رشتے کو رَد کر دینا یا ٹالتے رہنا، زیادہ تر سوسائٹی میں شدید فتنہ کا موجب بن جاتا ہے۔ اس لیے حدیث میں اس کو فسادِ عریض سے تعبیر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

حُسنِ معاشرت

۲۳۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَۃً، اِنْ کَرِہَ مِنْہَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْہَا اٰخَرَ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۷۲)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن مرد (شوہر) مومن عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اُس کی ایک عادت اُسے ناپسند ہے (تو ہو سکتا ہے کہ) اس کی کوئی دوسری خصلت اُسے پسند آجائے۔"

تشریح: یہ ناممکن ہے کہ عورت ہر لحاظ سے بے عیب ہو، اگر اس میں کوئی خامی یا کمزوری موجود ہے تو اس میں بعض اچھے پہلو بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ایک مومن کے سامنے تصویر کے دونوں رُخ ہونے چاہییں۔

حُسنِ معاشرت کی اہمیّت

۲۳۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الدعوات۔ ص ۲۰۷)

Marfat.com

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کرنے پر مبارکباد دیتے تو فرماتے: "اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، تم دونوں پر اپنی برکتوں کی بارش نازل فرمائے اور تم دونوں کا ربط و تعلق خیر اور بھلائی کے ساتھ ہو۔"

بے تکلف معاشرت

۲۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ، فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۷۳)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک بار وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھیں، کہتی ہیں: میں نے آپؐ سے دوڑ میں مقابلہ کیا، میں پیادہ پا آپؐ سے آگے بڑھ گئی۔ (لیکن) جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپؐ کے ساتھ دوڑ لگائی تو آپؐ سبقت لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا: "یہ پہلی سبقت کا بدلہ ہے۔"

اس روایت سے حسنِ معاشرت کا ایک اچھا نمونہ ملتا ہے۔ مرد کو اپنے گھر والوں سے محض خشک مزاجی سے ہی پیش نہیں آنا چاہیے بلکہ بے تکلفی، خوش مزاجی کا برتاؤ بھی کرتے رہنا چاہیے۔

بیوی کی دل جوئی

۲۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ یَنْقَمِعْنَ مِنْہُ فَیُسَرِّبُھُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیَ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۷۲)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ وسلّم کے ہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری سہیلیاں (بھی) تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آپؐ تشریف لاتے تو وہ چھُپ جاتیں، آپؐ اُن (ڈھونڈ ڈھونڈ کر) میرے پاس بھیجتے تاکہ وہ میرے ساتھ کھیل سکیں۔"

بیویوں میں مساوات

۲۳۸۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآئِہٖ فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا مَعَہٗ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۷۱)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ اُن میں سے جس کا نام نکل آتا اُسے (سفر میں) ہمراہ لے جاتے۔"

تشریح : اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں :

(۱) جس شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اُسے اُن کے ساتھ منصفانہ مساویانہ سلوک کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ سفر میں بھی کسی بیوی کو بلا وجہ ترجیح نہ دی جائے۔

(۲) نزاعی معاملات میں یا جہاں غلط الزام اور تہمت کا اندیشہ ہو قرعہ کے ذریعہ تصفیہ کی صورت نکالی جا سکتی ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ازواج مطہّرات کی تربیت اور دل جوئی کا خیال

کھتے تھے کہ سفر میں بھی اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ یہ حُسن معاشرت کا بہترین نمونہ ہے

۲۳۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ ص ۲۸۳

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حلال کاموں میں اللہ کو زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق ہے"۔

تشریح: یہ اس لیے فرمایا گیا ہے کہ طلاق کا معاملہ مسلم معاشرہ میں کھیل بن کر نہ رہ جائے۔ یہ تو اسی صورت میں جائز ہے جب کہ باہمی الفت و محبت کے تمام امکانات ختم ہو جائیں۔

Marfat.com

اہل وعیال کے حقوق

۲۴۰ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَ أْ بِمَنْ تَعُوْلُ -

(رواہ ابوداؤد - مشکوٰۃ - باب فضل الصدقۃ

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "نادار اور مفلس کی کوشش (سے جو حاصل ہو) اور پھر فرمایا: "پہلے ان سے شروع کرو جن کے نان نفقہ کے تم ذمّہ دار ہو"

تشریح : اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں :

(الف) صدقہ جو بھی اخلاص کے جذبہ سے دیا جائے خدا کے ہاں مقبولیت کا درجہ رکھتا ہے - لیکن صدقہ کی وہ رقم جو ایک غریب مفلس مسلمان، محنت مزدوری سے کمائی ہے، خدا کے ہاں افضلیت اور محبوبیت کا درجہ پاتی ہے -

(ب) انسان پر پہلے ان لوگوں کی دیکھ بھال ضروری ہے جن کی کفالت کا بار اُٹھایا ہوا ہے - عام طور پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ شہرت و ناموری کی غرض سے قریبی رشتہ داروں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور غیروں پر صدقات و خیرات کی بارش کی جاتی ہے -

Marfat.com

۲۴۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی
وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ۔ باب فضل الصدقۃ)

"حضرت ابوہریرہؓ اور حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی خوشحالی برقرار
رہے، اور اس پر پہلے صرف کرو جس کے تم کفیل ہو۔"

توضیح: بظاہر ان دونوں حدیثوں میں تعارض اور ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن
اصل حقیقت یہ ہے کہ پہلی حدیث میں احساسِ کہتری کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ
اس کی بنا پر ایک غریب آدمی یہ سوچتا ہے کہ مال داروں کے صدقات وخیرات کے مقابلہ
میں اس کی حقیر رقم کیا حیثیت رکھتی ہے۔

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دل کے اخلاص کی بنا پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ صدقات
کی ظاہری مقدار کی کثرت پر۔

دوسری حدیث کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اس طرح اپنا مال نہیں لٹانا چاہیے کہ بعد
میں اسے اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑیں۔

۲۴۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ عِنْدَهٗ وَلَهٗ بَنَاتٌ فَتَمَنّٰی
مَوْتَهُنَّ فَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَنْتَ تَرْزُقُهُنَّ۔

(الادب المفرد۔ ص ۔)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا،
جس کے ہاں کئی لڑکیاں تھیں۔ اس نے تمنا کی، کاش یہ سب مر جائیں۔ عبداللہ بن عمرؓ

Marfat.com

اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا: کیا ان کے رازق تم ہو؟

۲۴۲۔ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً يَقُوْلُوْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ يَكْتَنِفُوْنَهَا بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَمْسَحُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى رَأْسِهَا وَيَقُوْلُوْنَ ضَعِيْفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيْفَةٍ، اَلْقَيِّمُ عَلَيْهَا مُعَانٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی۔ ص ۱۴)

"(بروایت نبیط رضؓ بن شریط) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سایہ میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ ایک ناتوان جان ہے جو ایک ناتوان کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے۔ جو اس بچی کی پرورش کرے گا قیامت تک خدا کی مدد اس کے شامل حال رہے گی۔"

توضیح: عرب میں عام طور پر لڑکی کی پیدائش کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ بعض قبیلے تو زندہ درگور دفنا دیا کرتے تھے۔ اب بھی کتنے ایسے ہیں جو لڑکی کے پیدا ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اس ذہنیت کو بدلنے کے لیے احادیث میں کثرت سے لڑکیوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کی ترغیب دی گئی ہے۔

۲۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا

Marfat.com

هَ فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ
يَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ
ءَ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ
تْرًا مِنَ النَّارِ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب التفقہ۔ ص ۔ ۴۲۰)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی
لڑکیاں لے کر آئی اور اُس نے سوال کیا (لیکن) اُسے میرے ہاں سے صرف ایک
ور ہی مل سکی۔ میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے اس کھجور کو ان دونوں
دل میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور گھر سے
کر چلی گئی۔ (اُسی وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے
سے یہ سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں
یا جائے (یعنی اس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں) اور پھر وہ اُن سے اچھا سلوک
ے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔"

ے سے مساویانہ سلوک

۲۴۵ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ نَحَلَنِيْ أَبِيْ نُحْلَةً
رَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَمْ تَرْضَ حَتَّى تُشْهِدَ [illegible] عَلَى
هِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي
يْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِيْ أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ
ا قَالَ لَا، قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ [illegible]

فَرَجَعَ وَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ باب العطایا)

"نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا (اس پر) میری والدہ عمرہؓ بنت رواحہ نے (میرے والد سے) کہا "جب تک آپ (اس معاملہ پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو گواہ نہ بنالیں گے میں راضی نہ ہوں گی۔" (راوی کا بیان ہے کہ) وہ (نعمان کے والد) آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ کے بطن سے ہے ایک عطیہ دیا ہے۔ عمرہ نے مجھے تاکید کی ہے کہ (اس پر) آپؐ کو گواہ ٹھیرالوں۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تم نے باقی بچّوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟" (نعمان کے والد نے) جواب دیا: "نہیں"۔ آپؐ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو اور اولاد کے درمیان انصاف کرو۔" (راوی کا بیان ہے کہ) نعمان کے والد واپس آئے اور اپنا عطیہ انھوں نے واپس لوٹا لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "میں ظلم پر گواہی نہیں دے سکتا۔"

توضیح: اولاد کا والدین پر یہ حق ہے کہ لین دین میں اولاد کے درمیان انصاف اور مساوات کا خیال رکھیں۔ اس بارے میں ائمہ دین کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا اس معاملہ میں لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان بھی مساوات رکھنی چاہیے، یا ان کے درمیان وراثت کے اُصول کے مطابق عطیات کی تقسیم ہو۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک وراثت کے اُصول کے مطابق لڑکے کو لڑکی سے دُگنا ملنا چاہیے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ اس بارے میں کسی امتیاز کی ضرورت نہیں ہے۔ بیٹا، بیٹی سب کے درمیان مساویانہ تقسیم ہوگی۔

Marfat.com

صلۂ رحمی

۲۴۶۔ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔ (البخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ باب فضل الصدقہ)

"میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی آزاد کی۔ پھر اس کا ذکر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو اپنے ماموں کو یہ لونڈی دے دیتی تو تیرے لیے بڑے اجر کا باعث ہوتا۔"

تشریح: یعنی صدقہ اپنی جگہ اچھی عبادت ہے لیکن جس صدقہ سے مستحق خویش و اقارب فائدہ اٹھائیں تو اس صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ یعنی ایک ثواب صدقہ کی بنا پر اور دوسرا صلہ رحمی کی وجہ سے

کمزوروں سے حسنِ سلوک

۲۴۷۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَ

Marfat.com

ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حِسَابَهٗ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهٗ بِرِفْقٍ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ۔

(رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ)

"حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں، اللہ اس کی موت کو آسان بنا دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ کمزوروں سے نرمی، والدین سے محبت و شفقت اور غلاموں سے اچھا سلوک۔"

خدمتِ خلق

۲۴۸۔ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ۔ ص ۴۲۷)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ تو مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کو محبوب وہ ہے جو اللہ کی عیال یعنی کمزوروں، ناتوانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے۔"

تشریح: عبادتِ خالق کے بعد اگر کوئی عمل اسلام میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے تو وہ خدمتِ خلق ہے۔ یعنی معاشرہ کے بے سہارا اور کمزور افراد کی اعانت اور دستگیری۔ حقیقت میں یہ بھی عبادت کی ایک قسم ہے۔

۲۴۹۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُہُمْ فَمَنْ سَبَقَہُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّہَادَۃَ۔

(رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب آداب السفر)

"حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ جو خدمت کر کے لوگوں پر سبقت لے جائے تو کوئی شخص بھی کسی عمل کی بنا پر اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ہاں شہید کا درجہ خدمتِ خلق کے مجاہد سے بھی اونچا ہے۔"

نیک پڑوسی

۲۵۰۔ عَنْ نَافِعٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْہَنِیْءُ (الادب المفرد۔ ص ۲۰)

"حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مسلمان کی سعادت اور خوش بختی کی علامت تین چیزیں ہیں: (۱) کشادہ مکان۔ (۲) اچھا پڑوسی۔ (۳) موزوں سازگار سواری۔"

۲۵۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ ص ۴۱۰)

Marfat.com

"(بروایت عبداللہؓ بن مسعود) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ مَیں اچھے کام کرتا ہوں یا بُرے کاموں میں مبتلا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: "جب تم اپنے ہمسایوں کو یہ کہتے سُنو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو تو واقعی تم اچھا کام کر رہے ہو، اور جب تم اُن کو یہ کہتے سُنو کہ تم بُرا کام کر رہے ہو، تو واقعی تم بُرا کام کر رہے ہو۔"

تشریح: یہاں ہمسائے سے مُراد ہر وہ شخص ہے جو کسی نہ کسی نوعیت سے رفاقت کا تعلق رکھتا ہو، محلّہ کا پڑوسی، مکتب کا ساتھی اور سفر کا رفیق، سب کو یہ حدیث شامل ہے۔ یعنی جو لوگ قریب رہتے ہیں اور قریب سے ہر ہر عمل اور حرکت پر نگاہ رکھ سکتے ہیں، اُن کی شہادت اس بارے میں زیادہ معتبر ہو سکتی ہے بشرطیکہ گواہی دینے والوں کی خود اپنی ذہنیّت، کافرانہ اور فاسقانہ تہذیب کے اثرات سے مسخ نہ ہو گئی ہو۔

مہمان کا حق

۲۵۲۔ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَالِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ

(الادب المفرد باب لا یقیم عندہ حتی یحرجہ۔ ص ۱۱۰)

"حضرت ابو شُریحؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو تم میں سے اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات زبان سے نکالے و

Marfat.com

خاموش رہے۔ اور جو اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ مہمان کی عزّت کرے۔ مہمان کی خاطر مدارات (کی مدّت) ایک دن ایک رات ہے۔ اور عام ضیافت (میزبانی) کی مدّت تین دن ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہے وہ صدقہ ہے۔ اور (مہمان) کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا ٹھیرے کہ اُسے پریشانی میں مبتلا کر دے۔"

توضیح: اِس حدیث میں ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کے دو تقاضے بیان کیے گئے ہیں:

(۱) زبان کی حفاظت، یعنی غیبت، بدکلامی اور فضول یا وہ گوئی سے پرہیز کرتے ہوئے اچھّے مصرف میں زبان کا استعمال۔

(۲) فیاضی اور سخاوتِ نفس، اس کی ایک شکل یہ ہے کہ اگر کوئی مسافر اس کے گھر میں ٹھہرنا چاہے تو بجائے انقباض اور تنگ دلی کے وسعتِ قلب کے ساتھ اس کے کھانے پینے اور قیام کا اہتمام کیا جائے۔

ساتھ ہی یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مہمان کو بھی اتنا خوددار ہونا چاہیے کہ تین دن سے زیادہ کا بوجھ اپنے میزبان پر نہ ڈالے۔

اس طرح اگر میزبان کی طرف سے فیاضی کا برتاؤ اور مہمان کی جانب سے خودداری کا اظہار ہو تو اجتماعی زندگی میں ایک خُوشگوار فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

غلاموں اور خادموں کے حقوق

۲۵۳- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ

Marfat.com

تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب النفقات)

"(بروایت ابوذرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ غلام لونڈی) تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ نے تمہارا دست نگر بنایا ہے، تو (یاد رہے) جس کے ماتحت لونڈی غلام ہوں اُسے چاہیے جو خود کھاتا ہے اُسی میں سے ان کو کھلائے، اور جو پہنتا ہے اُسی میں سے ان کو پہنائے اور ان کو کسی ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اگر ایسی ضرورت پیش آجائے تو خود بھی اُن کو سہارا دے۔"

۲۵۴۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةَ اَلصَّلٰوةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

(الادب المفرد۔ ص ۲۶)

"(بروایت علیؓ بن ابی طالب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری کلمات یہ تھے: "(۱) نماز، نماز۔ (۲) جو تمہارے دست نگر ہیں ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔"

تشریح: یعنی نماز کا خیال رکھو اور غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ اور ان پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔

اس حدیث میں نماز کی تاکید اور غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کو یکجا بیان کیا گیا ہے۔

بظاہر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب ہمارے ذریعہ خدا کی عظمت اور اس کا خوف انسان کے دل میں سما جاتا ہے تو اُسے معاشرے کی کمزور سے کمزور مخلوق کے حقوق پر دست اندازی کی جرأت نہیں ہوسکتی۔

قیدیوں سے اچھا برتاؤ

۲۵۵ - عَنْ اَبِیْ عَزِیْزِ بْنِ عُمَیْرٍ اَخِیْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالْاُسَارٰی خَیْرًا وَکُنْتُ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَکَانُوْا اِذَا قَدَّمُوْا غَدَائَھُمْ اَوْ عَشَائَھُمْ اَکَلُوا التَّمْرَ وَاَطْعَمُوْنِیَ الْخُبْزَ بِوَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاھُمْ۔

(المعجم الصغیر للطبرانی - ص ۸۳)

"حضرت مصعبؓ بن عمیر کے بھائی ابوعزیزؓ بن عمیر سے روایت ہے کہ میں جنگ بدر کے قیدیوں میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیدیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔" میں انصار کے کچھ لوگوں کے پاس تھا۔ وہ جب صبح اور شام کا کھانا نکالتے تھے تو خود کھجور کھاتے اور مجھے چپاتی کھلاتے۔ یہ ارشاد نبویؐ کا نتیجہ تھا۔"

تشریح: اس حدیث سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اسلام نے کمزوروں کے حقوق کا کتنا خیال رکھا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان بلکہ دشمن کافر قیدی بھی ایک مسلم معاشرے میں اچھے برتاؤ کے مستحق ہیں۔

۲۵۶ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا

Marfat.com

يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ۔

(شرح السنۃ ۔ مشکوٰۃ ۔ باب احیاء الاموات ۔ ص ۲۵۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ ایسی اُمّت کو پاکیزگی نہیں بخشتا جس کے ماحول میں ناتوانوں اور کمزوروں کو ان کا حق نہ دلوایا جائے۔"

پس منظر : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ مدینہ میں عبداللہؓ بن مسعود کو کچھ زمین عطا کی ۔ یہ زمین انصار کے مکانات اور نخلستان کے سامنے تھی۔ بنو عبد بن زہرہ (انصار کے ایک خاندان) نے کہا : اُمِّ سعید کے بیٹے ! (یعنی عبداللہؓ بن مسعود) یہاں سے ہٹ جاؤ ۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا : "تب مجھے اللہ نے کیوں رسول بنا کر بھیجا ہے ؟" یعنی میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ کمزوروں اور زیردستوں کو توانا ؤں اور طاقت وروں کے مظالم سے نجات دلاؤں ۔ لیکن اگر میرے آنے کے بعد بھی کمزوروں پر ظلم ہو اور ان کو ان کی زمینوں سے بے دخل کیا جائے تو پھر میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔

غُرباء کی خاطرداری

۲۵۷ ۔ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ۔

(رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ ۔ باب فضل الفقراء)

"مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ سعد نے خیال کیا کہ اُسے اپنے سے کمتر لوگوں پر برتری حاصل ہے ۔ (اس پر) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

نے فرمایا کہ: "تمہیں ضعیفوں اور کمزوروں کی وجہ سے ہی خدا کی طرف سے مدد اور روزی میسّر ہوتی ہے"

تشریح: یعنی معاشی یا جسمانی لحاظ سے کمزور افراد کو وہ لوگ حقیر نہ سمجھیں جن کو خدا نے جسمانی یا مالی توانائی بخشی ہے۔

یہ خوش حالی اور توانائی درحقیقت ایک آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے خوش حال بندے نعمتوں سے مالامال ہو کر بے آسرا کمزور انسانوں کو تو فراموش نہیں کرتے۔

اغنیاء کے اموال میں ناداروں کے حقوق

۲۵۸۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ، فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب آداب السفر)

"حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں آپؐ کے ہمراہ تھے۔ اچانک ایک شخص سواری پر سوار آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا حال یہ تھا کہ کبھی دائیں طرف جاتا اور کبھی بائیں طرف مڑتا۔ یعنی وہ اپنی سواری کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے پریشان تھا۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا: "جس

Marfat.com

کے پاس فالتو سواری ہو تو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سرے سے سواری ہی نہ ہو، اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہو تو وہ اُسے دے ڈالے جس کے پاس بالکل زادِ راہ ہی نہ ہو"۔ اس طرح آپؐ نے مال کی کئی قسمیں بیان فرمائیں، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ فالتو اشیاء میں ہمارا کوئی حق ہی نہیں ہے"۔

تشریح : یہ جنگ کا موقع تھا۔ اس قسم کے ہنگامی حالات میں امیر وقت کو شرعاً یہ اجازت ہے کہ وہ زکوٰۃ کے علاوہ خوش حال لوگوں پر ٹیکس لگا سکتا ہے یا ان کی فالتو چیزیں بے سروسامان مستحقین میں تقسیم کر سکتا ہے۔

مصیبت زدہ لوگوں کی مدد

۲۵۹ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یُشْغِلُھُمْ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب البکاء علی المیت)

"حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے انھوں نے بتایا کہ جب حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ۔ اُن پر ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جس نے انھیں اپنی گرفت میں لے کر (دُنیا سے) بے خبر کر دیا ہے"۔

کبرِ سنی کا لحاظ

۲۶۰ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الْاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ

Marfat.com

فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ باب السواک۔ ص ۳۷)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے (عمر میں) بڑا تھا۔ میں نے ان دونوں میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی۔ مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دو، تو پھر میں نے بڑے کو مسواک دے دی۔"

اجتماعی آداب

۲۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ۔ ص ۴۱۶)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں سے ان کے مرتبے اور حیثیت کے مطابق پیش آؤ۔"

تشریح: امیر ہو یا غریب، نیک ہو یا بد، چھوٹا ہو یا بڑا، قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔ حدود اللہ کے معاملہ میں ان میں سے کسی سے بھی ذرہ برابر رعایت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن عام برتاؤ میں علم و تقویٰ اور دوسرے جائز امتیازات کا لحاظ بہرحال ضروری ہے۔

اسی بات کو انزلوا الناس منازلھم کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

حق رفاقت و صحبت

۲۶۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ

Marfat.com

وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ (فِيْ رِوَايَةٍ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ) (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الدعوات)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اُسے نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ خود آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑتا۔ (رخصت کرتے ہوئے فرماتے) "میں تمہارا دین، امانت اور خاتمۂ عمل خدا کے حوالے کرتا ہوں۔"

احباب سے بے تکلّفی

۲۶۳۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّيْخِ فَاِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ كَانُوْا هُمُ الرِّجَالَ

(الادب المفرد۔ باب المزاح۔ ص ۴۱)

"حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ (ہنسی مذاق کے طور پر) ایک دوسرے کی طرف تربوز پھینکا کرتے تھے۔ لیکن جب لڑنے اور مدافعت کرنے کا وقت آتا تھا تو اس میدان کے شہسوار بھی صحابہؓ ہی ہوتے تھے۔"

۲۶۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ اَدْرَكْتُ اَسْتَلَفَتْ اَنَّهُمْ لَيَكُوْنُوْنَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِاَهَالِيْهِمْ فَرُبَّمَا نَزَلَ عَلٰى بَعْضِهِمُ الضَّيْفُ وَقَدْ رُ اَحَدِهِمْ عَلَى النَّارِ فَيَاْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ لِضَيْفِهٖ فَيَفْقِدُ الْقِدْرَ صَاحِبُهَا فَيَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ الْقِدْرَ فَيَقُوْلُ صَاحِبُ الضَّيْفِ نَحْنُ اَخَذْنَاهَا لِضَيْفِنَا فَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْقِدْ

Marfat.com

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْخُبْزُ بِمِثْلِ ذَالِكَ إِذَا خَبَزُوْا۔

(الادب المفرد۔ باب دالۃ بعض اہل الاسلام علی بعض ص ۱۰۹)

"محمد بن زیاد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے سلف صالحین کو دیکھا ہے کہ ان کے کئی کنبے ایک ہی منزل (مکان) میں آباد ہوتے تھے۔ بارہا ایسا ہوتا جب ان میں سے کسی کے ہاں مہمان آتا اور کسی دوسرے رفیق کے ہاں ہنڈیا چولھے پر چڑھی ہوتی تو مہمان والا ساتھی اپنے مہمان کے لیے ہنڈیا اُتار کر لے جاتا (بعد میں) ہنڈیا والا ڈھونڈتا پھرتا اور (لوگوں سے) کہتا کہ ہنڈیا کون لے گیا؟ میزبان جواب دیتا کہ اپنے مہمان کے لیے ہم لے گئے تھے۔ اس وقت ہنڈیا والا کہتا: خدا تمہارے لیے اس میں برکت دے۔ محمد (راوی) کہتے ہیں: جب روٹی پکاتے تب بھی ایسی ہی صورتِ حال پیش آتی۔"

توضیح: یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب کہ باہمی اخلاص و اعتماد زیادہ ہو ورنہ عام حالات میں اس قسم کی بے تکلفی تلخیاں بھی پیدا کر دیتی ہے۔

خوش مزاجی میں اعتدال

۲۶۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَمَزِّقِيْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِيْنَ وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَيَذْكُرُوْنَ اَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ فَاِذَا اُرِيْدَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ دَارَتْ حَمَالِيْقُ عَيْنَيْهِ كَاَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ۔ (الادب المفرد۔ باب الکبر۔ ص ۸۱)

"حضرت عبدالرحمٰن رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ نہ خشک مزاج تھے اور نہ مُردوں کی سی چال چلتے تھے۔ وہ اپنی مجالس میں شعر پڑھ لیا کرتے تھے اور دورِ جاہلیت کی باتوں کا بھی ذکر چھڑ جایا کرتا تھا لیکن جب اللہ کے حکم کے خلاف کوئی چیز ان میں سے کسی سے چاہی جاتی تو اُس کی آنکھوں کی پُتلیاں گھوم جاتیں، گویا وہ مجنون ہے۔"

یعنی صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایسا معتدل مزاج پایا تھا کہ نہ تو وہ راہبوں اور تارک الدنیا لوگوں کی طرح بالکل خشک مزاج تھے اور نہ دنیا پرستوں کی طرح ظرافت اور قصہ بازی ان کا ہر وقت کا مشغلہ تھی بلکہ ظرافت کی چاشنی کے ساتھ ساتھ دینی غیرت وحمیت سے بھی ان کے دل بھرپور تھے۔

کمزوروں اور ناتوانوں کی رعایت

۲۶۶ ۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ، وَالْکَبِیْرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔ (بخاری مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب ما جاء علی الامام۔ ص ۳)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز ادا کرے اس لیے کہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار، بوڑھے (ایک روایت میں ہے) اور ضرورت مند لوگ بھی ہیں، اور جب تم میں سے کوئی خود (تنہا) نماز پڑھے تو جتنا چاہے اُسے لمبا کر دے۔"

توضیح: نماز میں تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ مسنون طریقہ سے زیادہ

Marfat.com

قرأت اور رکوع و سجود کو مبالغہ کیا جائے۔ اس کا یہ منشا نہیں ہے کہ ارکان نماز کی ادائیگی میں اتنی جلد بازی سے کام لیا جائے کہ نماز کا وقار اور سکون و اطمینان ہی غارت ہو کر رہ جائے۔

۲۶۷ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَھُمْ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقَمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ

ابوداؤد، مشکوٰۃ، باب تعجیل الصلوٰۃ ص ۵۴

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کی۔ آپؐ (نماز کے لیے) باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ رات کا تقریباً نصف حصہ گزر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: "اپنی جگہوں پر بیٹھ جاؤ۔" ہم اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: "لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور اپنی خوابگاہوں میں آرام کر رہے ہیں، اور تم برابر نماز (کی حالت) میں شمار ہو گے جب تک کہ تم نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔ اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔"

سخت پیشہ لوگوں کی رعایت

۲۶۸ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيَؤُمُّهُمْ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ
بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ وَحْدَهُ، وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا
لَهُ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ. قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ
وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ
أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوۃ۔ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ۔ ص ۷۱)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذؓ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے، پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور نماز پڑھاتے
ایک رات انھوں نے عشاء کی نماز آپؐ کے ساتھ ادا کی، پھر اپنی قوم کے پاس
آئے اور ان کی امامت کی۔ انھوں نے (نماز میں) سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ اس
آدمی سلام پھیر کر (جماعت) سے الگ ہو گیا، اور تنہا نماز ادا کر کے (اپنے گھر
لوٹ آیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: ارے میاں! کیا تم منافق ہو گئے؟ اُس
جواب دیا: نہیں، خدا کی قسم میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا
ہوں گا (اور سارا قصہ آپؐ کو بتاؤں گا)۔ (اُس نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو
عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ہم نواضح (کھیتوں کو سیراب کرنے والی اونٹنیاں) رکھتے
ہیں۔ دن کے وقت ہم کام میں مشغول رہتے ہیں۔ معاذؓ کا حال یہ ہے کہ اُنھوں نے

Marfat.com

آپؐ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی، پھر وہ اپنی قوم میں آئے اور سورۂ بقرہ شروع کر ڈالی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اے معاذؓ! کیا تم (لوگوں کو) فتنہ (آزمائش) میں ڈالنا چاہتے ہو۔ سورۂ شمس، سورۂ لیل اور سورۂ اعلیٰ (جیسی) سورتیں پڑھا کرو۔"

نادار اور بے اثر افراد کا لحاظ

۲۶۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ فَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ۔ باب المشی بالجنازہ)

"(بروایت ابی ہریرہؓ) کہتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت یا ایک نوجوان مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نہ پایا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے کہا وہ تو فوت ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: "مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟" راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے اس کے انتقال کو ایک معمولی واقعہ سمجھتے ہوئے آپؐ کو اطلاع نہ دی۔ آپؐ نے فرمایا: "مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔" لوگوں نے قبر بتلائی۔ آپؐ نے قبر پر پہنچ کر نماز جنازہ ادا کی۔"

اِس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) عام طور پر سوسائٹی میں جو لوگ اپنے علم، مال یا پیشے کی پستی کی وجہ سے نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کا بھی بڑا خیال

Marfat.com

رکھتے اور لحاظ فرماتے تھے۔

(۲) اگر کوئی شخص کسی وجہ سے جنازے میں شریک نہیں ہو سکا ہے تو وہ قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کر سکتا ہے۔

محتاجوں کی مدد

۲۷۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ۔

متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ۔ ص ۴۱۳

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "محتاج و نادار لوگوں کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ (جہاد) میں سرگرمی دکھا رہا ہے۔" (راوی کا بیان ہے) کہ میرا خیال ہے آپؐ نے فرمایا: "ایسا شخص اُس شب زندہ دار کی طرح ہے جو نوافل کی ادائیگی سے تھکتا نہیں ہے یا اُس روزے دار کی طرح ہے جو اپنے روزوں کا تسلسل کبھی نہ توڑتا۔"

یتیموں سے حُسنِ سلوک

۲۷۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّا اَضْرِبُ یَتِیْمِیْ قَالَ مِمَّا كُنْتَ ضَارِبًا مِّنْهُ وَلَدَكَ غَیْرَ وَاقٍ مَّالَكَ بِمَالِهٖ وَلَا مُتَاَثِّلًا مِّنْ مَّالِهٖ مَالًا۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۸۴)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے دریافت

Marfat.com

کہ یارسولؐ اللہ ! مَیں اپنے زیرنگرانی یتیم کو کس صورت میں مار سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: "جس بنا پر تم اپنے بچّہ کو مارتے ہو اسی بنا پر تم یتیم کے مارنے کا بھی حق رکھتے ہو۔ (لیکن تمھاری روش یہ نہ ہونی چاہیے) کہ اس کے مال کے بل بوتے پر تم اپنے مال کو بچانے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرو۔ اور نہ اس کے مال میں سے کچھ سمیٹنے اور جمع کرنے کی کوشش کرو۔"

خادموں سے حُسنِ سلوک

۲۷۲ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَآءَ بِهٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ مِنْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ - (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب النفقات)

"حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دُھواں برداشت کرتے ہوئے کھانا تیار کرکے لائے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ خادم کو بھی اپنے ہمراہ بٹھا لے اور خادم کو بھی چاہیے کہ (وہ احساسِ کمتری میں مبتلا نہ ہوتے ہوئے) کھانے میں شامل ہو جائے۔ ہاں اگر کھانا تھوڑا ہو تو (کم از کم) اس کے ہاتھ پر ایک دو لقمے ضرور ہی رکھ دے۔"

حیوانات سے برتاؤ

۲۷۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ مِّنَ

Marfat.com

لنَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوحٰی اِلَیْہِ تعالیٰ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب ما یحل اکلہ)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نبیوں میں سے ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹا، تو انھوں نے چیونٹیوں کی پوری بستی کو جلاڈالنے کا حکم دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس نبی کی طرف وحی کی کہ تمھیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے خدا کی حمد وثنا کرنے والی ایک اُمّت ہی کو جلاڈالا۔"

توضیح: ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے آگ کا عذاب دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس بنا پر بعض اہلِ علم کھٹمل وغیرہ جیسے موذی جانوروں کو کھولتے ہوئے گرم پانی سے مارنے کے قائل نہیں ہیں۔ اور اس حدیث سے جو طرزِ عمل ثابت ہوتا ہے اُسے امتِ محمدیہ کے لیے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اِس بارے میں قرینِ صواب طرزِ عمل یہ ہے کہ عام حالات میں تو ممانعت والی حدیث ہی پر کاربند ہونا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی ناگزیر صورت پیش آجائے تو مذکورہ بالا حدیث پر بھی عمل ہو سکتا ہے۔

۲۷۴۔ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ الْحَنْظَلَۃِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعِیْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَھْرُہٗ بِبَطْنِہٖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھَائِمِ الْمُعْجَمَۃِ فَارْکَبُوْھَا صَالِحَۃً وَّاتْرُکُوْھَا صَالِحَۃً۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب النفقات)

(بروایت سُہیلؓ بن حنظلہ) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسے اُونٹ پر سے ہوا جس کی پیٹھ پیٹ سے چپک گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: "ان بے زبان

Marfat.com

مویشیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر سواری کرو جبکہ یہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو چھوڑ دو جبکہ ان میں کچھ دم خم باقی رہ گیا ہو۔"

تشریح : یعنی اُن سے اتنا کام نہ لو کہ بالکل ادھ مُوا ہی کر کے ان کو چھوڑ دو، بلکہ ایسی حالت میں فارغ کر دو کہ دوبارہ بھی کام آسکیں۔

عام لوگوں پر رحم

۲۷۵ - عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ۔ ص ۴۱۳)

"جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اُس پر رحم نہیں کرتا جو خود لوگوں پر رحم نہیں کھاتا۔"

Marfat.com

Marfat.com

اجتماعی محاسن

Marfat.com

Marfat.com

مخلصانہ نصیحت

۲۷۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَکْذِبُهٗ وَلَا یَظْلِمُهٗ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُسے بے یارو مددگار چھوڑے، نہ اُس سے جھوٹ بولے، نہ اس پر ظلم کرے۔ اور بے شک تم میں سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، اگر وہ کوئی عیب دیکھے تو اُس سے دُور کر دے۔"

توضیح: اِس روایت میں ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے لیے بمنزلہ آئینہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ ایک نہایت معنی خیز تشبیہ ہے۔ اِس تشبیہ کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان سے تعلق کی مندرجہ ذیل شکلیں سامنے آجاتی ہیں:

(۱) آئینہ چہرے کے داغ دھبے اتنے ہی بتاتا ہے جتنے کہ فی الواقع پائے جاتے ہیں، نہ ان میں کمی کرتا ہے اور نہ زیادتی۔

Marfat.com

(۲) یہ داغ دھبے بھی اُسی وقت بتاتا ہے جبکہ چہرہ سامنے ہو، اگر چہرہ سامنے سے ہٹ جائے تو آئینہ کی زبان بھی خموش ہو جاتی ہے۔

(۳) آج تک کہیں یہ نہیں سُنا گیا کہ کسی نے آئینہ میں اپنے داغ دھبے دیکھ کر جھنجھلاہٹ اور غصہ کا اظہار کیا ہو، بلکہ اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ زبانِ حال سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کو بڑی احتیاط سے محفوظ جگہ رکھ دیا جاتا ہے تاکہ آئندہ ضرورت کے وقت کام آسکے۔

(۴) آئینہ داغ دھبے اُس وقت بتلاتا ہے جبکہ وہ چہرے کے بالکل سامنے ہو، آئینہ اگر سر سے اونچا ہو یا نیچے کی طرف ہو تو وہ اصل مقصد کے لیے مفید نہیں ہو سکتا۔

اب تشبیہ اور استعارے کا انداز چھوڑ کر صاف لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ آئینہ کے ساتھ تشبیہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہم کو چار ہدایات دی ہیں :

(۱) کسی مسلمان کا عیب بیان کرنا ہو تو اسی قدر بیان کرو جتنا فی الواقع موجود ہے۔

(۲) عیب سامنے بیان کیا جائے نہ کہ پیٹھ پیچھے۔

(۳) جو ہمارا عیب بتلائے یا تنقید کرے اس سے ناراض ہونے کے بجائے اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

(۴) ناصح اور ناقد کو چاہیے کہ تنقید کرتے ہوئے نہ تو اپنی بڑائی اور بلندی کا اظہار ہو، اور نہ تملق اور چاپلوسی کا رویّہ اختیار کیا جائے۔

Marfat.com

ظلم کی روک تھام

۲۷۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اَنْصُرُہٗ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ نُصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ ص ۴۱۴)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کر سکتا ہوں، لیکن جبکہ وہ ظالم ہو تب اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: "تمہارا اس کو ظلم سے روک دینا یہی اس کی مدد ہے۔"

محبت و ہمدردی

۲۷۸۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ۔ ص ۴۱۴)

"(بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے لیے سہارا بنتا ہے"۔ پھر آپؐ نے مثال دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔ یعنی مسلمانوں کو اس طرح مل کر رہنا چاہیے کہ وہ مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن سکیں۔"

۲۷۹- عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ، اِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ (مشکوٰۃ - باب الشفقۃ - ص ۴۱۴)

"بروایت نعمانؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "تمام مسلمان فردِ واحد کی طرح ہیں - اگر آنکھ دُکھتی ہے تو پُورا بدن بیقرار ہو جاتا ہے - اگر سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چینی اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔"

باہمی میل جول

۲۸۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ۔

(رواہ احمد - مشکوٰۃ - باب الشفقۃ ص ۴۱۷)

"حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "مومن سراپا محبّت و اُلفت ہے - اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ کسی سے اُلفت رکھتا ہے اور نہ کوئی اس سے مانوس ہے۔"

حُسنِ معاملہ

۲۸۱- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - (رواہ مسلم - مشکوٰۃ - ص ۲۵۱)

"(بروایت ابُوقتادہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس نے تنگ دست کو مُہلت دی یا (اپنا حق) اس سے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت

Marfat.com

کے دن کی سختیوں سے اس کو نجات دے گا۔"

۲۸۲ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذِ اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔

(رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ باب المساہلۃ۔ ص ۲۴۲)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُس انسان پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے کام لیتا ہے۔"

۲۸۳ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

(الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب المساہلۃ ص ۲۴۲)

(بروایت ابُوسعیدؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "راست باز امانت دار تاجر کا حشر نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

تشریح: اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ دین صرف چند مراسم عبادات ہی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ معاملات میں دیانت و راست بازی بھی دین کا ایک اہم حصّہ ہے، اس کے بغیر مراسم عبادت کی بجا آوری خدا کے ہاں کوئی وزن نہیں رکھتی۔

باہمی مشورہ کی اہمیّت

۲۸۴ - عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ۔ (المعجم الصغیر۔ ص ۲۰۴)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوگا، جس نے (کسی اہم قدم اُٹھانے سے قبل) مشورہ کر لیا وہ ندامت و پشیمانی سے دوچار نہ ہوگا۔ اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ فقر و فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔"

مسلمان بھائی کی حمایت

۲۸۵۔ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَّحْمِ اَخِیْہِ بِالْمَغِیْبَۃِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتِقَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفقۃ" ص ۴۱۶)

"(بروایت اسماءؓ بن یزید) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کی اس کی غیر حاضری میں مدافعت کی، تو اللہ پر لازم ہے کہ اُسے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دے۔"

تشریح: یعنی اگر کسی مسلمان بھائی کی غیبت ہو رہی ہو تو دوسرے سُننے والوں کو اس موقع پر خاموش نہیں رہنا چاہیے، بلکہ اُس مظلوم بھائی کی (جس کی غیبت کی جا رہی ہے) پُوری پُوری مدافعت کرنی چاہیے۔ یہاں "لَحْمَ اَخِیْہِ" (بھائی کا گوشت) کا محاورہ قرآن کی اِس آیت سے لیا گیا ہے:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا۔

(پ ۲۶۔ سُورہ الحجرات)

"کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت تناول کرے۔"

Marfat.com

حُسنِ ظن

۲۸۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۲۱)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حُسنِ ظن (خوش گمانی) عبادت ہی کی ایک شاخ ہے۔"

تشریح: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق حُسنِ ظن کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اور یہ حُسنِ ظن اس وقت تک قائم رہنا چاہیے جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو اس بارے میں نا اہل ثابت نہ کر دے۔

Marfat.com

مجلسی آداب

۲۸۷ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّهٗ یَحْزُنُهٗ فِیْ ذَاتٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ قُلْنَا فَاِنْ کَانُوْا اَرْبَعَةً قَالَ لَا یَضُرُّهٗ۔

(الادب المفرد - باب اذا کانوا اربعة ص ۱۷۱)

"حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تم تین ہو تو تم میں سے دو تیسرے سے الگ ہو کر بات نہ کریں کیونکہ اُسے رنج پہنچائے گی۔" اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے عرض کیا: اگر چار ہوں تو آنحضورؐ نے فرمایا: "تب کچھ حرج نہیں۔"

۲۸۸ - عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ مَرَرْتُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَمَعَ رَجُلٍ یَتَحَدَّثُ فَقُمْتُ اِلَیْهِمَا فَلَطَمَ فِیْ صَدْرِیْ فَقَالَ اِذَا وَجَدْتَ اثْنَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ فَلَا تَقُمْ مَعَهُمَا وَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمَا حَتّٰی تَسْتَاْذِنَ فَقُلْتُ اَصْلَحَکَ اللّٰهُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّمَا رَجَوْتُ اَنْ اَسْمَعَ مِنْکُمَا خَیْرًا۔ (الادب المفرد، باب اذا رای قوماً یتناجون فلا یدخل علیهم - ص

"سعید مقبری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میرا گذر حضرت

Marfat.com

بن عمرؓ کے پاس سے ہُوا، اُن سے ایک شخص بات کر رہا تھا، مَیں اُن کے پاس جا کھڑا ہُوا۔ انھوں نے میرے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا: جب تم دو آدمیوں کو بات کرتے ہوئے پاؤ تو نہ ان کے پاس کھڑے ہو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو، تاوقتیکہ تم ان سے اجازت نہ لے لو۔ مَیں نے کہا: اے ابُوعبدالرحمٰنؓ! خدا آپ کو نیکی دے۔ مَیں نے تو صرف یہ توقع کی تھی کہ آپ دونوں سے کوئی بھلی بات سُن لوں گا۔"

۲۸۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَنَخَّعَ بَیْنَ یَدَیِ الْقَوْمِ فَلْیُوَارِ بِکَفَّیْهِ حَتّٰی تَقَعَ نُخَاعَتُهٗ اِلَی الْاَرْضِ وَ اِذَا صَامَ فَلْیَدَّهِنْ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ الصَّوْمِ۔

(الادب المفرد۔ باب اذا تنخع وہو مع القوم۔ ص ۸۹)

"حضرت ابُوہریرہؓ نے فرمایا: "جب مجلس میں کسی کو ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے تو دونوں ہتھیلیوں کی آڑ لے، یہاں تک کہ ناک کا فضلہ زمین پر گر جائے۔ اور جب کوئی روزہ رکھے تو تیل لگا لے تاکہ بظاہر روزہ کا اثر معلوم نہ ہو سکے"۔

گھروں میں آنے جانے کے آداب

۲۹۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ یَسْتَاْذِنُ الرَّجُلُ عَلٰی وَلَدِهٖ وَ اُمِّهٖ وَاِنْ کَانَتْ عَجُوْزًا وَّ اَخِیْهِ وَاُخْتِهٖ وَاَبِیْهِ۔

(الادب المفرد۔ باب یستاذن علی ابیہ وولدہٖ، ص ۱۵۵)

"حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ انسان کو اپنی اولاد،

Marfat.com

ماں، خواہ بوڑھی کیوں نہ ہو، بھائی، بہن، باپ (ان سب کے) گھروں میں اجازت سے داخل ہونا چاہیے۔"

دوستی کے آداب

۲۹۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

(مسند احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب الحب ص ۲۱۹)

(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ دوستی قائم کرنے سے پہلے تمھیں دیکھ لینا چاہیے کہ تم دوستی کس سے کر رہے ہو۔"

۲۹۲۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْیُخْبِرْهُ اَنَّهٗ یُحِبُّهٗ

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الحب۔ ص ۴۱۸)

(بروایت مقدامؓ بن معدیکرب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھتا ہو، تو اُسے چاہیے کہ اس کو بتلا دے کہ وہ اُسے محبوب رکھتا ہے۔"

۲۹۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الحب۔ ص ۲۱۸)

"ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کو فرماتے ہوئے سُنا: "صرف مومن سے رفاقت اور دوستی اختیار کرو. اور تمھارے دسترخوان پر صرف پاکباز لوگ ہی بیٹھیں"۔

توضیح : اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے ضرر قسم کے کفّار و فسّاق سے بھی کوئی تعلّق نہیں رکھنا چاہیے ، بلکہ اصل منشا یہ ہے کہ دوستانہ گہرے روابط اور رازدارانہ تعلّقات صرف انہی لوگوں سے ہونے چاہییں جن کی سیرت و اخلاق پر پُورا پُورا اعتماد ہو۔

دوستی کے اثرات

۲۹۴ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الحب۔ ص ۴۱۸)

"حضرت ابُوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال مشک عنبر اُٹھانے والے اور لوہار کی بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ مشک عنبر والا یا تو تمھیں کچھ دے دے گا یا تم اس سے کچھ خرید لوگے یا (کم از کم) تم اس کے ہاں خوشبو سونگھ لوگے، (لیکن) بھٹی دھونکنے والا تو تمھارے کپڑے جلا دے گا یا تم اُس کے ہاں دماغ کو سڑا دینے والی بدبو پاؤگے"۔

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی

۲۹۵ - عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا یَکُنْ حُبُّکَ کَلَفًا وَّ لَا بُغْضُکَ تَلَفًا فَقُلْتُ کَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِذَآ اَحْبَبْتَ کَلِفْتَ کَلَفَ الصَّبِیِّ وَاِذَآ اَبْغَضْتَ اَحْبَبْتَ لِصَاحِبِکَ التَّلَفَ (الادب المفرد ۱۹۱)

"اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "تمھاری محبت جنون کی شکل نہ اختیار کرنے پائے اور تمھاری دشمنی ایذا رسانی کا باعث نہ بننے پائے۔" میں نے کہا: "وہ کیسے؟" آپ نے فرمایا: "(وہ یہ ہے کہ) جب تم محبت کرو تو طفلانہ حرکات کرنے لگو اور جب کسی سے ناراض ہو تو اس کی جان و مال تک کی تباہی اور بربادی کی آرزو کرو۔"

۲۹۶ - عَنْ عُبَیْدِ الْکِنْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اَحْبِبْ حَبِیْبَکَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَغِیْضَکَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَکَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْبَکَ یَوْمًا مَّا۔ (الادب المفرد۔ باب احبب حبیبک ۱۹۲)

"عُبید کندی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو سنا، فرما رہے تھے "اپنے دوست سے دوستی میں نرمی (میانہ روی) اختیار کرو، ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ تمھارا دشمن بن جائے۔ اسی طرح دشمن سے دشمنی کا برتاؤ کرنے میں بھی نرمی (اعتدال کی راہ) اختیار کرو، ہو سکتا ہے کہ کسی دن وہ تمھاری دوستی کا دم بھرنے لگے۔"

خوش مزاجی

۲۹۷ - عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاِمْرَاَ

Marfat.com

عَجُوْزٍ فَقَالَتْ مَالَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا مَا تَقْرَءِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً، فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا (مشکوٰۃ۔ باب المزاح ص ۲۰۸)

"حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ: بوڑھی عورت جنّت میں داخل نہیں ہوگی"۔ اُس نے عرض کیا کہ بوڑھی عورتوں نے کیا گناہ کیا ہے؟ یہ عورت قرآن پڑھا کرتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا کہ": ہم انھیں دوبارہ پیدا کریں گے، (اس طرح کہ) وہ نوجوان ہوں گی، ہم عمر ہوں گی اور ان کے دلوں میں اپنے شوہروں کی محبّت کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی"

تشریح : بڑھیا جنّت میں داخل تو ہوگی لیکن بڑھاپے کی ناتوانیوں اور چہرے کی جھُرّیوں کے ساتھ نہیں بلکہ جوانی کی بہار سے لُطف اندوز ہوتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کی اس ابدی نعمت سے سرفراز ہوگی۔

۲۹۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ تَرَقَّ۔

(الادب المفرد۔ باب المزاح مع الصبی ص ۴۲)

"بروایت ابوہریرہؓ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ یا امام حسینؓ کے دونوں پاؤں اپنے دونوں قدموں پر رکھے پھر فرمایا: "بچّے! چڑھ جا۔"

تشریح : بچّوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آنا، زُہد و تقویٰ کے

Marfat.com

منافی نہیں ہے ۔ ہاں اگر یہ خُوش مزاجی حد سے بڑھ جائے تو بچّوں میں غلط اور خطرناک عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں ۔

Marfat.com

اجتماعی مفاسد

Marfat.com

Marfat.com

زبان کی بے احتیاطی

۲۹۹ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

(بخاری - مشکوٰۃ ص ۴۱۳)

"حضرت سہل رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کون ہے جو مجھے (دو چیزوں) زبان اور عصمت کی ضمانت دے، میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔"

غیر ذمہ دارانہ گفتگو

۳۰۰ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رواہ مسلم - مشکوٰۃ - باب الاعتصام - ص ۲۰)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ جو کچھ سُنے اُسے (بلا تحقیق) بیان کر دے۔"

Marfat.com

۳۰۱- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَتَعَمَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِيْ الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلاً اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۴)

"حضرت عبداللہ رضؓ بن مسعود سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ شیطان انسانی شکل بنا کر لوگوں کے پاس پہونچتا ہے اور ان کو جھوٹی افواہیں سُناتا ہے۔ (اس کے بعد) لوگ منتشر ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ مَیں نے ایسے شخص کو باتیں کرتے ہوئے سُنا تھا جس کا حُلیہ تو مَیں جانتا ہوں (لیکن) معلوم نہیں اُس کا نام کیا ہے۔"

توضیح: اِس روایت سے معلوم ہُوا کہ جھوٹی افواہیں اُڑانا اور بلا تحقیق ایسی قسم کی افواہوں پر یقین کر لینا دونوں شیطانی کام ہیں۔

۳۰۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً، فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۴)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپؐ کو صفیہ رضؓ کی طرف سے ایسا اور ایسا ہونا یعنی پستہ قد ہونا کافی ہے۔ یعنی اُس کی مذمّت میں یہی بات کیا کم ہے کہ وہ ناٹے قد کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "تم نے ایسی بات کہہ دی ہے اگر وہ سمندر میں مِلا دی جائے تو اس پر بھی غالب آجائے یعنی اُسے بھی کڑوا کر دے۔"

Marfat.com

اِس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں :

(۱) سوکنوں کے باہمی رشک کا معاملہ ایسا طبعی تقاضا ہے کہ عورت خواہ تقویٰ کی انتہائی بلندیوں پر کیوں نہ ہو کسی نہ کسی حد تک اسے پُورا کیے بغیر نہیں رہ سکتی، اس جذبہ کو بالکل فنا نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی تلخیوں کو تعلیم و تربیت کے ذریعہ کم سے کم کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موقع پر ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہہ فرمائی۔

(۲) شوہر کی یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ گھر والوں کی دینی تربیت اور اخلاقی اصلاح سے ایک لمحہ کے لیے بھی غافل نہ ہو۔

(۳) زبان کے استعمال کے معاملہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے، اس بارے میں ذرا سی بے احتیاطی دُنیا و آخرت میں نہایت خطرناک نتائج سامنے لا سکتی ہے۔

خصوصاً خواتین کو تو اپنی زبان پر کڑی نگرانی رکھنی چاہیے۔ عام طور پر گفتگو میں ان سے بہت زیادہ بے احتیاطی ہو جاتی ہے اور غیبت، بدگوئی کی شراب میں جب وہ مدہوش ہوتی ہیں تو نہ اپنے ان کی زبان سے محفوظ رہتے ہیں اور نہ پرائے اُن کی زد سے بچ سکتے ہیں۔

فحش کلامی

۳۰۳۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا

Marfat.com

ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاهَدْتِّنِیْ فَحَّاشًا. اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّتْرُکُهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ اَوِ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

(بخاری۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۲)

"(بروایت عائشہ رضؓ) کہتی ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے گھر والوں سے کہا: "اسے اندر آنے دو، یہ اپنے قبیلہ کا کیا ہی بُرا شخص ہے"۔ جب وہ آپؐ کے رُوبرُو آکر بیٹھا تو آپؐ بہت ہی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے اُس شخص کے بارے میں (پہلے تو) ایسا اور ایسا فرمایا، لیکن بعد میں ملاقات کے وقت آپؐ اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ آپؐ نے فرمایا: "تم نے مجھے فحش گو کب پایا ہے؟ قیامت کے دن بدترین انسان وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی شرارت یا فحش کلامی کی بنا پر کتراتے ہوں"۔

توضیح: (۱) عام طور پر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ ملنا چاہیے۔ چڑچڑاپن، بدمزاجی اور فحش کلامی اللہ تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے۔

(۲) اگر معاشرہ میں کوئی شخص فساد پھیلانا چاہتا ہے تو اس کے شر سے لوگوں کو بچانے کے لیے اس کی غیر حاضری میں اس کی مذمّت کی جا سکتی ہے۔

حلف بازی

۳۰۴۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلَفِ فِى الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

(رواہ مسلم ۔مشکوٰۃ ۔ باب المسابلہ فی المعاملہ ص ۲۴۳)

"حضرت ابُوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے اور حلف اُٹھانے سے پرہیز کرو، اس لیے کہ یہ حلف بازی (پہلے پہل) کاروبار چلا دیتی ہے اور پھر (برکت کو) مٹا ڈالتی ہے۔"

تحقیر آمیز ہنسی مذاق

۳۰۵ ۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلٰى نِسْوَةٍ فَتَضَاحَكْنَ بِهٖ يَسْخَرْنَ فَاُصِيْبَ بَعْضُهُنَّ

(الادب المفرد ۔ باب تحریہ ۔ ص ۱۲۹)

"(بروایت عائشہؓ) کہتی ہیں کہ ایک مصیبت زدہ شخص چند عورتوں کے پاس سے گزرا وہ اس کا مذاق اُڑانے لگیں ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان میں سے ایک عورت اُسی بیماری میں مبتلا ہو گئی۔"

تشریح : غالباً اس روایت میں رَجُلٌ مُصَابٌ سے مراد مرگی زدہ شخص ہے۔

سُوءِ ظن

۳۰۶ ۔عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ۔

(مشکوٰۃ ۔ ص ۴۲۷)

"(بروایت ابُوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "گمان، اٹکل

Marfat.com

اور بے بنیاد قیاس آرائیوں سے بچو، اس لیے کہ گمان بڑا جھوٹ ہے۔"

۳۰۷۔ عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ اُكْتُبْ اِلَيَّ فُسَّاقَ دِمَشْقَ، فَقَالَ مَالِي وَفُسَّاقَ دِمَشْقَ وَمِنْ اَيْنَ اَعْرِفُهُمْ فَقَالَ ابْنُهُ بِلَالٌ اَنَا اَكْتُبُهُمْ، فَكَتَبَهُمْ قَالَ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ، مَا عَرَفْتَ اَنَّهُمْ فُسَّاقٌ اِلَّا وَاَنْتَ مِنْهُمْ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ وَلَمْ يُرْسِلْ بِاَسْمَائِهِمْ۔ (الادب المفرد باب الظن۔ ص ۱۸۸)

"بلال بن سعد سے روایت ہے کہ امیر معاویہؓ نے ابوالدرداءؓ کو خط لکھا کہ مجھے دمشق کے فساق (اوباش) لوگوں کے نام لکھ بھیجو۔ ابوالدرداءؓ نے کہا میرا دمشق کے اوباشوں سے کیا تعلق؟ مَیں کس طرح ان کو پہچان سکتا ہوں؟ ان کے صاحبزادے بلال نے کہا: مَیں ان کے نام لکھ دیتا ہوں۔ (اس کے بعد) بلال نے ان کے نام لکھ ڈالے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا: یہ نام تمھیں کہاں سے معلوم ہوئے؟ اوباشوں کے نام اسی صورت میں معلوم ہو سکتے ہیں جبکہ خود تمھارا تعلق بھی ان سے رہا ہو، (اس لیے) سرِفہرست اپنا نام لکھو۔ ابوالدرداءؓ نے نامہ کی یہ فہرست امیر معاویہؓ کے پاس نہ بھیجی۔"

تجسّس اور عیب جوئی

۳۰۸۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَيْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ حَضَاصَ الْبَابِ فَاَخَذَ سَهْمًا اَوْ عُوْدًا لِيَطْعُنَهُ فَتَوَخّٰى الْاَعْرَابِيَّ لِيَفْقَاَ عَيْنَ الْاَعْرَابِيِّ فَذَاهَبَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَيْنَكَ۔

(الادب المفرد۔ باب النظر فی الدور۔ ص)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور (اندر دیکھنے کے لیے) اس نے اپنی آنکھ دروازے کے شگاف میں گھسا دی۔ آپؐ نے تیر یا نوک دار لکڑی ہاتھ میں لی اور اس اعرابی کی طرف قصد کیا تاکہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔ یہ دیکھ کر وہ چلتا بنا۔ تب آپؐ نے فرمایا:

"اگر تو یہاں ٹھہرا رہتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔"

توضیح: اسلام میں تجسس منع ہے۔ اس قسم کی حرکت جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے، وہی لوگ کرتے ہیں جن کو دوسروں کے عیب ٹٹولنے میں لذت محسوس ہوتی ہے۔

چغلی

۳۰۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبَلِّغْنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ۔

(ترمذی۔ ریاض الصالحین۔ باب حفظ اللسان ص ۲۲۸)

"(بروایت عبداللہؓ بن مسعود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے اصحاب میں سے کوئی کسی کے بارے میں مجھے کوئی بات نہ پہونچائے اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری ملاقات تم لوگوں سے اس حال میں ہو کہ میرا سینہ ہر ایک سے صاف ہو۔ یعنی کسی کی طرف سے میرے دل میں کوئی کینہ یا رنجش موجود نہ ہو۔"

۳۱۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ، قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۲)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے"؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ باخبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے بارے میں ایسی باتیں بیان کرنا جنھیں وہ ناپسند رکھتا ہے غیبت ہے"۔ سوال کیا گیا: اگر واقعی کوئی عیب موجود ہو اور اس کا اظہار کیا جائے تو کیا یہ بھی غیبت ہے آپؐ نے فرمایا: "ہاں، اگر کسی واقعی عیب کو بیان کیا جائے تو یہ غیبت ہے اور اگر یہ عیب موجود نہیں ہے تو پھر اس قسم کا طرزِ عمل بہتان تراشی ہے"۔

۳۱۱۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ وَّاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ۔

(بخاری۔ ریاض الصالحین مصری۔ ص ۲۷۰)

"فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے پاس ابوجہم اور معاویہ نے پیغام نکاح بھیجا ہے (آپؐ کی کیا رائے ہے؟) آپؐ نے فرمایا: "معاویہ تو نادار مفلس

Marfat.com

آدمی ہے۔ اور ابوجہم اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے ہٹاتا ہی نہیں ہے (یعنی بڑا مرکھنا ہے)۔

توضیح : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ذمہ دار شخص سے مشورہ کے وقت اگر کسی متعلقہ شخص کا عیب بیان کر دیا جائے تو یہ غیبت میں شمار نہ ہوگا۔ ایسا کرنا اجتماعی مصالح کی بنا پر نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ بعض حالات میں ضروری ہو جاتا ہے۔

۳۱۲ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ هِنْدُ امْرَأَةُ اَبِیْ سُفْیَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ وَلَیْسَ یُعْطِیْنِیْ مَا یَکْفِیْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا یَعْلَمُ قَالَ خُذِیْ مَا یَکْفِیْکِ وَوَلَدَکِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

(بخاری - ریاض الصالحین - ص ۲۲۷)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا (خرچ) نہیں دیتا جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو سکے، الّا یہ کہ مَیں خود ہی اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا: جو تمھیں اور تمھاری اولاد کو کافی ہو سکے، اتنا معروف (دستور) کے مطابق لے لو۔"

توضیح : (۱) غیبت عام حالات میں ناجائز ہے لیکن اگر کسی صاحبِ علم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے اصل واقعہ کی نوعیت سمجھانے کے لیے کسی متعلقہ شخص کے عیب کا اظہار ہو جائے تو اس کا شمار ممنوع غیبت میں نہ ہوگا۔

Marfat.com

(۲) اگر شوہر، بیوی اور اولاد کے ضروری مصارف پورے کرنے میں بھی کوتاہی کرتا ہے تو عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ بقدر ضرورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

(۳) "بالمعروف" سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے معاشرتی معاملات میں عرفِ عام اور رواج کا لحاظ کیا جائے گا، الّا یہ کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے شریعت کی کسی نص سے انحراف لازم آئے۔

غیبت کے حدود

۳۱۳ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا۔

(البخاری - ریاض الصالحین ص ۲۲۷)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نہیں گمان کرتا کہ فلاں فلاں اشخاص ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی واقفیت رکھتے ہیں۔"

توضیح : بظاہر یہاں غیبت کا انداز (معلوم ہوتا ہے) لیکن مصلحتِ دین کی بنا پر کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے ایسی خامی یا کمزوری بیان کی جا سکتی ہے جس سے ذاتی انتقام کے جذبہ کی تسکین یا لذّتِ نفس مقصود نہ ہو، بلکہ اس لیے کہ دوسرے مسلمان اُس کے شر سے محفوظ رہیں یا اس کے علم و تقویٰ کے بارے میں غلط اندازے کی بنا پر دھوکہ نہ کھائیں۔

Marfat.com

مُردوں کی غیبت

۳۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ۔ باب المشی بالجنازہ)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مُردوں کو بُرا بھلا مت کہو، اس لیے کہ جو کچھ اُنھوں نے آگے بھیجا ہے وہ اُسے پا چکے ہیں۔"

یعنی کسی کے مرنے کے بعد اُس کی بُرائی کرنا جائز نہیں، جو کچھ اُس نے بُرے عمل کیے ہیں اُن کی سزا وہ خدا کے ہاں بھگت رہا ہے، اب اس کی مذمت کر کے خواہ مخواہ اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرنے سے کیا فائدہ؟

دو رُخاپن

۳۱۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۱)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں میں بدترین انسان دو چہروں والے (دوغلے) کو پاؤ گے، جو اِن لوگوں کے پاس ایک چہرے سے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔"

تشریح: یعنی یہاں کچھ رنگ ہے اور وہاں کچھ اور رنگ۔ یعنی جیسا موقع

Marfat.com

ہوتا ہے اس کے لحاظ سے اپنی منافقانہ چال ڈھال بدلتا رہتا ہے۔

حسد، کینہ

۳۱۶ ۔عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ الْاُمَمِ تَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ ۔(رواہ احمد مشکوٰۃ باب ماینہی)

"حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "تم میں (غیر محسوس طور پر) پہلی قوموں کی بیماری سرایت کر گئی ہے (یعنی) کینہ اور حسد (فرمایا) کینہ اور حسد کی بیماری یہی مونڈنے والی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتی ہے"۔

۳۱۷ ۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ۔ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب ماینہی۔ ص ۴۲۰)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "حسد سے بچو۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ہڑپ کر جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو نگل جاتی ہے"۔

باہمی قطع تعلق

۳۱۸ ۔عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا

الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ ۔ باب البغی ۔ ص ۴۱۹)

"(بروایت ابوایوب انصاریؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بے تعلقی اختیار کرے (حالت یہ ہو) کہ جب دونوں کی مُڈبھیڑ ہو تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا کسی اور طرف کنّی کاٹ جائے۔ دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔"

تشریح: ایک دوسرے موقع پر آپؐ نے فرمایا: اَلْبَادِیْ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ سلام میں پہل کرنے والا کبر و غرور سے پاک ہے۔

۳۱۹ ۔ عَنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ اَبِیْ اَنَسٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ صُحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھِجْرَۃُ الْمُؤْمِنِ سَنَۃً کَسَفْکِ دَمِہٖ ۔ (ادب المفرد ۔ باب من ہجر اخاہ سنۃ ۔ ص ۱۰۰)

"قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے جس کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(گناہ میں) کسی مسلمان سے سال بھر بے تعلق رہنا اس کے خون بہانے کے ہم پلّہ ہے۔"

رعونت

۳۲۰ ۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلَ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ ۔ (رواہ البیہقی بشکوٰۃ ۔ باب ما ینہی عنہ من التہاجر ص ۴۲۱)

Marfat.com

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب کسی مسلمان نے (اپنی غلطی پر) اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کی اور اُس نے اُسے قبول نہ کیا تو اُسے چُنگی والے کی طرح سزا بھگتنی پڑے گی۔"

تشریح: یہاں "صاحب مکس" سے مُراد وہ سرکاری اہل کار ہے جو ٹیکس اور چنگی وصول کرنے میں ظلم و زیادتی کرتا ہے یا رشوت سے اپنی جیب گرم رکھتا ہے۔

مداہنت

۳۲۱ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ باب الظلم۔ ص ۴۲۷)

"ابُو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: (خدا کے ہاں) قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے بدترین انسان وہ ہوگا جو دوسروں کی دنیا بنانے میں اپنی آخرت برباد کر دے۔"

تشریح: یعنی دوسروں کو خوش کرنے اور اُن کو دُنیاوی فائدہ پہنچانے کے لیے ہر جائز و ناجائز حرکت کر ڈالے جس کے نتیجہ میں خود اُسے آخرت کے عذاب کا نشانہ بننا پڑے۔

بے مقصد شاعری

۳۲۲ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ

Marfat.com

یشعرہ (الادب المفرد - باب من الشعر حکمۃ - ص ۱۲۶)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ شعر و شاعری کی آلائش سے آلودہ ہو۔"

تشریح: یہاں مخربِ اخلاق اور بے مقصد شاعری کی مذمت کی جا رہی ہے، ہاں اگر نیک مقصد کے لیے بقدر ضرورت اس کا شغل رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وعدہ خلافی

۳۲۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِيْ جِدٍّ وَّلَا هَزْلٍ وَّلَا اَنْ يَعِدَ اَحَدُكُمْ وَلَدَهٗ شَيْئًا ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهٗ۔

(الادب المفرد - ص ۵۸)

"حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جھوٹ نہ سچ مچ جائز ہے اور نہ ہنسی مذاق کے انداز میں، اور نہ یہ جائز ہے کہ تم میں سے ایک اپنے بچے سے کسی چیز کا وعدہ کرلے اور پھر اُسے پورا نہ کرے۔"

فسادِ نفاق

۳۲۴ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ (مشکوۃ - ص ۲۶)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: "دو خصلتیں ایسی ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں، (۱) خوش خلقی (۲) دین کا صحیح فہم۔ یعنی نفاق کی نحوست ایسی بلا ہے کہ جو لوگ اس میں مبتلا ہوں گے وہ کبھی بھی خوش خلقی اور فہمِ دین کی نعمتوں سے نہیں نوازے جا سکتے۔"

۳۲۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

"(بروایت عبداللہ بن عمرؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس میں چار باتیں پائی جائیں وہ کھرا منافق ہے، اور جس میں ان میں سے ایک بات پائی جائے تو اس میں منافقت کی ایک خصلت موجود ہے، یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے۔ (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت و بد دیانتی کا مرتکب ہو، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب عہد و پیمان کرے تو توڑ ڈالے، (۴) جب کسی سے جھگڑا ہو تو فحش کلامی اور گالی گلوچ پر اُتر آئے۔"

زبان و عمل کا تضاد

۳۲۶ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ۔ باب الریاء)

"حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"مجھے بس اس اُمت پر ہر ایسے منافق سے اندیشہ ہے جو باتیں تو بناتا ہے حکیمانہ لیکن کارنامے انجام دیتا ہے ظالمانہ۔"

تشریح : یہاں ایسے قائدین کی نشان دہی کی گئی ہے جو بات بات پر اسلام اسلام پکارتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ان سے بڑھ کر اسلام کی حدود پامال کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

۳۲۷ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الانفاق)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظلم سے بچو اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن ظلمتوں (تاریکیوں) کا باعث ہوگا، اور شح (بخل، حرص کی بِلی جلی شدید حالت) سے بچو، اس لیے کہ "شح" نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے (اور یہ اس طرح پر کہ) اس نے انسانوں کے خون بہانے اور عزتوں کے پامال کرنے پر اُبھارا ہے۔"

اعانتِ ظالم

۳۲۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا بِبَاطِلٍ لِيُدْحِضَ بِبَاطِلِهٖ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَكَلَ دِرْهَمًا مِّنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثَةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً وَّ مَنْ

Marfat.com

نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ۔ (معجم الصغیر للطبرانی۔ ص ۴۴)

(بروایت عبداللہ بن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ظالم کی مدد کی تاکہ اس کے باطل کے ذریعہ حق کو مغلوب کر دے تو وہ اللہ کی حفاظت سے الگ ہو گیا۔ اور جس نے ایک درہم بھی سُود کا کھایا تو اُس کا گناہ ۳۳ بار زنا کے برابر ہے۔ اور جس گوشت پوست کی پرورش حرام سے ہوئی ہے تو آگ اُس کے لیے زیادہ موزوں ہے۔"

توضیح: یہاں ذمّۃ اللہ اور ذمہ رسولہ سے اسلامی حکومت کی ذمّہ داری مُراد ہے۔

حق تلفی

۳۲۹۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ۔ (مشکوٰۃ۔ باب الظلم۔ ص ۴۲۸)

"حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مظلوم کی آہ و پکار سے بچتے رہو کیونکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ (کی سُنّت یہ ہے کہ) وہ کسی کا حق نہیں روکتا۔"

غصب اور چیرہ دستی

۳۳۰۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الغصب ص ۲۵۴)

Marfat.com

"سعیدؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس کسی نے ظالمانہ طور پر بالشت بھر زمین لی، قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"

۳۳۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّعْطِیَ شَیْئًا اِمْرِئٍ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا یَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَاتِھِمْ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الغصب ص ۲۵۴)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "کوئی آدمی کسی کے مویشی اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کا نعمت خانہ (کھانے پینے کی اشیاء رکھنے کی الماری) کے پاس کوئی آئے، اس کے نعمت خانہ کو توڑ ڈالے اور اس کا کھانا اُٹھا کر لے جائے۔ سُنو! ان کے مویشیوں کے تھن ان کے لیے ان کی خوراک جمع کرتے ہیں۔"

خیانت

۳۳۲ - عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَدُّوا الْخَیَاطَ وَالْمِخْیَطَ وَاِیَّاکُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّہٗ عَارٌ عَلٰی اَھْلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رواہ النسائی۔ مشکوٰۃ۔ باب قسمۃ الغنائم ص ۳۴۳)

"عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے: "دھاگا اور سوئی (تک) ادا کر دو، اور خیانت سے بچو، اس لیے کہ خیانت قیامت کے دن عار اور ندامت کا باعث ہوگی۔"

Marfat.com

۳۳۳ ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ کَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کِرْکِرَۃُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّارِ فَذَھَبُوْا یَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَۃً قَدْ غَلَّھَا ۔ (رواہ البخاری ۔مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر پہرہ دینے کے لیے کرکرہ نامی ایک آدمی مقرر تھا۔ (اسی دوران میں) وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: "وہ آگ میں ہے"۔ (لوگ اصل حقیقت معلوم کرنے کے لیے) اُسے دیکھنے گئے، تو اُنھوں نے ایک عباء (اوور کوٹ) پایا جسے اُس نے چُرا لیا تھا۔"

تشریح: یہ واقعہ ایک غزوہ کے موقع پر پیش آیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد جیسی اہم عبادت بھی خیانت اور بددیانتی کی وجہ سے خدا کے ہاں کوئی نہیں رکھتی، بلکہ ایسا شخص سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

رشوت

۳۳۴ ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الولایۃ وہ

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت ہے۔"

۳۳۵ ۔عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَ

لله عليه وسلم يقول ما من قوم يظهر فيهم الربا الا اخذوا
السنة وما من قوم يظهر فيهم الرشا الا اخذوا بالرعب۔

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الحدود)

"حضرت عمرو رضؓ بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
لیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "کوئی قوم ایسی نہیں ہے کہ اس میں بدکاری عام ہو
ر یہ کہ وہ قحط سالی میں گرفتار ہو جاتی ہے، اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں رشوت
یل جائے مگر یہ کہ اس پر خوف و دہشت طاری ہو جاتی ہے۔"

رشوت کے چور دروازوں کی بندش

۳۳۶ ۔عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ اِبْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی
صَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ. فَخَطَبَ
نَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا
عْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالاً عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُھُمْ
یَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ
یْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا. وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ
لٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً
عْرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ
ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الزکوٰۃ)

"ابُو حُمَیدؓ ساعدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے صدقات (کی وصولی) پر ابن اللتبیّہ نامی شخص کو عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے واپس) آیا تو اس نے (آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر) کہا: یہ تمھارے لیے ہے (یعنی بیتُ المال کا حق ہے) اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ (اس موقع پر) آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: "مَیں لوگوں کو ایسے کاموں پر عامل (تحصیلدار) مقرر کرتا ہوں جن کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ڈال دی ہے (پھر مَیں دیکھتا ہوں) کہ ان مقرر کردہ عاملوں میں سے ایک میرے پاس آکر کہتا ہے کہ "یہ مال تمھارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے"۔ وہ اپنے مِیّا باوا (ماں باپ) کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا۔ پھر دیکھتا کہ اُسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) کی جان ہے جو کوئی بھی اس مال میں سے کچھ لے گا وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر (خدا کے حضور میں) پہنچے گا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو اس کے منہ سے ویسی ہی آواز نکلے گی، اگر گائے ہے تو اسی کی آواز ہوگی، اور اگر بکری، بھیڑ ہے تو اسی طرح منمنائے گی۔" پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ (گواہ رہو) مَیں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا، اے اللہ مَیں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔"

۳۳۷۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔ (رواہ ابوداؤد۔ باب الولاۃ و ہدایا

Marfat.com

"حضرت ابُو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس کسی شخص نے کسی کے لیے سفارش کی پھر (اُس سفارش کرانے والے نے) اُسے ہدیہ دیا اور اُس نے قبول کرلیا تو یقیناً وہ سُود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔"

سُود کے چور دروازوں کی بندش

۳۳۸ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ ذٰلِکَ۔

(ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الربوا۔ ص ۲۴۶)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے، پھر وہ (قرض لینے والا) اسے تحفہ دے یا سواری پیش کرے تو نہ سواری پر سوار ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے، مگر یہ کہ پہلے سے یہ (لین دین) جاری ہو۔"

تشریح : اسلام نے جہاں سُود کو حرام قرار دیا ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ اس کے چور دروازے بھی بند کر دیے ہیں، تاکہ مسلم معاشرہ میں اس کی ذرا سی بھی آلائش باقی نہ رہنے پائے۔

جنگ و جدال کے اسباب

۳۳۹ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا وَفِیْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ

Marfat.com

فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نَصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب لا یضمن من الجنایات)

"حضرت ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی تیر لے کر ہماری مسجد اور بازار میں سے گزرے تو اُسے چاہیے کہ اس کی نوک کو قابو میں رکھے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس کی وجہ سے چوٹ لگ جائے۔"

تشریح: جن مقامات پر عام اجتماع یا بھیڑ ہو وہاں دھار دار آلات کو ساتھ رکھنے میں پوری احتیاط چاہیے۔

نزاع وجدال

۳۴۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ۔ باب فی الوسوسۃ ص۱۱)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ مسلمان جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں، ہاں مسلمانوں کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکانے سے (وہ ناامید نہیں ہوا ہے)۔"

توضیح: یہاں "عبادت" سے مُراد پرستش نہیں ہے، کیونکہ آج تک کہیں یہ نہیں سُنا گیا کہ کسی نے اس کی مورت یا تصویر بنا کر پوجی ہو، بلکہ یہاں وسیع معنیٰ مُراد ہیں۔ یعنی زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی خواہشات پر چلنا۔ اِس مفہوم کی تائید

Marfat.com

قرآن حکیم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے :

يَاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ
كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ (سورۂ مریم : ۴۴)

واضح رہے کہ یہاں "المصلون" فرمایا گیا ہے، یعنی ایسے لوگ جو نماز کے پابند ہیں اور اس کی وجہ سے ان کے دل خدا کی محبت اور خشیت سے بھرپور ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان کا جادو نہیں چل سکتا اور نہ وہ اس کی خواہش کے سامنے سپر ڈال سکتے ہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ باہمی غلط فہمیاں پیدا کر کے ان نمازیوں میں بھی اختلاف و نزاع کو اُبھار دے۔

قتلِ مسلم

۳۴۱ ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

(الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب القصاص)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ساری دنیا کی تباہی اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کے بالمقابل ہلکی ہے"۔

۳۴۲ ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام۔ ص ۱۹)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین قسم کے افراد ہیں: (۱) حَرَم میں الحاد پھیلانے والا، (۲) اسلام میں جاہلی طور طریقے تلاش کرنے والا، (۳) ناحق طور پر کسی مسلمان کا پیچھا کرنے والا تاکہ اس کا خون بہائے۔"

توضیح: الحاد پھیلانا یوں تو ہر جگہ گناہ کبیرہ ہے، لیکن حَرَم (مکہ مکرمہ) میں جو کہ اسلام کا مرکزِ ہدایت ہے الحاد پھیلانا ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا کئی گنا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اسلام میں کافرانہ، فاسقانہ تہذیب کا پیوند لگانا بھی ایک بہت بڑا جرم ہے۔

فریب کاری اور بد دیانتی

۳۴۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۴۸)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلّہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اُس ڈھیر کے اندر ڈال دیا، آپؐ کی انگلیوں نے تری اور گیلا پن محسوس کیا۔ آپؐ نے فرمایا: "اے غلّہ والے! یہ کیا معاملہ ہے؟" اس نے جواب دیا: "اس ڈھیر پر بارش پڑ گئی تھی۔" آپؐ نے فرمایا "تم نے بھیگے ہوئے غلّہ کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اُسے دیکھ لیتے۔ جو دھوکا دے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"

Marfat.com

ذخیرہ اندوزی

۳۴۴ ۔ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِیٌٔ (رواہ مسلم مشکوۃ۔ باب الاحتکار)

"حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلّہ روکا وہ خطا کار ہے۔"

توضیح : احتکار کہتے ہیں کہ غلّہ کو اس نیت سے روکے رکھنا کہ جب دام بہت زیادہ چڑھ جائیں تو اس وقت اسے فروخت کیا جائے۔ اس قسم کے تاجر دراصل ملک کے باشندوں کی ضرورت اور مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ایسا خود غرضانہ اقدام کرتے ہیں جسے ایک مسلم معاشرہ میں قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ بعض علمائے سلف کے نزدیک نہ صرف غلّہ بلکہ ان تمام عوامی ضروریات سے متعلق اشیاء کی ذخیرہ اندوزی منع ہے جن کے کچھ عرصہ بازار میں نہ آنے سے عوام میں بے چینی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایندھن، دوائیں، چینی وغیرہ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "غلّہ روکنے والا ملعون ہے۔"

حیلہ سازی

۳۴۵ ۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِہِ السُّفُنُ وَیُدَّھَنُ بِہِ الْجُلُوْدُ وَ یَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ

Marfat.com

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ۔ ص ۲۴۱)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فتح مکہ کے سال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، اُس وقت آپؐ مکہ میں تشریف فرما تھے کہ: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے شراب، مردار، سور اور اصنام (بتوں) کی بیع کو حرام ٹھیرایا ہے۔" سوال کیا گیا کہ مُردار کی چربی کے بارے میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟ اس سے کشتیوں پر پالش کی جاتی ہے اور کھالوں کو (چکنائی کر) نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اُسے چراغوں میں جلاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "نہیں وہ حرام ہے۔ پھر آپؐ نے اس وقت فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے جب اللہ تعالیٰ نے مُردار کی چربی کو حرام کر دیا تو انھوں نے اُسے پگھلایا اور بیچ اس کی قیمت کھا گئے۔"

تشریح : کسی حرام چیز کو حیلہ سازی کے ذریعہ جائز ٹھیرانا ایک ایسا خ فتنہ ہے کہ اِس سے پوری سوسائٹی میں بد دیانتی، فریب کاری پھیل جاتی ہے، ا شریعت کا اصل مقصد آہستہ آہستہ نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

غیر ذمّہ دارانہ عمل کی مذمّت

۳۴۶ ۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِّنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب الدیات)

(بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

فرمایا: "جو طبیب بن کے بیٹھ گیا حالانکہ اُسے علاج معالجہ کا علم و تجربہ نہ تھا تو وہ (مریض کی موت یا مرض کے بڑھنے کا) ذمہ دار ہے۔"

تشریح: کسی مستند ادارہ یا درس گاہ سے اجازت حاصل کیے بغیر حکیم بن بیٹھنا ایک ایسا جرم ہے کہ اس پر اسلامی حکومت میں باز پُرس ہو سکتی ہے اور سخت سے سخت سزا دی جا سکتی ہے۔

خودغرضی

۳۴۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ باب اعلان النکاح والخطبۃ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے تاوقتیکہ وہ نکاح کر لے یا دست بردار ہو جائے۔"

توضیح: اگر کسی شخص نے رشتہ کے بارے میں کہیں بات چیت شروع کر دی ہے تو اس دوران میں دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی قطعی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے وہ اپنے لیے یا اپنے کسی عزیز کے لیے سلسلہ جنبانی شروع کرے۔ اس قسم کی روش اسلامی شریعت میں انتہائی کم ظرفی اور خودغرضی کی علامت ہے۔ شادی بیاہ کی طرح دوسرے معاملات (بیع و شراء) میں بھی شریعت نے پابندی عائد کی ہے۔

تنگ دلی

۳۴۸ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الافلاس والانظار ص ۲۵۱)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "خوش حال آدمی کا (حق یا قرض کے ادا کرنے میں) تاخیر کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی کسی خوش حال آدمی کے پیچھے (تقاضے کے لیے) لگایا جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ پیچھے لگ جائے، یعنی اس ذمّہ داری کو قبول کرلے، اور اپنے اثر ورسوخ اور تعلقات کی بنا پر اپنے مسلمان بھائی کا حق اُس نادہندہ مالدار شخص سے دِلوادے"۔

تشریح: یعنی اگر کسی کا حق دبا لیا گیا ہے تو معاشرے کے بااثر افراد کا فرض ہے کہ وہ محض تماشائی بننے کے بجائے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرکے کمزور اور بے اثر افراد کا حق دلوائیں۔

احسان فراموشی

۳۴۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّةِ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي جَوَارٍ أَتْرَابٍ لِّي فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ قَالَ لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ تَطُوْلُ أَيِّمَتُهَا مِنْ أَبَوَيْهَا ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ زَوْجًا وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(الادب المفرد۔ باب التسلیم علی النساء ص ۱۵۳)

"اسماءؓ بنت یزید انصاری سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میرے پاس سے گزرے، میں اُس وقت اپنے پڑوس کی سہیلیوں کے

ہمراہ تھی، آپؐ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: "محسنوں کی ناشکری اور ناقدری سے بچو، تم میں سے ایک، اپنے والدین کے ہاں عرصۂ دراز تک بے بیاہی بیٹھی رہتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اُسے شوہر کی نعمت سے ہم کنار فرماتا ہے، پھر اس کے ہاں اولاد کی چہل پہل ہوتی ہے (ان تمام احسانات کے باوجود) اگر کبھی کسی بات پر شوہر سے شکر رنجی ہو جاتی ہے، تو (اس لمبی رفاقت کو نظر انداز کر کے طوطا چشمی سے) کہہ اُٹھتی ہے کہ میں نے تو کبھی تجھ سے اچھا سلوک دیکھا ہی نہیں"۔

توضیح: اس روایت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) اگر کہیں عورتوں کا مجمع ہو، اور تہمت کا اندیشہ بھی نہ ہو تو نامحرم ان کو سلام کر سکتا ہے۔

(۲) اس حدیث میں عورت کے ایک خاص مزاج اور افتادِ طبع کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر کبھی شوہر سے ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو ایک لمحہ میں اس کا سارا کیا کرایا ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ صحیح معنی میں گھر بلو فضا اُسی وقت خوش گوار ہو سکتی ہے جبکہ شوہر کی صرف خامیوں اور عیوب پر ہی نگاہ نہ ہو بلکہ اس کے محاسن اور خوبیوں کا بھی اعتراف کیا جائے، یہی ہدایت ایک دوسری حدیث میں مردوں کو بھی کی گئی ہے، جیسا کہ فرمایا: لا یَفْرَكْ مومن مومنة ان کرہ منها خلقا رضی منها آخر۔

"کوئی مومن مرد (شوہر) کسی مومن عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اور اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کی دوسری عادت اُسے بھلی معلوم دے جائے"۔

Marfat.com

تصنّع اور جھوٹ

۳۵۰ ۔عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)

(بروایت اسماءؓ) ایک عورت نے کہا: "یارسولؐ اللہ! میری ایک سوکن ہے، کیا میرے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ شوہر جو کچھ مجھے دیتا ہے اس کے علاوہ بھی میں (سوکن پر) اپنی آسودگی اور خوش پوشی کا مظاہرہ اس طرح پر کروں کہ یہ سب کچھ شوہر ہی دے رہا ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "خلافِ واقعہ خوش حالی کا اظہار کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے جھوٹ کا لباس زیبِ تن کیا ہوا ہے۔"

تشریح: انسان فی الواقع جتنا کچھ ہے اپنے لباس اور وضع قطع سے بھی اسی قدر اس کا اظہار ہونا چاہیے۔ فخر و نمائش یا دوسروں کو چڑانے کے لیے واقعہ کے خلاف اپنی پوزیشن بڑھ چڑھ کر دکھلانا بھی ایک قسم کا جھوٹ ہی ہے۔

مرعوبیت اور نقّالی

۳۵۱ ۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ (رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب اللباس)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ انہی میں شمار ہوتا ہے۔"

Marfat.com

توضیح : ممنوع تشبّہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :

(۱) کوئی مسلمان اپنا حلیہ اور رہن سہن کا ڈھانچہ اس طرح مسخ کر ڈالے کہ غیر مسلموں سے بظاہر کوئی امتیاز باقی نہ رہے۔

(۲) مسلم معاشرہ کا کوئی فرد یا مسلمان من حیث القوم غیر مسلموں کا شعار.... (قومی نشان) اختیار کر لیں۔ ان کے علاوہ غیر مسلم اقوام کی تہذیب یا رسم و رواج ہیں سے اگر مفید اجزاء اپنا لیے جائیں تو یہ اس حدیث کے منافی نہیں ہے۔

جیسا کہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رُومی جُبّہ (اوور کوٹ) زیبِ تن فرمایا۔

یا مثلاً اُمِّ حبیبہؓ کے مشورہ سے آپؐ نے اہل حبشہ کے رواج کے مطابق عورتوں کے جنازے پر پردے کے لیے کمانداز تیلیاں لگوائیں۔

اسی طرح آپؐ نے سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے غزوۂ احزاب کے موقع پر ایرانیوں کے طریقے کے مطابق خندق کھُدوائی۔

شرک اور شخصیّت پرستی

۳۵۲- عَنْ اَبِی الْهَیَاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ۔ باب دفن المیت)

"ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے کہا: "میں تمھیں اس کام پر بھیجتا ہوں جس کام پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے بھیجا تھا کہ جہاں کوئی تصویر دیکھو اُسے مٹا دو اور جہاں کوئی اُونچی قبر دیکھو اسے برابر کر دو۔"

توضیح : شرک اور شخصیت پرستی کے اسباب میں سے دو بڑے سبب اس حدیث میں بیان کیے گئے ہیں :

شاہانہ کرّوفر

۳۵۳ - عَنْ قُدَامَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ -

(رواہ الشافعی - مشکوٰۃ - باب رمی الجمار)

"قدامہؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو قربانی کے دن سُرخ و سپید اُونٹنی پر سوار جمرہ کو کنکریاں مارتے دیکھا۔ اس موقع پر نہ مار پیٹ تھی، نہ ڈانٹ ڈپٹ تھی اور نہ ہٹو بچو کا ہنگامہ۔"

تشریح : جس طرح عام طور پر شاہی سواریوں کے آگے شان و شوکت، جاہ و جلال اور ہٹو بچو کے مظاہرے ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی اس سے یکسر پاک تھی۔

شاہانہ جاہلی امتیاز کا خاتمہ

۳۵۴ - عَنْ أَبِي مَسْعُوْدِ نِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ أَسْفَلَ مِنْهُ (رواہ الدارقطنی - مشکوٰۃ - باب المشی بالجنازہ)

Marfat.com

"حضرت ابُومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِس بات سے منع فرمایا ہے کہ امام کسی اونچی جگہ کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے یعنی اس سے نیچے کھڑے ہوں"

اکابر پرستی

۳۵۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ وَفُشُوُّ الْعِلْمِ وَظُهُوْرُ الشَّهَادَةِ بِالزُّوْرِ وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ۔

(الادب المفرد، باب من کرہ تسلیم الخاصۃ ص ۵۵۱)

"حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: قیامت کے ظہور سے پہلے چند چیزیں پھیل جائیں گی: (۱) خواص سے سلام و کلام، (یعنی عوام کے بجائے صرف بڑے لوگوں کو سلام کیا جائے گا)۔ (۲) کاروباری معاملات کا پھیلاؤ یہاں تک کہ اس کام پر عورت کو بھی اپنے شوہر کی مدد کرنی پڑیگی۔ (یعنی دولت کمانے کی حرص اس قدر بڑھ جائے گی کہ بجائے اس کے کہ عورت خانگی فرائض (بچّوں کی تربیت وغیرہ) انجام دے شوہر کے تجارتی مشاغل میں ہاتھ بٹانے پر مجبور ہو جائے گی۔ ۳) قطع رحمی۔ (۴) تعلیمی ترقی اور علم کا پھیلاؤ (یہاں مذمّت کا پہلو یہ ہے کہ علم کا چرچا تو بہت کچھ ہو گا، لیکن شرافت، تہذیب اور اخلاق کے معیار روز بروز گھٹتے چلے جائیں گے)۔ (۵) جھوٹی شہادت عام ہو جائے گی، اور سچّی گواہی دیتے ہوئے لوگ جی چُرائیں گے"

یعنی فسق و فجور کا اتنا غلبہ ہوگا کہ خود غرض شریر لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے شریف اور بھلے لوگ خاموش رہنے میں اپنی سلامتی پائیں گے۔

یہاں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس وقت کا تقویٰ چونکہ انفرادی ہوگا، اس لیے برائی کے مقابلہ میں اتنی جرأت نہ ہوگی کہ اس کے خلاف زبان کھولی جا سکے۔

گروہی، قومی اور قبائلی عصبیت

۳۵۶ - عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا اِنْسَانٌ شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيْلَةَ مِنْ اَسْرِهَا وَرَجُلٌ يَنْفِيْ مِنْ اَبِيْهِ - (الادب المفرد۔ باب مایکرہ من الشعر ص ۱۲۷)

"حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑے مجرم دو قسم کے انسان ہیں: (۱) ایسا شاعر جو قبیلہ کی بہر حال ہجو اور مذمت ہی کرتا ہے۔ (۲) جو اپنے باپ کی طرف منسوب ہونے سے انکار کرتا ہے۔"

تشریح: یعنی قبائلی اور گروہی جتھے بندی اور عصبیت کی بنا پر کسی قبیلے کو ہجو کا نشانہ بناتا ہے تو اس کی خوبیوں کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔

حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی کو عیوب اور خامیوں کی بنا پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، تو اس کے محاسن بھی پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔

طبقاتی امتیاز

۳۵۷ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ

Marfat.com

يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ص ۲۷۰)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "بدترین کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں خوش حال لوگوں کو بُلایا جائے اور ناداروں کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جس نے دعوت ترک کر دی (بلا عذر قبول نہیں کی) اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔"

فواحش کے چور دروازوں کی بندش

۳۵۸ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب المناسک)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے، اور کوئی عورت محرم مرد کے بغیر سفر نہ کرے۔" ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہؐ!! میرا نام فلاں غزوہ میں (شامل ہونے کے لیے) لکھ لیا گیا ہے، اور میری بیوی حج کے ارادے سے نکل کھڑی ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "جاؤ اپنی بیوی کے ہمراہ حج ادا کرو۔"

اس روایت سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام نے بے حیائی، بدکاری کی بندش

Marfat.com

اور عورت کی عصمت کے تحفظ کی خاطر جہاد جیسی اہم عبادت کی بھی پروا نہیں کی ہے۔

۳۵۹ - عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ قَالَتْ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَۃٍ فَقَالَ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَ طَقْتُنَّ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْنَا تَعْنِیْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَۃِ امْرَأَۃٍ کَقَوْلِیْ لِاِمْرَأَۃٍ وَّاحِدَۃٍ - (رواہ مالک - مشکوٰۃ - باب الصلح)

"اُمیمہؓ بنت رُقیقہ سے روایت ہے کہ مَیں نے عورتوں کے مجمع میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت کی۔ آپؐ نے فرمایا: "مَیں اُن کاموں کے بارے میں بیعت لے رہا ہوں جو تم کر سکو"۔ مَیں نے عرض کیا: "اللہ اور اُس کا رسُو صلی اللہ علیہ وسلّم ہم پر ہمارے بہ نسبت زیادہ مہربان ہیں"۔ (پھر) مَیں نے کہا: "یا رسُولؐ اللہ! ہم سے بیعت کیجیے" یعنی مصافحہ کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: "میرا زبانی سَو عورتوں سے بیعت لے لینا ایسا ہی ہے جیسا میرا ایک عورت سے زبا بیعت لے لینا"

تشریح: نبی تو اپنی اُمّت کا باپ ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ اس کے باوجود آپؐ نے بیعت کے وقت مصافحہ کرنے سے پرہیز کیا۔ اگر آپؐ وقت ایسا نہ کرتے تو قیامت تک کے لیے غلط قسم کے مذہبی پیشوا اس کی آ کر سنّت کے نام سے بے شرمی اور بے حیائی کا طوفان اُٹھانے میں دلیر ہو

۳۶۰ - عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّہَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَۃَ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ۔

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ باب النظر الی المخطوبۃ)

"اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھیں، اُسی وقت ابن اُمِّ مکتوم پہنچ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: "ان سے پردہ کرلو!" میں نے کہا: یہ نابینا نہیں ہیں۔؟ یہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکتے۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟"

توضیح : ابن اُمِّ مکتومؓ ایک برگزیدہ صحابی ہیں۔ پھر یہ کہ نابینا ہونے کے باوجود ازواجِ مطہرات جیسی پاک باز خواتین کو اُن سے پردہ کرنے کے لیے حکم دیا جارہا ہے۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آج کل جو بہت سی عورتیں غلط عقیدت یا توہم پرستی میں مبتلا ہوکر نامحرم پیروں، مرشدوں اور مولویوں کے سامنے آجاتی ہیں، وہ اسلام کی رُوح سے کس قدر بیگانہ ہیں۔

۳۶۱ - عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطٰنُ

(رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ ۔ ص ۳۶۱)

"حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی مرد کسی (اجنبی نامحرم) عورت کے ساتھ تنہا نہیں رہتا مگر یہ

Marfat.com

کہ اُن کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

تشریح : یعنی کسی ایسی جگہ جہاں نامحرم مرد اور عورت کے سوا کوئی تیسرا نہ ہو وہاں شیطان کی بن آتی ہے، اور ہر وقت یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں یہ دونوں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

۳۶۲ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ یَنْشُرُ سِرَّھَا۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب المباشرۃ)

"حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے ہاں قیامت کے دن درجہ کے لحاظ سے بدترین انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے پاس آتی ہے، (پھر بعد میں لوگوں میں) اس کا راز (خفیہ حالات) افشا کرتا پھرتا ہے۔"

۳۶۳ - عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ۔ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب النظر الی المخطوبۃ ص ۲۶۰)

"جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اچانک (پڑ جانے والی) نگاہ کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں۔"

تشریح : اسلام میں زنا کو اخلاقی لحاظ سے انتہائی خطرناک مرض قرار

Marfat.com

ہے۔ اس لیے اس کی طرف جانے والے تمام راستوں اور دروازوں پر بھی پہرے بٹھا دیے گئے ہیں۔

۳۶۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الرجل)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو، یعنی گردوپیش میں محسوس کی جا سکتی ہو اور جس کا رنگ نمایاں نہ ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو اور جس کی مہک ہلکی ہو۔"

توضیح: اسلام، ایک صالح معاشرہ کو بے حیائی، بدکاری اور اس کے محرکات سے پاک رکھنا چاہتا ہے۔ اس لیے عورتوں کو ایسی خوشبو لگانے سے روکتا ہے جو شہوانی جذبات کے لیے ہیجان انگیز ہو سکے۔ اس کے برعکس مردوں کے لیے تیز خوشبو کا استعمال جائز ہے۔ یہاں اس فتنے کا اندیشہ نہیں ہے جو عورتوں کے طرزِ عمل سے پیدا ہو سکتا ہے۔

مردوں کے لیے رنگ دار خوشبو کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنے مزاج اور فرائض و مشاغل کے لحاظ سے یہی بات زیب دیتی ہے کہ وہ اپنے لباس اور وضع قطع میں زیادہ سے زیادہ سادگی کی راہ اختیار کریں۔ اس کے برخلاف مستورات کو رنگ آمیز خوشبو کی اجازت ہے۔ ظاہر ہے کہ عورت فطرتی طور پر زینت و آرائش کو پسند کرتی ہے، اس لیے

Marfat.com

اسلام نے بھی اس فطری تقاضے کو ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس فطری تقاضے کے پُورا کرنے پر اسلام نے کچھ ایسی پابندیاں بھی لگادی ہیں جن کی بنا پر اسلامی معاشرہ بے حیائی اور اخلاقی آوارگی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

بے حیائی کی اشاعت

۳۶۵ ۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَلْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ وَالَّذِیْ یَشِیْعُ بِهَا فِی الْاِثْمِ سَوَاءٌ ۔ (الادب المفرد۔ باب اثم من سمع فاحشۃ فافشاہا ص ۴۹)

"حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہتے ہیں: "فحش اور بیحیائی کی باتیں زبان سے نکالنے والا، اور معاشرے میں ان کا پھیلانے والا، دونوں گناہ میں برابر ہیں"

غلط ماحول

۳۶۶ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۔

(بخاری مسلم مشکوٰۃ۔ باب الایمان بالقدر۔ ص ۱۳)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح کہ ایک چوپایہ صحیح سالم بچہ جنتا

Marfat.com

ہے، کیا تم ان میں کوئی کن کٹا پاتے ہو؟" پھر آپؐ فرماتے ہیں: "اللہ کی فطرت کو اختیار کرو جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش اور بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، یہ سیدھا اور مضبوط دین ہے۔"

تشریح : یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو فطرت (اسلام) پر پیدا کیا ہے۔ بعد میں والدین کی غلط تربیت اور ماحول کے بُرے اثرات کی بنا پر وہ بے راہ ہو جاتا ہے۔

ہوسِ اقتدار

۳۶۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

(رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ ص ۳۱۲)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب تم امارت و حکومت کے حریص ہو جاؤ گے لیکن وہ قیامت کے دن ندامت کا باعث ہو گی۔ دودھ پلانے والی کیا ہی خوب ہے اور دودھ چھڑانے والی کیا ہی بُری ہے۔"

توضیح : یہاں حکومت و امارت کو مرضعہ اور فاطمہ (دودھ چھڑانے والی) کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی انسان حکومت کے منصب پر براجمان ہو کر تو خوب مزے لوٹتا ہے، لیکن جب موت یا معزولی کی وجہ سے یہ منصب چھنتا ہے تو پھر ان لذتوں اور مسرتوں کی یاد حسرت و اندوہ کی شکل میں اس کو

Marfat.com

ستاتی رہتی ہے۔

مجرم کی سفارش

۳۶۸۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا قَدْ اَهَمَّتْهُمْ شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الشفاعۃ فی الحدود۔ ص ۳۰۶)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ قریش کو ایک مرتبہ ایک مخزومیہ عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی، بہت پریشانی اُٹھانی پڑی (کہ اس کا ہاتھ نہ کٹ جائے)۔ اُنھوں نے مشورہ کیا کہ اس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے کون سفارش کرے؟ کہنے لگے: آنحضورؐ کے سامنے جانے کی جُرأت سوائے اُسامہ بن زیدؓ کے اور کون کر سکتا ہے کیونکہ اُسامہؓ آپؐ کے محبوب ہیں۔ چنانچہ حضرت اُسامہؓ نے آپؐ سے بات کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا چہرہ متغیّر ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: "کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟" پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا

Marfat.com

"تم سے پہلے لوگ اسی لیے تو ہلاک ہوئے کہ اُن میں سے اگر با اثر آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہؓ بنتِ محمدؐ چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔"

عہد شکنی

۳۶۹۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ فَاَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الصلح)

"صفوان بن سلیم سے روایت ہے وہ صحابہ کرامؓ کے صاحب زادوں سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے آباء کرام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سنو! جس نے مُعاہد (جس فرد یا قوم سے معاہدہ کیا گیا ہو) پر ظلم کیا یا اُس کے حق میں کمی کی یا طاقت سے زیادہ اس پر (ذمہ داری یا کام کا) بوجھ ڈالا یا اُس کی خوش دلی کے بغیر اس کی کوئی چیز ہتھیالی، تو قیامت کے دن، میں (اُس کی طرف سے وکیل بن کر) جھگڑوں گا۔"

خطرناک اجتماعی امراض

۳۷۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمُ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ

Marfat.com

الرِّزْقُ وَلَاحَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَاخَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ۔ رواہ مالک بحکوۃ۔ باب تغیر الناس)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جس قوم میں خیانت کا بازار گرم ہوگا، اس قوم میں اللہ تعالیٰ دشمن کا خوف اور دہشت پھیلا دے گا۔ جس معاشرے میں زنا کی وبا عام ہوگی وہ فنا کے گھاٹ اُتر کر رہے گا۔ جس سوسائٹی میں ناپ تول میں بد دیانتی کا رواج عام ہوگا وہ رزق کی برکت سے محروم ہو جائے گی۔ جہاں ناحق فیصلے ہوں گے وہاں خوں ریزی لازماً ہو کر رہے گی۔ اور جس قوم نے بدعہدی کی اس پر دشمن کا تسلط بہر حال ہو کر رہے گا۔"

دُنیا کی طمع

۳۷۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا قَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ، قَالَ قَائِلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

"حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف دعوت دیتے ہیں اس طرح عنقریب ایسا ہوگا کہ (دشمن) قومیں (لقمۂ تر سمجھ کر) تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔" ایک شخص نے سوال کیا: کیا ایسا ہماری قلتِ تعداد کی بنا پر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

نہیں۔ بلکہ تم اُس وقت تعداد میں بہت ہو گے لیکن تمھاری حیثیت خس وخاشاک سے زیادہ نہ ہوگی۔ دشمنوں کے دلوں سے تمھارا رُعب اُٹھ جائے گا، اور تمھارے اندر "وھن" کی بیماری پیدا ہو جائے گی۔" آپؐ سے سوال کیا گیا: "وھنؔ کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "دُنیا کی محبت اور موت سے نفرت"۔

تشریح : دُنیا کی نعمتوں سے اگر دل کا لگاؤ جائز حد تک ہو تو اسلام اس سے نہیں روکتا، لیکن اگر یہی لگاؤ اتنا بڑھے کہ انسان میں بُزدلی اور پست ہمّتی پیدا ہو جائے تو نہ وہ دنیا میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے اور نہ آخرت میں سعادت و کامرانی سے ہمکنار ہو سکتا ہے"۔

Marfat.com

Marfat.com

صالح اجتماعی نظام

Marfat.com

Marfat.com

اجتماعی نظم

۳۷۲- عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ ثَلٰثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ

(رواہ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ باب آداب السفر)

"ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: "جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لیا جائے۔"

تشریح : اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ جب سفر جیسی عارضی حالت میں بھی جماعتی نظم قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے تو حضر کی صورت میں بدرجہ اولیٰ جماعتی نظم و امارت کی تشکیل واجب ہو جاتی ہے۔ اسی کی تائید ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: اگر کسی جنگل (فلاۃ) میں تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لیا جائے۔

التزامِ جماعت

۳۷۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ

Marfat.com

فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ ۔ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ۔ باب الجماعۃ۔ ص۸۸)

"ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کسی جنگل یا بستی میں تین آدمی رہتے ہوں اور پھر وہ (اجتماعی طور پر) نماز کا اہتمام نہ کریں تو لازماً اُن پر شیطان مسلّط ہو کر رہے گا۔ (سُنو!) جماعت سے وابستہ رہو (ورنہ تمہارا حشر وہی ہوگا جو ریوڑ سے الگ رہنے والی بھیڑ کا ہوتا ہے) بھیڑیا اُسے ہڑپ کر جاتا ہے۔"

تشریح: باطل اور فسق و فجور کی طاقتیں متحد اور ان کے باقاعدہ منظم جتھے قائم ہیں، ان کا زور توڑنے کے لیے ضروری ہے کہ اہلِ حق اور اصحاب تقویٰ بھی منظم اور متحد ہوں۔

اس لیے کتاب و سُنّت میں جماعتی زندگی اختیار کرنے کی بار بار تاکید آئی ہے۔ بلکہ تقویٰ کی بنیادوں پر قائم "الجماعہ" سے خروج کو ارتداد کا ہم معنی قرار دیا ہے۔

اجتماعی نظم کی اہمیّت

۳۷ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ، وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ ۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ۔ باب الا

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

فرمایا: مسلمانو! ہر نیک یا بد امیر کی رہنمائی میں خواہ وہ کبائر کا ارتکاب کرتا ہو، تم پر جہاد فرض ہے۔ ہر نیک یا بد مسلمان کے پیچھے خواہ وہ کبائر کا مرتکب ہو، نماز ادا کرلینا واجب ہے۔ ہر نیک یا بد کی نماز جنازہ ادا کرنا، خواہ وہ کبائر میں مبتلا ہو، ضروری ہے۔"

تشریح: اس روایت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) مسلمانوں کا امیر اخلاق و کردار کے لحاظ سے خواہ کیسا ہی ہو، نیک کاموں میں بہرحال اس کی اطاعت کرنی پڑے گی۔

(۲) امام نیک ہو یا فاسق و فاجر ہر ایک کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ امام یا امیر پہلے سے بنا ہوا ہے یا زور و قوت سے مسلط ہو گیا ہے، ورنہ عام حالات میں جب کہ مسلمانوں کو اپنا امیر یا امام منتخب کرنے کا موقع ملے، تو انھیں اپنے میں سے اخلاق و تقویٰ کے لحاظ سے بہتر آدمی چننا چاہیے جیسا کہ حدیث میں ہے: اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ۔

(۳) کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی بدعمل ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

ہاں اگر کوئی شخص بُری طرح بدنام ہو، یا اس نے ایسا کام کیا ہو جس سے حقوق العباد پر زد پڑتی ہو تو عوام کی تنبیہ اور سبق و عبرت کے لیے معاشرے کے ایسے افراد جو علم و تقویٰ کے لحاظ سے نمایاں ہیں اس کی نماز جنازہ سے الگ رہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپؐ نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی۔

Marfat.com

اسی طرح مقروض کا جنازہ آپؐ نے خود نہیں پڑھایا بلکہ لوگوں سے فرمایا: صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ (اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو)۔

واضح رہے کہ بائیکاٹ اور قطع تعلق کی پالیسی وہیں چل سکتی ہے جہاں صحیح معنیٰ میں معاشرہ اسلامی بنیادوں پر قائم ہو چکا ہو۔

نظم کی پابندی

۳۷۵ - عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ یَعْتَدُوْنَ عَلَیْنَا اَفَنَکْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا یَعْتَدُوْنَ، قَالَ لَا۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الزکوٰۃ)

"بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ کیا ہم اپنے مالوں میں سے ان کی زیادتی کے مطابق چھپا سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں"۔

تشریح: اِس حدیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سمع وطاعت اور نظم کی پابندی کا اسلام میں کیا مقام ہے۔

اسلامی حکومت کے کارندے اگر زکوٰۃ و صدقات وصول کرتے ہوئے ظلم بھی کریں تب بھی ان کے جواب میں کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اطاعت کے حدود

۳۷۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ)

Marfat.com

"حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں پر سمع وطاعت (سننا اور ماننا) واجب ہے۔ خواہ اُسے (اپنے امیر کا حکم) پسند ہو یا ناپسند۔ بہ اُسی وقت تک ہے جب تک کہ خدا کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ لیکن اگر خدا کی نافرمانی کا حکم دے تو پھر نہ سُننا ہے اور نہ ماننا۔"

حُدود اللہ کے خلاف کوئی مُعاہدہ اور اقرار جائز نہیں ہے۔

۳۷۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب الافلاس)

"عمرؓ بن عوف سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کے درمیان صلح کے عہد و پیمان جائز ہیں۔ ہاں ایسی صلح جائز نہیں جو حرام کو حلال، یا حلال کو حرام بنا دے۔ مسلمان اپنے طے کردہ شرائط کے پابند ہوں گے، الّا یہ کہ کوئی ایسی شرط ہو جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال میں تبدیل کر دے۔"

تشریح: مسلمانوں کے تمام معاشی، سیاسی معاملات، معاشرتی تعلقات، بین الاقوامی معاہدات اور ملکی قانون سازی کی حدود اسی حدیث کی روشنی میں طے ہونی چاہییں۔

Marfat.com

یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ اِس قسم کے معاملات میں کتاب وسنّت سے ہر جُزئی مسئلہ کی تائید کے لیے سند تلاش کی جائے۔ بلکہ صرف اتنا دیکھ لینا کافی ہے کہ ہمارا کوئی قدم کسی واضح نص کے خلاف تو نہیں اُٹھ رہا ہے۔ ہاں عبادات کے معاملہ میں ضروری ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی جُزئی کا ثبوت کتاب وسُنّت سے فراہم کیا جائے، ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں عبادت کی آڑ میں بدعات نہ رواج پا جائیں۔

Marfat.com

امیر کی ذمّہ داریاں

۳۷۸ - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا وَالٍ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَلَمْ يَنْصَحْ لَهُمْ وَلَمْ يَجْهَدْ لَهُمْ كَنُصْحِهٖ وَجُهْدِهٖ لِنَفْسِهٖ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی - ص ۹۴)

"معقلؓ بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا: "جو کوئی بھی مُسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمّہ دار بنا، پھر اُس نے اُن کے لیے ایسی خیر خواہی اور کوشش نہ کی جیسی وہ اپنی ذات کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔"

۳۷۹ - عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وُّلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُّلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ۔ (رواہ مسلم - مشکوٰۃ - کتاب الامارۃ)

"(بروایت حضرت عائشہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص میری اُمّت کے معاملات کا ذمّہ دار بنے اور پھر وہ لوگوں کو پریشانیوں

اور مشقّتوں میں مبتلا کردے تو اے خدا! تُو بھی اُس کی زندگی تنگ کردے، اور جو شخص میری اُمّت کے معاملات کا والی بنے اور پھر لوگوں سے محبّت و شفقت سے پیش آئے تو اے خُدا! تُو بھی اس پر رحم فرما۔"

۳۸۰ ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُمْ بِمَا يَحْفَظُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَاَهْلَهٗ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۱۹۰)

"عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "میری اُمّت میں سے جو کوئی بھی مسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمّہ دار بنا، پھر اُس نے اسی طریقہ سے ان کی حفاظت نہ کی جس طرح وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہے تو وہ جنّت کی مہک تک نہ پائے گا۔"

۳۸۱ ۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَغَشَّهُمْ هُوَ فِی النَّارِ

(المعجم الصغیر للطبرانی ۔ ص ۷۸)

"حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا متولّی (ذمّہ دار) بنا۔ پھر اس نے ان سے خیانت کی تو وہ آگ میں جلے گا۔"

اسلامی حکومت کے فرائض

۳۸۲ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْئَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ قَضَآءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَآءً صَلّٰی، وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَآءُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ ۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب الافلاس)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی مقروض شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپؐ دریافت فرماتے: کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ملتا تو آپؐ جنازے کی نماز پڑھا دیتے۔ ورنہ آپؐ لوگوں سے کہتے: "جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔" لیکن جب بعد میں فتوحات کی ریل پیل ہو گئی تو آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "میں مسلمانوں سے ان کی جانوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں۔ اس لیے جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے، اور جو

مال چھوڑ کر وفات پائے تو اس کے حق دار اس کے وارث ہیں"۔

تشریح : اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت ان تمام لوگوں کی بنیادی ضروریات کی ذمہ دار ہے جو خود اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ بنیادی ضروریات یہ ہیں :

(۱) خوراک (۲) لباس (۳) مکان (۴) علاج (۵) تعلیم۔

اگر کسی حکومت میں اس کے شہری اِن بنیادی ضروریات ہی سے محروم ہوں تو ایسی حکومت کو صحیح معنیٰ میں اسلامی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے زمانے میں چور پر قطعِ ید کی حد جاری نہیں کی۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جب ایک حکومت اپنے شہریوں کے لیے خوراک کا انتظام نہیں کر سکتی تو وہ چور کا ہاتھ کیسے کاٹ سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چور نے حالات سے مجبور ہو کر چوری کی ہو۔

Marfat.com

اوصافِ امامت وقیادت

۳۸۳- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا، وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ (رواہ مسلم بشکوۃ باب الامامۃ ص ۵۲)

(بروایت ابو مسعودؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا امام وہ بنے جو ان میں قرآن کا زیادہ عالم ہو۔ اگر اس میں برابر ہوں تو پھر وہ آگے بڑھے جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر اس میں بھی یکساں ہوں تو پھر وہ نماز پڑھائے جس نے ہجرت میں پیش قدمی کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جو عمر میں بڑا ہو۔ کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان بھائی کے اثر و رسوخ کے مقام پر امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی گدی پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔"

توضیح: (۱) اسلام میں چونکہ سیاست بھی دین کے تابع ہے اس لیے

Marfat.com

مسجد میں پیشوائی کے لیے جن اوصاف کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ انہی اوصاف کا لحاظ صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم بناتے وقت بھی رکھنا چاہیے۔ دینی لحاظ سے چار اوصاف یہاں بیان ہوئے ہیں :

(۱) قرآن کے علم میں برتری۔

(۲) سنّت کی واقفیّت میں فوقیّت۔

(۳) ہجرت یا کسی اہم دینی خدمت میں سبقت۔

(۴) عمر کے لحاظ سے بزرگی۔

(۲) جس عالمِ دین کے جہاں اثرات اور مقبولیّت زیادہ ہو وہاں کسی دوسرے شخص کا منصب امامت و قیادت پر مسلّط ہو جانا، مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے لیے انتشار انگیز ثابت ہو سکتا ہے۔ الّا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے۔ اسی طرح کسی شخص کی خاص گدّی یا کرسی پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھنا چاہیے، اس سے بھی تلخیوں اور غلط فہمیوں کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

۳۸۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تُرْفَعُ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَّاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ - (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب الامامۃ)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تین قسم کے افراد ہیں جن کی نمازیں ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتیں یعنی خدا کے ہاں ان کی مقبولیّت کا کوئی مقام نہیں ہے:

Marfat.com

(۱) ایسا شخص جو لوگوں کا امام بنا ہُوا ہے حالانکہ وہ اُسے ناپسند رکھتے ہیں۔

(۲) وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔

(۳) دو مسلمان (بھائی) جو ایک دوسرے سے قطع تعلق کیے ہوئے ہوں"۔

تشریح : امیر و امام کا ایک نمایاں وصف یہ بھی ہے کہ سیرت و اخلاق کی بنا پر عوام میں اس کی مقبولیت و محبوبیت پائی جاتی ہو۔ اور جب بھی وہ یہ محسوس کرے کہ لوگوں کی اکثریت اس سے خوش نہیں ہے تو اس ذمہ داری سے خود ہی الگ ہو جانا چاہیے۔

منصب کی طلب

۳۸۵ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَہَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْہَا وَاِنْ اُعْطِیْتَہَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْہَا (بخاری مسلم مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ ص ۳۱۲)

"عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت کی طلب مت کرو۔ اگر تم اسے مانگ لوگے تو اسی کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر بن مانگے امارت ملے گی تو اس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اللہ کی طرف سے، تمہاری مدد کی جائے گی"۔

تشریح : امارت و حکومت کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ کوئی دیانتدار صاحبِ فہم اس بوجھ کو اُٹھانے کے لیے خود آگے نہیں بڑھ سکتا۔

اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس سلسلے میں دَوڑ دھوپ کرتا ہے تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہے۔

یا تو وہ ان مناصب کی نزاکت اور ذمّہ داریوں سے بے خبر ہے یا پھر وہ عہدوں کا بھوکا اور ہوسِ اقتدار میں مبتلا ہے۔

ان دونوں میں سے ہر شکل ایسے شخص کے نااہل ہونے کے لیے کافی ہے۔

۳۸۶۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَآءَ وَسَأَلَ وَکُلَّ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ مَلَکًا یُّسَدِّدُہٗ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس نے منصب قضا طلب کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ فرشتہ نازل فرمائے گا جو اُسے سیدھا چلاتا رہے گا۔"

طلبِ مناصب کے حدود

۳۸۷۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَآءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ۔ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ۔ باب العمل فی القضاء)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جس نے منصب قضا طلب کیا اور اُسے پا لینے کے بعد اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آگیا اس کے لیے جنّت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا اُس کے لیے دوزخ ہے۔"

عام حالات میں شریعت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک مسلمان ذمہ دارانہ مناصب کے لیے خود تگ و دو نہ کرے ورنہ اس کا تقویٰ داغدار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن حرص و طمع میں مبتلا ہوئے بغیر اگر کوئی شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ اس کے آگے بڑھنے سے واقعی حق و انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں اور شر و فساد کے علمبرداروں کا زور توڑا جا سکتا ہے تو یہ ایک مستثنیٰ شکل ہے۔ اور یہ بھی اس صورت میں جب کہ اس کام کے لیے دوسرا قابلِ اعتماد سیرت والا شخص معاشرے میں موجود نہ ہو۔ یہ وضاحت اس لیے ضروری ہے کہ طلبِ منصب کے بارے میں مخالف اور موافق دونوں قسم کی روایات کا صحیح مطلب سامنے آجائے۔

بہرحال احتیاط اسی میں ہے کہ اس آزمائش کی بھٹی میں ڈالنے سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ جو قاضی بنا گویا وہ چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔

Marfat.com

حکومت کی اصلاح کا مدار عوام کی دُرستی پر ہے

۳۸۸ - عَنْ یَحْیٰی بْنِ هَاشِمٍ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا تَکُوْنُوْنَ کَذَالِکَ یُؤَمَّرُ عَلَیْکُمْ۔ (مشکوٰۃ۔ باب کتاب الامارۃ)

(بروایت ابُو اسحاق عن ابیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "جیسے تم ہو گے ویسے ہی تم پر امیر (حکمران) مُسلّط ہوں گے"۔

توضیح : عام طور پر حکمران گروہ سوسائٹی کا مکھّن ہوتا ہے۔ اب اگر عوام بدکردار ہوں گے تو ان کے خواص کب نیک سیرت ہو سکتے ہیں۔

خصوصاً آج کے جمہوری دَور میں جب کہ عوام ہی کو اپنی مرضی سے اپنے حکمران او نمائندے منتخب کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس ملک کے عوام شر پسند ہوں گے وہاں س کے طور پر اللہ تعالیٰ شریر قسم کے حکمران مسلّط کر دے گا۔

شورائی نظام کی اہمیّت

۳۸۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب تغیر الناس)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمھارے اُمراء (حکمران) (اخلاق و کردار کے لحاظ سے) اچھے لوگ ہوں، تمھارے (معاشرے کے) خوش حال افراد فیاض ہوں، اور تمھارے (اجتماعی) معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہوں تو یقیناً تمھارے لیے یعنی مسلم قوم کے لیے زمین کی پشت (زندگی) زمین کی گود (موت) سے بہتر ہے۔ اور جب تمھارے حاکم بدکردار لوگ ہوں، تمھارے مالدار افراد بخیل ہوں اور تمھارے معاملات بیگمات کے حوالے ہوں تو پھر زمین کی گود زمین کی پشت سے (بدرجہا) بہتر ہے (یعنی ایسی مسلم قوم خود اپنے لیے بھی ذلّت و رُسوائی کی موجب ہے اور اسلام کے لیے بھی ننگ و عار کی باعث)۔"

تشریح : اس حدیث میں تین اُمور کو مسلم معاشرے کے لیے دُنیا و آخرت کی سعادت کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی معاشرے میں یہ تینوں اجتماعی اوصاف موجود ہوں تو وہ فلاح و کامرانی سے ہم کنار ہوگا۔

(۱) خدا ترس قیادت و حکومت۔ (۲) فیّاض اور غریبوں کے ہمدرد، اصحابِ ثروت۔ (۳) تمام اجتماعی معاملات میں مشاورت و جمہوریت کی روح کارفرما۔

Marfat.com

اس کے برعکس اگر حکمران افراد بدطینت ہوں، مالدار گروہ بخیل وحریص ہو اور شہوانی میلانات اور عیش پسندانہ رجحانات کا یہ حال ہو کہ اجتماعی اُمور میں سرو عورتیں ہوں تو پھر ایسا معاشرہ آج نہیں مٹا تو کل مٹ کر رہے گا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جس سوسائٹی میں مشاورت اور باہمی اعتماد و تعاون ناپید ہوگا وہاں عورتوں کی قوامیّت کی شکل میں بدترین آمر مُسلّط ہو کر رہے گی۔

Marfat.com

عدالت کی ذمّہ داریاں

۳۹۰ - عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَّاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ مشکوٰۃ۔ باب العمل فی القضاء)

"حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم جنّت میں جائے گی اور دو قسمیں دوزخ میں۔ جنّت کا حق دار وہ شخص ہے جس نے حق کو پہچان کر اُس کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس شخص نے حق کو پہچان کر فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے۔ اسی طرح جو شخص نے جہالت میں لوگوں کے فیصلے کیے وہ بھی دوزخ میں ہوگا۔"

تشریح : اسلامی حکومت کے قاضی میں دو بنیادی شرطیں ہونا ضروری ہیں:

(۱) قانون کی پوری واقفیت۔

(۲) ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے تقاضوں کا لحاظ۔

اگر ان دونوں اوصاف میں سے کوئی وصف موجود نہیں ہے تو وہ اس قابل

Marfat.com

نہیں ہے کہ اسے اسلامی عدالت میں قاضی کا منصب سونپا جائے۔

۳۹۱ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔

(رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ باب العمل فی القضاء)

"(بروایت ابوہریرہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو لوگوں کے درمیان (فیصلہ کرنے کے لیے) قاضی بنایا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔"

یعنی یہ قضا کا منصب انتہائی نازک ذمہ داری کا منصب ہے۔ اگر قاضی غیر منصفانہ روش اختیار کرتا ہے تو خدا کے ہاں پکڑا جائے گا اور اگر انصاف کی راہ پر چلتا ہے تو بااثر مجرموں کی دشمنی کا نشانہ بنتا ہے۔

نفاذ قانون میں مساوات

۳۹۲ ۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَا تَاْخُذْکُمْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الحدود)

"حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اپنے سے قریب والوں اور دور والوں پر (یکساں) حد جاری کرو۔ اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی تمہیں پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔"

Marfat.com

قانونی مساوات

۳۹۳ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِہَا فَدَعٰی جَارِیَۃً لَّہٗ اَوْ لَہَا فَاَبْطَأَتْ فَاسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَامَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ اِلَی الْحِجَابِ فَوَجَدَتِ الْوَصِیْفَۃَ تَلْعَبُ وَمَعَہٗ سِوَاکٌ فَقَالَ لَوْلَا خَشْیَۃُ الْقَوَدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَاَوْجَعْتُکِ بِہٰذَا السِّوَاکِ - (الادب المفرد - باب قصاص العبد، ص ۲۹)

"اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ ان کے مکان میں تھے تو آپؐ نے اپنی لونڈی کو بلایا۔ اُس نے آنے میں دیر کردی تو آپؐ کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔ اُمِّ سلمہؓ پردہ کے پاس کھڑی ہوئیں تو انھوں نے لونڈی کو کھیلتے ہوئے پایا۔ اُس وقت آپؐ کے پاس مسواک تھی۔ آپؐ نے لونڈی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اگر قیامت کے دن قصاص کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تجھے اِس مسواک سے سزا دیتا۔"

تشریح : (۱) اِس روایت میں آخرت کی عدالت کا ذکر ہے، اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ جب معمولی سی ضرب و توبیخ پر آخرت میں قصاص کا اندیشہ ہوسکتا ہے تو دُنیاوی عدالت میں بدرجہ اولیٰ اس پر باز پُرس ہوسکتی ہے۔

(۲) غلاموں اور خادموں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہونا چاہیے اس کا ایک اعلیٰ نمونہ اس حدیث میں ملتا ہے۔

قانونی معافی کی حدود

۳۹۴ - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ۔

(رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ۔ کتاب الحدود)

(بروایت عائشہؓ) آپؐ نے فرمایا: "حیثیت والوں سے ان کی لغزشیں معاف کر دو۔ مگر یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود معاف نہیں ہو سکتیں۔"

تشریح: یہاں "حیثیت" سے مراد وہ اعزاز و احترام ہے جو ایک مسلم سوسائٹی میں علم و تقویٰ اور دینی خدمات کی بنا پر حاصل ہوتا ہے۔ ایسے افراد سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اسے نظر انداز کر دینا ہی مناسب ہے۔

اس حدیث کی تائید میں حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے محض اپنے ذاتی مصالح کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک راز مشرکین مکہ پر ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کا یہ جرم محض اس لیے معاف کر دیا گیا کہ انھوں نے جنگِ بدر کے نازک موقع پر دشمنوں کے مقابلہ میں جان کی بازی لگا دی تھی۔ لیکن خلیفۂ وقت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بڑے سے بڑے متقی اور مجاہد کی خاطر حدود اللہ کو ٹال سکے۔

عدالت کے اُصول و آداب

۳۹۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ۔

(رواہ احمد و ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔ باب الاقضیہ)

"حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا کہ: مدعی اور مدعا علیہ دونوں قاضی کے سامنے پیش کیے جائیں۔

تشریح : عدالت کے سامنے فریقین کی حاضری ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی فریق کو دولت، منصب یا اثر و رسوخ کی بنا پر عدالت کی پیشی سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔

۳۹۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاھُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَھُمْ وَلٰکِنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ باب القضیہ)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگوں کے حق میں فیصلے محض ان کے دعووں کی بنا پر کر دیے جائیں تو پھر ہر شخص کی جان و مال کے مدعی پیدا ہو جائیں (اور کوئی بھی ایسا نہ رہے کہ اس کی جان اور مال محفوظ ہوں) اس لیے مدعیٰ علیہ کو حلف اٹھانے کا حق ملنا چاہیے۔"

تشریح : دوسری روایت میں ہے کہ مدعی اپنے دعوے کے ثبوت میں گواہ پیش کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں مدعیٰ علیہ حلف اُٹھا کر الزام سے بَری ہو سکتا ہے۔

۳۹۷۔ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ یُخْطِئُ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ

Marfat.com

مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ ۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔ کتاب الحدود)

"حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں سے شرعی حدود کے نفاذ کو ٹالتے رہو۔ اگر ذرا سی بھی گنجائش نظر آجائے تو ملزم کی راہ نہ روکو، اس لیے کہ امیر وقت کا ملزم کے چھوڑ دینے میں غلطی کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں کسی بے گناہ کو نشانہ بنا ڈالے"۔

تشریح : اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ عدالت میں مقدمہ چلانے کے باوجود اگر ثبوتِ جرم میں ذرا شائبہ بھی رہ جائے تو ملزم کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ اس سے بدرجہ اولیٰ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی کو مقدمہ چلائے بغیر نظر بند رکھنا یا کوئی اور پابندی عائد کرنا اسلامی عدل کے یکسر منافی ہے۔

Marfat.com

جنگی اخلاق

۳۹۸ - عَنْ اَنَسٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَلَا طِفْلًا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَءَۃً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دشمنوں سے جہاد کے لیے) اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق و تائید کے ساتھ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (دین) پر قائم رہتے ہوئے نکل کھڑے ہو! (لیکن یہ یاد رہے کہ جنگ کے موقع پر) ناتواں بوڑھوں، چھوٹے بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ جنگ میں جو کچھ ہاتھ آئے سب ایک جگہ جمع کرو۔ نیکی اور احسان کی راہ اختیار کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند رکھتا ہے۔"

تشریح: اسلام نے جنگ کے بارے میں بنیادی اخلاقی ہدایت بیان کی ہے کہ جو تم سے لڑتے ہیں انہی پر تم ہاتھ اٹھاؤ۔ معصوم بچوں، عورتوں اور کمزور سن رسیدہ افراد کو اپنے حملوں کا نشانہ نہ بناؤ۔

Marfat.com

بین الاقوامی اخلاق

۳۹۹ - عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ، وَّهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَّلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذُ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ. فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ۔ باب الامان)

سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان (جنگ نہ کرنے پر) معاہدہ ہوا تھا۔ حضرت معاویہؓ اسی زمانۂ صلح میں (اپنی فوجیں لے کر) رومی سرحد کی طرف چل کھڑے ہوئے، (ان کا خیال تھا کہ) جونہی معاہدہ کی مدت ختم ہوگی دشمن پر دھاوا بول دیا جائے گا۔ (ابھی حضرت معاویہؓ سفر میں تھے) کہ ایک گھوڑے سوار نمودار ہوا۔ وہ کہہ رہا تھا: "اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ معاہدہ کا لحاظ کرو اور عہد شکنی سے بچو"۔ حضرت معاویہؓ نے جب ان

Marfat.com

کی طرف نگاہ اٹھائی تو معلوم ہوُا کہ یہ عمروؓ بن عبسہ ہیں۔ حضرت معاویہؓ کے دریافت کرنے پر انھوں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سنا ہے آپؐ (ایک مرتبہ) فرما رہے تھے: "کسی قوم سے معاہدہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی کرنا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ پوری مدّت ختم نہ ہو جائے یا پھر برابر برابر مُعاہدہ دشمن کے منہ پر دے مارو۔" یہ حدیث سُن کر حضرت معاویہؓ فوجیں لے کر واپس پلٹ آئے۔"

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) جس ملک سے معاہدہ ہو اسے تیاری کا مساویانہ طور پر موقع دیے بغیر صلح کی مدّت ختم ہوتے ہی اس پر اچانک ٹوٹ پڑنا جائز نہیں ہے۔

(۲) اگر صلح کی مدّت کے زمانہ میں بھی جنگ کی نوبت آجائے تو حریف کو پہلے سے مطلع کر دینا ضروری ہے۔

یہی معنیٰ ہیں قرآن مجید کی اس آیت کے:

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ط (الانفال: ۵۸)

یعنی اگر کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو مساویانہ طور پر اس کا معاہدہ اس کے منہ پر دے مارو۔"

(۳) اس روایت سے سمع و طاعت کے معاملہ میں صحابہ کرامؓ کا بلند کردار بھی سامنے آتا ہے۔ حضرت معاویہؓ کو جونہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا طرزِ عمل فرمانِ نبویؐ کے خلاف ہے، دشمن کی طرف بڑھنے والی فوجوں کو فوراً واپسی کا حکم دیدیتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) صحابہ کرامؓ کی زندگی کا ایک اہم اور سبق آموز پہلو یہ ہے کہ وہ کسی بھی صاحبِ سطوت خلیفہ یا حکمران کے مقابلہ میں کلمۂ حق کہنے سے نہیں چوکتے تھے۔ حضرت عمروؓ بن عبسہ کا یہ جرأت مندانہ اقدام ہر مسلمان کے لیے حق گوئی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

Marfat.com

دین وسیاست

۴۰۰ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْعَطَآءَ مَادَامَ عَطَآءً فَاِذَا صَارَ رِشْوَۃً عَلَی الدِّیْنِ، فَلَا تَاْخُذُوْہُ وَلَسْتُمْ بِتَارِکِیْہِ یَمْنَعُکُمُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَۃُ اَلَآ اِنَّ رَحَا الْاِسْلَامِ دَآئِرَۃٌ فَدُوْرُوْا مَعَ الْکِتَابِ حَیْثُ دَارَ اَلَآ اِنَّ الْکِتَابَ وَالسُّلْطَانَ لَیَفْتَرِقَانِ فَلَا تُفَارِقُوا الْکِتَابَ اَلَآ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ اُمَرَآءُ یَقْضُوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ یُضِلُّوْکُمْ وَاِنْ عَصَیْتُمُوْھُمْ قَتَلُوْکُمْ۔ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ کَمَا صَنَعَ اَصْحَابُ عِیْسٰی نُشِرُوْا بِالْمَنَاشِرِ وَحُمِلُوْا عَلَی الْخَشَبِ مَوْتٌ فِی طَاعَۃِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ حَیَاۃٍ فِی مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (المعجم الصغیر للطبرانی)

"حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عطیہ قبول کر لو جب تک کہ اس کی حیثیت عطیہ کی ہو، لیکن جب یہ عطیہ دین کے معاملہ میں رشوت بن جائے تو پھر اُسے قبول نہ کرو۔ مگر تم اُسے چھوڑنے والے نہیں ہو۔ فقر و فاقہ تمھیں اس کے قبول کرنے پر مجبور کر دے گا۔ ہاں سُنو! اسلام کی چکی گھوم رہی ہے، تو جس طرف قرآن کا رُخ ہو اُدھر تم بھی

گھوم جاؤ۔ سُنو! قرآن اور اقتدار عنقریب دونوں جدا ہو جائیں گے (خبردار) تم قرآن کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ آئندہ ایسے حکمران ہوں گے جو تمھارے بارے میں فیصلے کریں گے۔ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمھیں گمراہ کر ڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمھیں موت کے گھاٹ اُتار دیں گے۔" (راوی نے) سوال کیا: تب ہم کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: "وہی کرو جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں نے کیا۔ وہ لوگ آروں سے چیرے گئے، سولیوں پر لٹکائے گئے۔ اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزارنے سے بہتر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے جان دے دے، (یعنی خواہ کتنی بڑی سے بڑی آزمائش کیوں نہ آجائے ایک مومن کو حق پر جمے رہنے اور حق کی دعوت دینے سے باز نہیں آنا چاہیے)۔

تشریح: اس روایت میں چند اُمور کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے:

(۱) آپس میں ہدیہ، عطیہ اور دعوت وضیافت کی راہ و رسم ایک پسندیدہ عمل ہے، جس پر احادیث میں بار بار ترغیب دی گئی ہے۔ لیکن اس راہ و رسم کا آغاز اگر بااثر حکام کی طرف سے ہو تو اہلِ حق مداہنت کا شکار ہو سکتے ہیں اور ان کی زبانیں کھلم کھلا منکرات کو دیکھ کر نہ صرف یہ کہ خاموش بلکہ ان کی حمایت وتائید میں غلط فتوے دے سکتی ہیں۔

اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبلؒ کو عباسی خلفاء مامون، معتصم، واثق باللہ کے شدید دور ابتلاء میں ثابت قدمی کے بعد خلیفہ متوکل علی اللہ کے زمانہ میں درہم و دینار کی تھیلیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ان کی زبان سے بے ساختہ

Marfat.com

نکل جاتا ہے: هٰذَا اَشَدُّ عَلَیَّ مِمَّا مَضٰی قَبْلُ یعنی شاہی نخا و ہدایا کی شکل میں آزمائش، تازیانوں کے دور سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یعنی اب اندیشہ ہے کہ کہیں دُنیاوی دولت و ثروت کو دیکھ کر قدم لڑکھڑا نہ جائیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اس آزمائش میں بھی ثابت قدم رہے۔

(۲) ایک مسلم معاشرے اور صالح اجتماعی نظام کے لیے خیر وسعادت کا پہلو اسی میں ہے کہ سیاست، دین کے تابع ہو، لیکن جہاں یہ دونوں جدا ہوں گے وہاں لازماً اجتماعی زندگی میں چنگیزیت برپا ہو کر رہے گی۔

۴۰۱ - عَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلَاثًا. قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ. (صحیح مسلم)

"تمیم داری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے" (یہ الفاظ آپؐ نے تین بار دُہرائے) ہم نے دریافت کیا: "یہ نصیحت" کس کے لیے؟ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسولؐ کے لیے، مسلمانوں کے سربراہوں کے لیے، اور عام مسلمانوں کے لیے"۔

تشریح

نصح کے اصل معنی ہیں ملاوٹ اور کھوٹ سے پاک ہونا۔ نَاصِحُ الْعَسَلِ خَالِصُہٗ (مفردات راغب) یعنی ایسا شہد جو موم وغیرہ سے پاک صاف کر لیا گیا ہو۔

Marfat.com

اسی طرح کہا جاتا ہے: نَصَحَ قَلْبُ الْاِنْسَانِ۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ دل میں کسی قسم کا کھوٹ اور کینہ باقی نہ رہے، اور انسان کا ظاہر باطن سے ہم آہنگ ہو۔

اسی معنی میں قرآن حکیم میں مومنوں کو توبۃ نصوح کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی ایسی توبہ جو ہر قسم کے نفاق اور تلوّن سے پاک ہو۔

ایک جگہ قرآن حکیم میں مومنوں کی شان یہ بتلائی گئی ہے:

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ التوبہ: ۹۱)

"ناتوانوں، بیماروں اور ان لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے جو (راہِ جہاد میں) خرچ کرنے کے لیے اپنے پاس کچھ نہیں پاتے، جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے سراپا نصیحت ہوں، اصحابِ احسان پر کوئی الزام نہیں، اور اللہ غفور رحیم ہے۔"

یعنی عام حالات میں میدانِ جہاد سے رُوگردانی کرنا ایمان اور اطاعت کے منافی ہے۔ لیکن عذر کی صورت میں خدا کے ہاں کوئی گرفت نہ ہوگی، بشرطیکہ دل اخلاص اور وفاداری سے بھرپور ہو۔

معلوم ہُوا کہ معذور ہونے کی شکل میں اللہ تعالیٰ بندے پر عملی جدوجہد کا بار تو نہیں ڈالتا۔ لیکن نصیحت و خیر خواہی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس کا ہر بندہ مکلّف

Marfat.com

ہے، اور اس کے بغیر اس کی نجات ناممکن ہے۔

نصیحت لِلّٰہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے اور خدا کے درمیان کوئی کھوٹ کا معاملہ نہ رکھے، اس کے دل کی گہرائیوں کا ہر گوشہ خلوص و وفاداری سے رچا بسا ہونا چاہیے۔

اس خلوص و وفاداری کا تقاضا ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، اختیارات، آداب اور حقوق میں کسی مخلوق کو شریک اور ساجھی نہ ٹھیرائے۔

اس طرح انسان دراصل اپنے سے ہی خیر خواہی کرتا ہے اور اپنی ہی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ۔ (حٰمٓ السّجدہ : ۴۶)

نصیحت لکتابہٖ، کا تقاضا ہے کہ نزولِ قرآن کے مقصد کو پورا کیا جائے۔ یہ مقصد تین اُمور پر مشتمل ہے :

(۱) تلاوت، یعنی قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان اور صحتِ تلفّظ کے ساتھ پڑھا جائے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے : وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَءَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ۔ (بنی اسرائیل : ۱۰۶)

(۲) تدبّر و تفکّر، یعنی محض بے سمجھے بوجھے نہ پڑھا جائے بلکہ آیات میں غور و فکر بھی کیا جائے۔ مثلاً فرمایا : كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ص: ۲۹) (ہم نے آپؐ کی طرف یہ برکت والی کتاب اُتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور عقل و فہم والوں کو سرمایۂ نصیحت و عبرت حاصل ہو)۔

(۳) حکم بالقرآن، یعنی تدبّر برائے تدبّر ہی نہ ہو بلکہ یہ اس لیے ہو کہ قرآن حکیم

Marfat.com

کے قوانین اور ضابطوں کو اپنی ذات پر، ماحول پر، اپنے ملک پر بلکہ ساری دُنیا پر نافذ اور غالب کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ۔ (النساء ۱۰۵) ہم نے آپؐ کی طرف حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے تاکہ آپؐ لوگوں کے درمیان انہی قوانین کی روشنی میں فیصلہ کریں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی رہنمائی فرمائی ہے۔ (النساء: ۱۰۵)

نصیحت لرسولہ۔ کے معنیٰ یہ ہیں کہ آپؐ کی سنّت کو تازہ کیا جائے اور اس نظام کو غالب کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے جس کے قائم کرنے کے لیے آپؐ نے اور آپؐ کے محترم اصحاب نے اپنا خون پسینہ ایک کر دیا تھا۔

آپؐ سے ثابت شدہ طریقہ کو ہر دوسرے انسانی طریقوں پر مقدم رکھا جائے اور آپؐ کے قول و فعل کے مقابلہ میں کسی اُمتی کی رائے اور عمل کو قطعًا کوئی وزن نہ دیا جائے۔

نصیحت لائمۃ المسلمین۔ یہاں مسلمانوں کے اماموں سے، آج کے مساجد کے مذہبی "پیشوا" مراد نہیں ہیں۔ یہ امت کی بدقسمتی ہے کہ دین و سیاست کی تفریق نے امامت کا مفہوم ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ اسلام میں سیاست اور دنیاوی معاملات دین کے تابع ہیں، اس لیے صحیح اسلامی حکومت میں جو مساجد میں امام ہوں گے وہی ملک کے سربراہ اور قائد بھی ہوں گے۔

مسلمانوں کے سربراہوں کی خیر خواہی کے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر وہ نیک کام کریں تو ان سے تعاون کیا جائے اور اگر وہ کج روی اور غلط کاری کی راہ اختیا

Marfat.com

کریں تو بلا کسی جھجک اور خوف کے بیباکانہ ان پر تنقید کی جائے اور ان کی غلط روش عوام پر بے نقاب کر دی جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے: اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ یعنی کج رو اقتدار کے مقابلہ میں انصاف کی بات کہنا جہاد کی اعلیٰ قسم ہے۔

یہی وہ نصیحت ہے جس کا مظاہرہ امام مالکؒ نے منصور کے مقابلہ میں، امام احمد بن حنبلؒ نے مامون، معتصم اور واثق باللہ کے تازیانوں کے سائے میں، امام تیمیہؒ نے مصر کے جبّاروں کے مقابلہ میں اور مجدد الف ثانیؒ نے جہانگیر کے بھرے دربار میں کیا تھا۔

نصیحت لعامۃ المسلمین۔ اس کے چند پہلو ہو سکتے ہیں:

(۱) اگر عام مسلمان بھٹکے ہوئے ہیں تو ان کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ سیدھے راستے کی طرف بُلایا جائے، ان میں اسلامی شعور پیدا کیا جائے۔

(۲) اگر وہ جاہل ہیں تو ان میں دین کا علم پھیلایا جائے۔ دینی مدارس اور تعلیم بالغان کے مراکز قائم کیے جائیں اور دعوتِ دین کو اتنا عام کیا جائے کہ ملک کے در و دیوار قال اللہ اور قال الرسولؐ کی صداؤں سے گونج اٹھیں۔

(۳) اگر وہ بیمار ہیں تو ان کی تیمارداری کی جائے۔ ان کے لیے دوائیں فراہم کی جائیں اور ان کے علاج معالجہ کے لیے ایسا مؤثر اجتماعی نظام قائم کیا جائے کہ کوئی بے سہارا مریض علاج سے محروم نہ رہ جائے۔

(۴) اگر مسلمانوں میں سے کوئی مصیبت زدہ یا مظلوم ہے تو انفرادی اور اجتماعی طور پر ظالم کا ہاتھ پکڑنے اور مظلوم کی دادرسی کرنے کی کوشش کی جائے،

Marfat.com

اور ایسے منظم ادارے وجود میں لائے جائیں کہ جن کے ہوتے ہوئے مسلم سوسائٹی میں کوئی کمزور، ناتواں اپنے آپ کو بے یار و مددگار محسوس نہ کرے۔

(۵) اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے کفن دفن میں شرکت کی جائے اس کے وَرَثہ کو صبر و تسلی دی جائے۔ اور اس طرح باہمی تعاون، ہمدردی اور غمگساری کا جذبہ ایسا عام کر دیا جائے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کا اثر انگیز نظارہ دنیا کے سامنے پھر سے آجائے۔

درحقیقت یہ حدیث کیا ہے، مختصر الفاظ میں دین کا خلاصہ اور عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Marfat.com

بہ مصطفیٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اوست

سیرت پاک پر تین بہترین کتب!

محسنِ انسانیت

نعیم صدیقی کے قلم سے

سیرت کا انقلابی پہلو، اچھوتا انداز

— مستند تاریخ —

اعلیٰ ایڈیشن : ۲۷/- روپے
سستا ایڈیشن : ۱۳/۵۰ روپے

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

عنایت اللہ سبحانی

دلچسپ انداز، نیا طرز، منفرد پیرایہ

اعلیٰ ایڈیشن : ۱۳/۲۵ روپے
سستا ایڈیشن : ۷/۵ ۴ "

حیاتِ طیبہ

محمد عبدالحی

آسان زبان میں — تحریکی انداز میں

اعلیٰ ایڈیشن : ۷/۲۵ روپے
سستا ایڈیشن : ۲/۵ ۵ روپے

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۳-۱۰ ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

Marfat.com

اصلاحِ سیرت اور
تربیتِ نفس کے لیے
ایک بہترین کتاب

الحبوب الشفی

صفحات ۴۳۶

مصنف: میاں طفیل محمد

امیر جماعت اسلامی پاکستان

عام ایڈیشن ۱۳/- روپے سستا ایڈیشن ۶/۵۰ روپے

سنّت رسولؐ

کی نوعیت، حیثیت اور اہمیت سمجھنے کے لیے

سنّت کی آئینی حیثیت

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی شاہکار تالیف

وکلاء، علماء اور عام مسلمانوں کے لیے
بے نظیر کتاب
صفحات ۳۹۲
عام ایڈیشن معہ کور ۱۰/۵۰ روپے سستا ایڈیشن ۵ روپے

اسلامی انقلاب لانے کیلئے
کیسی سیرت و کردار
کیسی جرأت و عزیمت
کیسے ذرائع و وسائل
کی ضرورت ہے؟

جادۂ منزل

مصنف: سید قطب شہید
مترجم: خلیل احمد حامدی

وقت کی اہم ترین کتاب
مطالعہ کیجئے
صفحات ۴۳۶
قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۸/- روپے

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

انتخاب حدیث

○

مُرتّبہ :

مولانا عبدُالغفّار حسن عمر پُوری

○

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳-ای، شاہ عالم مارکٹ، لاہور (پاکستان)